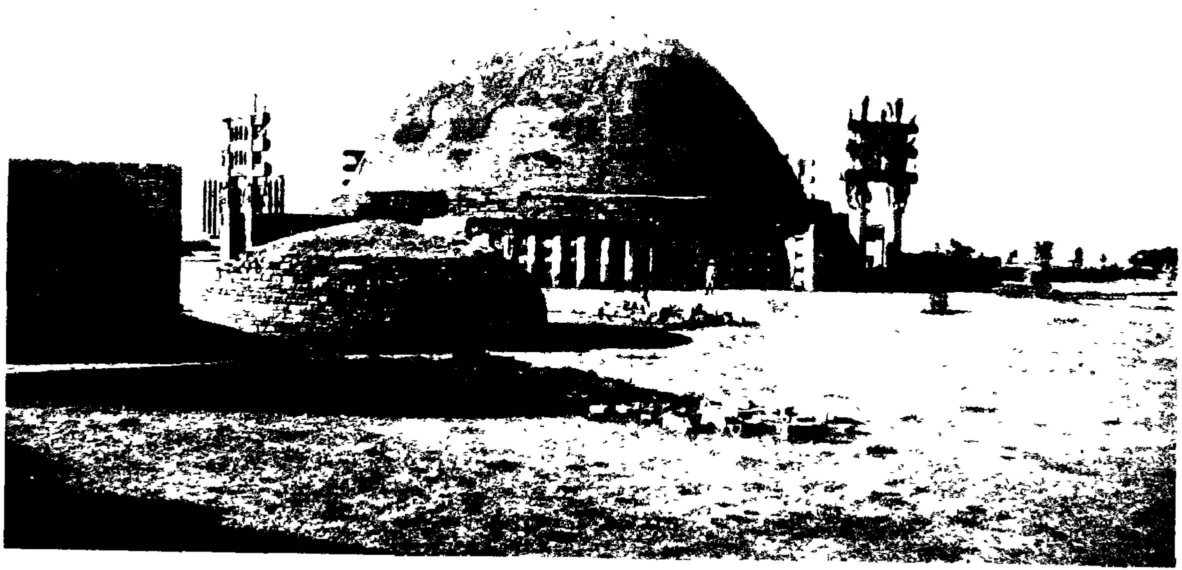
مارشل، سر جان (محمد حمید)

رہنمائے سانچی

PLATE I



THE GREAT STUPA FROM N. E.

رهنمائے سانچي

یعنی

اردو ترجمه "گائڈ تو سانچي"

مصنفه

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بہادر
(نائٹ) - سی - آئي - اي - ' ڈائرکٹر جنرل
آف آرکیالاجی ان انڈیا

مترجمه

مولوي محمد حمید صاحب قریشي
بي - اے
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمه آثار قدیمه

کلکته

منیجر گورنمنٹ انڈیا پریس

سنه ۱۹۲۵ع

بسم الله الرحمن الرحیم

تہدیہ

یہ کتاب

علیا حضرت نواب

سلطان جہان بیگم صاحبہ

جی - سی - ایس - آئی ' جی - سی - آئی -
ای ' جی - بی - ای ' سی آئی '

فرمانروائے ریاست بھوپال

کے نام نامي سے معنون کي جاتي هی

عہد عتیق کے ان عدیم المثال آثار کي تحقیق و تفتیش
اور حفاظت و صیانت جو گذشتہ چند سال میں
عمل میں آئي هی ' وہ سب بیگم صاحبہ ممدوحہ کي
علمی دلچسپی اور اعلیٰ فیاضي
کي بدولت هوئی هی

دیباچه

هندوستان کو بودھ مذہب کے ابتدائی زمانے کے جس قدر قدیم آثار وراثت میں ملے ہیں ان سب میں سانچی کی عمارات کو شرف و فضیلت حاصل ہے۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ ان آثار کے متعلق پبلک کی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے - قدیم ہندی مصنفین نے ان کا مطلقاً ذکر نہیں کیا - چینی سیاح ' جن کے سفر نامے بودھ مذہب کے دیگر متبرک مقامات کے حالات سے معمور ہیں ' ان عمارات کے بارے میں بالکل خاموش ہیں - اور زمانہ حال میں جو کتابیں انکے متعلق مدوّن ہوئیں ان کے مضامین کی فرسودگی اور لغویت کا اندازہ یوں ہوسکتا ہے کہ فرگسن نے اپنی کتاب " ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ " مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ع میں سانچی کے منقش پھاٹکوں کی تصاویر کو عہد عتیق کی " درخت اور سانپ کی پرستش " کی تائید میں پیش کیا ہے - اسی طرح میسی نے " سانچی اینڈ اِٹس ریمینز " میں جو سنہ ۱۸۹۲ع میں شائع ہوئی منجملہ دیگر عجیب

ر غریب خیالات کے اظہار کے یہ ثابت کرنے کی کوشش
کی ھی کہ راجہ اشوک بادشاہ پیاداسی سے ' جسکا
ذکر " منادات " مین آیا ھی ' بہت بعد مین
گذرا ھی ' اور بودھ مذھب اور عیسائی مذھب
قریب قریب ھم عہد مین ' اور گوتم بدھ کی تلقین
زیادہ تر زرتشتی اصول پر مبنی ھی - ایسی صورت
مین اگر سانچی کی سیر کرنے والے وھان کی عمارات اور
اور مذھبی قصص کے متعلق جو ان عمارات پر منبت
ھین ' غلط رائے قائم کر آئے ھون تو کوئی تعجب
کی بات نہین ھی *

عمدہ اور قابل اعتماد مضامین مین ' جنکی تعداد
بہت ھی قلیل ھی ' موسیو فوشے کی مختصر تقریر
جو انہون نے موزی گولمے مین سانچی کے " مشرقی
دروازہ " پر کی تھی ' بلا شبہ سب مین اعلی ھی -
دروازون کی تصاویر اور منبت کاری کے جو حالات مینے
قلمبند کئے ھین وہ زیادہ تر موسیو فوشے کی شاندار
تقریر اور اون بیش قیمت یادداشتون پر مبنی ھین جو
فاضل ممدوح نے سانچی کی دیگر مذھبی تصاویر کی
تشریح کے متعلق لکھ کر مجھے از راہ کرم عنایت کی تھین -

علاوہ ازین مین مصنفین ذیل کا بھي ممنون هون :-
اول میرے قابل تعظیم پیشرو سر الیگزینڈر کننگھم جنکی
کتاب " دي بھیلسه ٹوپس " سے مجھے ان سب
چیزون کے حالات معلوم هوئے جو آنھون نے ستوپہائے
نمبر۲ و ۳ سے برآمد کي تھین - دوم پروفیسر اے -
گرونوڈل جنکي تصنیف " بُدھسٹ آرٹ ان انڈیا "
سے اس مذھب کے علم الاصنام کے مطالعه مین قابل قدر
امداد ملتي هی - اور سوم ونسنٹ سمتھ صاحب جنکي
معرکةالاراء تالیف " آرلی هسٹري آف انڈیا " سے
مینے اس رهنما کے دوسرے باب کي تالیف مین
دل کھول کر مدد لي هی ٭

کوئي رهنما هر شخص کي ضرورت کو پورا نہین
کرسکتا - اور مجھے اس امر کا احساس هی که یه کتاب
بھي بعض اصحاب کو طولاني اور بعض کو بہت مختصر
معلوم هوگي - لیکن مین نے بفحوائے " خَیرُالاُمور
اوسطھا " میانه روي کو پیش نظر رکھا هی اور اس بات
کا فیصله که مجھے اپنے ارادے مین کہان تک کامیابي
حاصل هوئي هی ناظرین خود فرماسکتے هین - اُن اصحاب
کے واسطے جو ان عمارتون کے حالات بالتفصیل مطالعه
کرنا چاهتے هین دو اور کتابین طیار هو رهي هین - ان

مین سے ایک تو ان مورتون اور قدیم اشیاء کی باتصویر فہرست ہوگی جو عجائب خانے مین رکھی جائینگی ' دوسری ایک مفصل اور ضخیم تالیف ہی جس مین ان خوبصورت نقش و نگار والی عمارات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی جائیگی اور تصاویر بھی شامل کی جائینگی - خوش قسمتی سے فرانس کے دو مشہور فضلاء ' موسیو - اے - فوشے اور موسیو - ای - سنارت نے اس مجلد کی تالیف مین اپنی شرکت منظور کرلی ہی - چنانچہ یہ کتاب انگریزی اور فرانسیسی دونون زبانون مین شایع ہوگی ' سو ١٠٠ سے زیادہ عکسی تصاویر اس مین شامل ہونگی اور سانچی کے علم الاصنام اور کتابونکے متعلق دونون فرانسیسی محقق مفصل مضامین لکھینگے *

علیا حضرت فرمانروائے ریاست بھوپال نے سانچی کے آثار قدیمہ کی تحقیق و تحفظ سے جو احسان مستشرقین اور قدردانان صنعت ہند پر کیا ہی اوس کا تذکرہ کتاب کے تمہید مین کیا جاچکا ہی - خود میری ذات پر علیا حضرت کا بار احسان اور زیادہ ہی ' کیونکہ ان آثار کی تحقیق و ترمیم کا کام جو میرے سپرد

کیا گیا تھا اوس کے اثنا مین حضور ممدوحہ نے ھمیشہ دلچسپي اور ھمدردي کا اظہار فرمایا اور مجھے ھمیشہ عنایات خسروانہ سے سرفرازي بخشي * مجھے یقین ھی کہ جو زمانہ مین نے سانچی مین بسر کیا ھی وہ میري زندگی کا بہترین زمانہ تھا *

گلمرگ - کشمیر
یکم اگست سنہ ۱۹۱۷ع

جان مارشل

فہرست مضامین

صفحہ

فہرست تصاویر

رهنمائے سانچي

باب اوّل

جغرافيائي حالات

بهيلسه سے دس بارہ ميل کے فاصلے پر ستوپون(۱) کے چلد مجموعے هين جو ستوپهائے بهيلسه کے نام سے مشهور هين(۲) - ان مين سے ايک مجموعه سناري کي پهاڑي

(۱) ستوپه کي ابتدا ان قديم قدرون سے هي جو خاک کے ندم کروي تودون يا ٹيلون کي شکل مين بنائي جاتي تهين - بودھ مذهب کے پيرو عموماً ستوپون مين مهاتما بدھ کے يا بودھ مذهب کے کسي بزرگ شخص کے سوختہ " آثار " دفن کرتے هين اور اونکو متبرک سمجهکر اونکي زيارت اور اونکے گرد طواف کرتے هين يه ستوپے بالکل ٹهوس هوتے هين - برما مين ستوپے کو پگوڈا ' جزيرہ سيلون (لنکا) مين ڈاگبه اور نيپال مين چيتدا کهتے هين - سانچي کے نواح مين ستوپے کو بهتا اور ستوپه کلان کو ساس بهو کا بهتا کهتے هين (مترجم) -

(۲) ان مين سے زيادہ اهم مجموعون کا حال سر اليگزينڈر کننگهم نے اپني کتاب " بهيلسه ٹوپس " مين لکها هي جس مين رياست

پر واقع هی ' دوسرا ستدهارا مین ' تیسرا پیپلیا بهوجپور مین اور چوتها اندهیر مین هی - پانچوان مجموعه ' جو دلچسپي اور وسعت کے لحاظ سے ان سب پر فائق هی ' موضع سانچی(۱) پرگنه دیوان گنج ریاست بهوپال مین بهیلسه سے سارهے پانچ میل جنوب مغرب کي طرف واقع هی -

بهیلسه کے نواح مین بوده مذهب کی ان متعدده عمارات کا وجود محض اتفاقي بات نهین هی - حقیقت

[بقیه حاشیه صفحه گذشته]

کے اس حصے کا نقشه اور چند سٹوپون کے متعلق کنگهم صاحب کي تحقیق و تفتیش کا مفصل حال درج هی -

(۱) عرض بلد ' 28-°23 شمال ' طول بلد ' 48-°77 مشرق مین واقع هی - سانچي کا چهوٹا سا سٹیشن ' جي - آئي - پی - ریلوے لائن پر پهاڑی کے دامن سے قریباً تین سو گز کے فاصلے پر واقع هی - فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافرون کے لئے ٹریفک منیجر صاحب (بمبئي) کي منظوري سے ڈاک اور اکسپریس گاڑیان یهان ٹهیرائي جاسکتي هین - پهاڑي کے دامن مین ریاست نے ایک خوشنما ڈاک بنگله بنوا دیا هی - مگر جو مسافر یهان قیام کرنا چاهین اپنا بستر همراه لائین اور خانسامان کو پہلے سے اپني آمد کي اطلاع دیدین -

یه هی که مشرقی مالوہ (قدیم آکر - आकर) کا مشہور
اور آباد پایۂ تخت شہر ودیشا قدیم زمانے میں موجودہ
قصبۂ بھیلسہ کے قریب بیس اور بیدوا ندیوں کے مقام
اتصال پر واقع تھا - اس شہر کے اندر اور اس کے گرد و
نواح میں بودھ مذھب کے پیرووں کی ایک مرفہ الحال
جماعت پیدا ہوئي جس کو قریبی پہاڑیونکي چوٹیوں
پر خانقاھیں اور یادگاري عمارتیں تعمیر کرنے کیلئے
باموقع اور دلکش مقامات نظر آئے - یہ مقامات شہر کے
شور و غل سے محفوظ مگر آبادي سے اسقدر نزدیک تھے
کہ لوگوں کو انکي سیر یا زیارت کا شوق دامنگیر ہوتا تھا
بودھ مذھب کي دیگر متبرک عمارات کے لئے عموماً
ایسے مقامات منتخب کئے گئے تھے جنھیں بُدّھ کے قیام
کا تقدس حاصل ہوچکا تھا ' مثلاً بودھ گیا ' سارناتھ '
کُسیا وغیرہ ' اور در اصل وہ عمارات بھي بُدّھ کي
زندگي کے کسی خاص واقعہ کی یادگار میں بنائي گئی
تھیں - مثلاً بودھ گیا میں گوتم کي حصول معرفت کی
یادگار ھی ' سارناتھ میں اُسکے پہلے وعظ کی ' اور کُسیا
میں اُسکي نروان یعنی وفات کي - مگر سانچی کو بُدّھ
کي زندگي کے کسي واقعہ سے تعلق رکھنے کا فخر حاصل

نه تها اور بودھ مذهب کي کتابون مين سانچي کا نام
تك نظر نهين آتا - چيني سياح فاهيان اور هوان چوانگ '
جو چوتهي اور ساتوين صدي عيسوي مين هندوستان
آئے ' بودھ مذهب کے قديم مشهور مقامات کے متعلق
بهت سا تاريخي مصالحه بهم پهنچاتے هين ليکن سانچي
کے بارے مين وه بالکل خاموش هين - مگر باوجود اس
تاريخي گمنامي کے يه عجيب اتفاق هي که سانچي کے
آثار هندوستان مين بودھ مذهب والون کے فن تعمير
کي سب سے زياده شاندار اور مکمل مثال هين -

سانچي کي پهاڑي

جس پهاڑي پر سانچي کے آثار واقع هين اُس مين
نه تو کوئي قابل ذکر خصوصيت هي ' نه اُسکي هيئت
کذائي ايسي هي جو اُسکو قريب کي پهاڑيون سے (جو
جانب جنوب و مغرب حلقه باندھے کهڑي هين) ممتاز
کرسکے - بلندي مين يه پهاڑي ۳۰۰ فيٹ سے بهي کچھ
کم هي اور شکل مين ويل مچهلي کي پشت سے مشابه
هي - وسط مين ايک زين نما نشيب هي جس مين
سانچي کا گاؤن آباد هي - اِسي گاؤن کے نام سے پهاڑي
کا يه نام پڑا هي - کوه بندهيا چل کي اون شاخون کي

مانند جو اسکے قریب هین ' اس پهاڑي کي ساخت بهي ریتیلے پتهر کی هی جسکي بڑي بڑي چٹانین ته به ته نیچے کی جانب ڈهلوان هوتي چلي گئي هین (بودھ مذهب کے معمارون کیلئے یه چٹانین پتهر کی عمده کهانین ثابت هوئین اور مصالحه عمارات کے قریب هي سهولیت سے دستیاب هوسکا) -

پهاڑي کي ناهموار سطح اور مختلف اللون پتهر رنگ اور هیئت کا نهایت خوشنما منظر پیش نظر کرتے هین ' اور بیشمار خود رو درخت اور جنگلی نباتات جو چٹانون کے هر گوشه و شگاف سے سر نکالے هوئے هین اس نظارے کي رعنائی کو اور بهي دوبالا کرتی هین - پهاڑي کے پهلوؤن پر چارون طرف خود رو جهاڑیون کي افراط هی ' خصوصاً جنوبي حصے مین ' جهان بلند سایه دار چٹانین آفتاب کی شعاعون کو پهنچنے نهین دیتین ' نباتات کي اور بهي زیاده بهتات هی - اس حصے مین گهرے سبز پتون والے کهرني کے سدا بهار درخت کثرت سے هین اور شروع موسم بهار مین ڈهاک (جسکا نام انگریزي زبان مین flame of the forest یعني " شعلۂ بیابان " نهایت موزون رکها گیا هی) کے بےشمار درخت اچھے آتشین پهولون

کے خوشنما طُرّون سے " فی الشّجرِ الاَخضَر نار" کاجلوہ دکھاتے اور خاکستري رنگ کي عمارات سے ' جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع هين ' مختلف اللّون هوکر بوقلمونی کا ایک عجیب دلفریب اور نگاہ کو خیرہ کرنیوالا منظر پیش کرتے هین -

قدیم و جدید رستے

بڑي سڑک جو پہاڑي کو گئی هی ' ریلوے ستیشن سے شروع هوکر ایک چتیل ڈهال سے گذرتي هوئی گاؤن کي طرف جاتی اور ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب ' جس کا بند بہت پرانا هی ' دائین جانب مڑتی هی - تالاب کے پاس سے گذرتي هوئی یہ سڑک قریباً اسی (۸۰) گز جانب جنوب جاکر اوس مرتفع رقبہ کے شمال مغربی گوشے مین داخل هوتی هی جس پر قدیم آثار و عمارات واقع هین - تالاب سے قُلّہ کوہ تک سڑک پر پتھر کي سلون کا فرش هی اور سیڑهیان بنی هوئي هین - یہ تمام سڑک جدید هی اور جهان تک همین معلوم هی سنہ ۱۸۸۳ع مین میجر کول (Cole) نے اس کو بنوایا تھا اور بعد ازان سنہ ۱۹۱۵ع مین راقم الحروف نے وسیع پیمانے پر اس کی مرمت کروائی -

جس زمانے میں شہر ردیشا آباد تھا، سانچي کا رستہ شمال مشرقي جانب سے تھا اور پوریڈیا تال (دیکھو پلیٹ ۱۴ - Plate XIV) کے شمالي کنارے کي طرف سے پہاڑي پر چڑھکر چکني گھاٹي میں سے ہوتا ہوا میدان مرتفع کے شمالی جانب مڑتا اور موجودہ دروازے سے قریباً پچاس گز مشرق کي طرف گذرتا تھا - اِسکي ایک شاخ سطح مرتفع کے مشرقي ضلع کے وسط تک پہنچتي تھی - اس شاخ کا ایک ذرا سا حصہ حصار کی دیوار کے باہر اور قدیم شاہراہ کے دو حصے چکني گھاٹی میں اور فصیل کی شمالي دیوار کے قریب اب تک موجود ہیں - ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم رستے میں پتھر کي بڑي بڑي سلوں کا فرش تھا جو قریباً بارہ بارہ فیٹ لمبي تھیں اور پہاڑ پر آڑي جمالي گئي تھیں -

پہاڑي کي مسطح چوٹي اور حصار کي دیوار

وہ میدان مرتفع جو پہاڑي کی چوٹی پر واقع ہی، اور جہاں یہ رستے ختم ہوتے ہیں، شمالاً جنوباً چارسو (۴۰۰) گز سے کچھ زیادہ طویل اور شرقاً غرباً دو سو بیس (۲۲۰) گز عریض ہی - ابتدا میں یہ میدان مشرق کي جانب بتدریج بلند ہوتا ہوا مندر نمبر ۴۵ (دیکھو نقشہ

پلیت ۱۵ - Plate XV) کی کرسی کے قریب اُنچے نقطۂ ارتفاع پر پہنچتا تھا جہاں سے نیچے کے میدانوں کی طرف قریباً تین سو فیٹ کی بالکل کھڑی ڈھلان ہے - آگے چل کر ہم بیان کرینگے کہ اس میدان مرتفع کے مختلف طبقے کس طرح معرض وجود میں آئے اور پشتے کی دیوار جو اُن کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے کس وقت تعمیر ہوئی -

حصار کی سنگی دیوار جو میدان مرتفع کو گھیرے ہوے ہی غالباً گیارھوین یا بارھوین صدی عیسوی مین تعمیر ہوئی تھی مگر سنہ ۱۸۸۳ع مین اور اُسکے بعد سنہ ۱۹۱۴ع مین اسکی کثرت سے مرمت ہوئی - فصیل کے بیشتر حصہ کی بنیاد چٹان پر قائم ہی مگر شرقی دیوار کا ایک حصہ عہد وسطی کے کھنڈرات کے اوپر سے گذرتا ہی - موجودہ دروازہ ' جو فصیل کے شمال مغربی گوشہ مین واقع ہی ' میجر کول کا بنوایا ہوا ہی - قدیم دروازہ غالباً اس سے ذرا فاصلے پر مشرق کی جانب تھا جہاں سے قدیم رستہ فصیل کی تعمیر سے قبل گذرتا تھا -

پہاڑی کی چوٹی پر جو عمارات واقع ہین آنکے

تفصیلي حالات لکھنے مین ہم پہلے ستوپۂ کلان اور اُن عمارات کا بیان کرینگے جو ستوپۂ مذکور کے گرد واقع ہین - اول ستوپون کا ذکر ہوگا ' پھر ستونون کا اور اخیر مین مندرونکي کیفیت بیان ہوگي - اوسکے بعد ہم ناظرین کو دو مندرون (نمبر ۴۰ و نمبر ۸) اور تین خانقاہون (نمبر ۳۶ - نمبر ۳۷ و نمبر ۳۸) کي سیر کرائینگے جو ستوپۂ کلان کے جنوب مین واقع ہین ' اور اخیر مین مشرق کی جانب بلند طبقے پر اون عمارات کا معاینہ کرینگے جن پر نقشے مین نمبر ۴۳ سے نمبر ۵۰ تک کے نشان ثبت ہین (۱) - مگر ان عمارتون کے

---

(۱) پلیٹ ۱۵ (Plate XV) پر عمارات کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ نمبر دینے مین کسي خاص قاعدے یا ترتیب کا لحاظ نہین رکھا گیا - اس کي وجہ یہ ہی کہ ستوپون پر نمبر ڈالنے مین مصنفین نے عموماً جنرل کننگھم کے نقشے کا اتباع کیا ہی جو سنہ ۱۸۵۴ع مین شائع ہوا تھا - اس نقشے سے اختلاف کرنے مین چونکہ تکلیف اور مغالطہ کا اندیشہ تھا اس لئے سوائے ایک استثناء کے مَین جنرل کننگھم کے نمبرون کو قائم رکھا ہی - اور جو آثار مین نے خود دریافت کئے ہین اون کو پیشتر کي عمارات سے ممیز کرنے مین اس ترکیب سے نمبر دئے ہین کہ پہلا سلسلہ نشانات حتی‌الامکان قائم رہا ہی - جس استثناء کا اوپر

مفصل حالات قلمبند کرنیسے پیشتر سانچی کی زمانۂ ماضی و حال کی تاریخ اور ان آثار کی صنعتی خوبیون کے متعلق کچھ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ھی -

[بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ]
ذکر آیا ھی وہ قدیم زمانے کا ایک مندر ھی جس پر نقشے مین نمبر ۸ دیا گیا ھی - جنرل کننگھم کے نقشہ مین ستوپہ نمبر ۳ کے شمال مین ایک اور ستوپہ نمبر ۸ نظر آتا ھی - لیکن موقعہ پر اس قسم کی کسی عمارت کا وجود نہیں اور نہ مسٹر طامسن اور جنرل میسی کے نقشون مین اس کا پتہ چلتا ھی - جنرل میسی نے (جو سنہ ۱۸۵۱ع مین کننگھم صاحب کے ساتھ سانچی مین مقیم تھے اور آپ کے نقشہ کے نمبرون کا پورا تتبع کرتے ھین) عمارت نمبر ۸ کو ستوپۂ کلاں کے شمال کی بجائے جنوب مین اوس جگہ دکھایا ہے جہاں اب ایک قدیم مندر کی سنگی بنیاد برآمد ہوئی ھی - کننگھم صاحب نے اپنے نقشے مین اس جگہ کوئی عمارت نہین دکھائی - اس سے ظاہر ہوتا ھی کہ جنرل کننگھم نے (جن کا نقشہ دیگر اعتبارات سے بھی صحیح نہین ھی) عمارت نمبر ۸ کو غلطی سے مرکزی مجموعے کے جنوب مین دکھانے کی بجائے شمال مین دکھا دیا ھی -

باب ۲

تاریخ اور صنعت

سانچی کی تاریخ اشوک کے عہد حکومت یعنی تیسری صدی قبل مسیح سے شروع ہوکر چودہ سو (۱۴۰۰) سال کے عرصے پر پھیلی ہوئی ہی اور ہندوستان میں بودھ مذہب کے عروج و زوال کی تاریخ سے قریب قریب ہم عہد ہی - مشرقی مالوہ کے ان چودہ سو (۱۴۰۰) برس کے سیاسی واقعات کے متعلق ہماری معلومات نہایت محدود ہیں اور انمیں بھی بہت سی باتیں مشتبہ ہیں - تاہم ان کی مدد سے ہم حکمران خاندانوں کی بڑی بڑی تبدیلیوں اور ان مذہبی تحریکوں کا حال معلوم کرسکتے ہیں جن سے یہ حصہ ملک اثر پذیر ہوا اور جن کا عکس ان تغیرات میں نمایاں ہی جو التزاماً اُس زمانے کی عمارات کے طرز آرائش و تعمیر میں پیدا ہوے -

اس غرض سے کہ یہ تاریخی واقعات اور ان کے اثر جو سانچی کے طرز تعمیر اور فن سنگتراشی پر پڑے '

بآساني ذهن نشين هو جاوين هم نے سانچي كي تاريخ كو تين زمانون پر تقسيم كيا هى -

دور اول — عهد اشوك سے شروع هوكر سنه ۴۰۰ عيسوي تك جاتا هى يعني قريباً اوس زمانے تك جبكه چندر گپت ثاني نے سلطنت شترپ كا خاتمه كيا -

دورِ ثاني — خاندان گپتا كي ابتدا سے شهنشاه هرش كي وفات تك هى جو سنه ۶۴۷ع مين واقع هوئي - اور

دورِ ثالث — اواخر قرون وسطى سے شروع هو كر بارهوين صدي عيسوي كے اخير مين ختم هوتا هى -

دور اول يا عصر قديم

سانچي كا قديم نام كاك ناد (لفظي معني - " كوے كي آواز ") هى - مگر يه نام صرف كتبون هي مين پايا جاتا هى اور كسى قديم مصنف نے اس كا ذكر نهين كيا -

ليكن جزيرة سيلون كي بودھ مذهب كي تاريخ مهاونس مين ايك مقام چيتيا گري كے نام سے بيان

کیا گیا ھی اور قیاس یہ ھی کہ غالباً یہی مقام فی زماننا سانچی کے نام سے مشہور ھی - تاریخ مذکور میں لکھا ھی کہ اشوک زمانۂ ولیعہدی میں ایک دفعہ اُجین کا وائسرائے ھو کر جا رھا تھا - رستے میں اُس نے شہر ودیشا میں قیام کیا اور وھاں کے ایک مہاجن کی بیٹی دیوی نامی سے شادی کی - اس رانی سے اشوک کے تین بچے ھوئے ' اُجینی اور مہندر نام دو لڑکے اور سنگھا مترا نامی ایک لڑکی - اسی تاریخ میں بیان کیا گیا ھی کہ اشوک کے تخت نشین ھونے کے بعد ' غالباً اُس کے ایماء سے داعیان بودھ مذھب کی ایک جماعت شہزادہ مہندر کی سیادت میں سیلون بھیجی گئی - سیلون کا سفر شروع کرنے سے پہلے مہندر شہر ودیشا کے قریب موضع چیتیا گری میں اپنی والدہ سے ملنے آیا اور ایک شاندار خانقاہ میں فروکش ھوا جو رانی نے خود تعمیر کروائی تھی -

اب اگر مہندر کا یہ قصہ ' جو سنگھالی تاریخ میں مذکور ھی صحیح مان لیا جائے تو چیتیا گری اور سانچی کو ایک ھی مقام سمجھنا قرین عقل معلوم ھوتا ھی ' کیونکہ سانچی ھی میں اشوک نے اپنے

منادات والي لاٹھ اور اور یادگارین تعمیر کروائی تھین اور اس نواح مین صرف سانچي هي ایک ایسی جگه هی جهان عهد موریا کی عمارات کے آثار پائے جاتے هین - مگر بدقسمتي سے اس قصے کے متعلق ایک اور روایت بهي هی جس سے پایا جاتا هی که مهندر اشوک کا بیٹا نهین بلکه بهائی تها اور ودیشا سے اوس کا کوئی تعلق نه تها - ان مختلف روایات کی بنا پر مهاونس کے قصے سے سانچي کے قدیم آثار کی اصل و ابتدا کے متعلق کوئی نتیجه نکالنا ظاهرا خطرے سے خالی نهین هی -

بهر حال مهندر کا یه قصه خواه صحیح هو یا غلط لیکن (جیسا که هم ابهي بیان کرینگے) اس بات کی کافي شهادت موجود هی که سانچي مین پیروان بودھ مذهب اول اول اشوک کے زمانے مین آباد هوئے - اور اس شهنشاه کي تعمیر کی هوئی یادگارون سے بهی صاف ظاهر هوتا هی که سانچي کي شنگها (- مذهبي منڈلي) سے اشوک کو خاص دلچسپي رهي اور اوسکي بهبود کي اُس کو خاص رعایت منظور تهي -

اشوک کا مذہب

اشوک نے غالباً اوائل عمر ہی میں بودھ مذہب اختیار کرلیا تھا اور اپنے عہد حکومت (سنہ ۲۷۳ تا سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے آخري تیس ۳۰ سال میں اسنے اپنے قریب قریب غیر محدود اختیارات کو اپني وسیع سلطنت کے طول و عرض میں ' جس میں سوائے احاطۂ مدراس کے سارا ہندوستان شامل تھا ' بودھ مذہب کي اشاعت میں صرف کیا اور مصر اور البانیہ جیسے دور دراز ممالک میں بھي اپنے مشنري تبلیغ مذہب کي غرض سے بھیجے(۱) - حقیقت میں اس عظیم‌الشان شہنشاہ کي شہرت کا دار و مدار اُس مخلصانہ اور جوشیلي سرپرستي پر ہی جو بودھ مذہب کی حمایت میں اوس نے ظاہر کی اور اس لئے ہمین تعجب نہ کرنا چاہئے کہ اشوک کے عہد کي اکثر عمارتین اور یادگارین ' جن کے آثار اب تک محفوظ ہیں ' بودھ مذہب ہی سے تعلق رکھتي ہین(۲) - ان آثار میں ہندوستان کي

(۱) اعتراض کیا گیا ہی کہ جس مذہب کي اشاعت اشوک کے نمایندوں نے کي وہ بودھ مذہب تھا یا نہین - اکثر فضلاء کي رائے ہی کہ بلا شبہ بودھ مذہب ہي کي تبلیغ کي گئي تھي -

(۲) یہ یادگارین حسب ذیل ہین :— (۱) منادات شاہي جو اشوک کي قلمرو کے تمام حصوں میں ' ہندوستان کي شمال مغربي

سنگتراشی کے عروج و کمال کے بہترین نمونے ملتے ھیں - لیکن وہ خاص آثار جن کا حاشیۂ پائین میں ذکر کیا گیا ہی ' نیز سانچی کا ستون جسپر شاھی فرمان منقبت ہی ' در اصل ھندی طرز کے نہیں بلکہ مخلوط ایرانی یونانی وضع کے ھیں اور یہ باور کرنیکے لئے کافی وجوہ موجود ھیں کہ وہ سب کے سب غیر ملکی اور غالباً باختری صناعوں کے بنائے ہوئے ھیں * اشوک کے زمانے میں ھندوستان کی سنگتراشی نہایت ابتدائی حالت میں تھی - سنگتراش ایک وقت میں تصویر کی صرف ایک حالت ھی دکھانے پر قادر ہوتے تھے ' "مقابلہ" یا

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

سرحد سے لے کر میسور تک ' ستونوں یا چٹانوں پر کندہ ھیں - (۲) سارناتھ ' سانچی ' اور اور مقامات میں خشتی ستوپے - (۳) پٹنہ عظیم آباد میں ستون‌دار ھال کے کھنڈر - یہ ھال غالباً شاھی محل کا ایک حصہ تھا اور بظاہر ایران کے اخمنشی محلات کی وضع پر بنایا گیا تھا - (۴) گیا برابر (صوبہ بہار) میں غار نما مندر جو اشوک یا اسکے جانشینوں نے آجیوک فرقے کے سنیاسیوں کے لئے پہاڑ میں کھدوائے تھے - (۵) سارناتھ میں ایک ڈال پتھر کا چھوٹا سا کٹہرہ (۶) بودھ گیا کے مندر کے اندرونی حصے کا تخت اور (۷) سارناتھ اور سانچی میں پتھر کی چھتریوں کے چند ٹکڑے -

" مواجہت " (۱) کے ظاہری اصول نے اُن کے تخیّل کو پا بہ زنجیر کر رکھا تھا ' اور " ذہنی " یا " حافظہ کی تصویر " کی جگہ ابھی مشاہدے نے نہیں لی تھی -

عہد شنگا

اشوک کی وفات (سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے بعد سلطنت موریا کا شیرازہ بہت جلد بکھر گیا - مرکزی طاقت میں ضعف آ گیا اور دُور دُور کے صوبے خود مختار ہوگئے - آخر کار سنہ ۱۸۵ قبل مسیح کے قریب مگدھ کی سلطنت خاندان شُنگا میں منتقل ہوگئی ·

اس خاندان کے متعلق ہماری معلومات کا دائرہ نہایت ہی محدود ہی - پُشیا متر ' جو اس خاندان کا بانی ہی ' سلسلۂ موریا کے آخری تاجدار بِرِہی ھَدَرتھ کو قتل کرکے تخت پر متمکّن ہوا تھا اور کالیداس کے ناٹک " مالوہ کا اگنی متر " سے ظاہر ہوتا ہی کہ

(۱) " Frontality " - اس لفظ کا اطلاق اون قدیم مجسموں کی صنعت پر ہوتا ہی جن میں رسمی طریق ساخت کی اس سختی سے پابندی کی گئی ہی کہ حرکت کا نام و نشاں تک نہیں پایا جاتا - اور اگر سر ' ناک ' سینہ اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتا ہوا ایک سیدھا خط ناف تک لے جائیں تو ہر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوی حصے ہو جائیں - (مترجم) -

پشیا متر کے عہد حکومت میں اُس کا بیٹا اگنی متر قلمرو کے مغربی حصے مین ' جس کا پایہ تخت ودیشا تھا ' باپ کي طرف سے بطور وائسرائے حکومت کیا کرتا - زمانۂ مابعد کے مصنفین نے لکھا ھی کہ پُشیا متر نے بودھ مذھب کی تخریب کي - لیکن اوسکے جانشینوں نے اس مذھب کے ساتھ ضرور رعایت برتی ھوگي کیونکہ بھرھُوت کے ستوپے کے دروازے پر جو کتبہ ھی اُس مین لکھا ھی کہ ستوپۂ مذکور " ملوک شُنگا کے زمانے مین " تعمیر ھوا تھا - علاوہ برین سانچي کی حسب ذیل مہتم بالشان عمارتین بھی غالباً اسی خاندان کے عہد حکومت کی یادگارین ھین :—

(۱) ستوپۂ کلان کا فرشی کٹہرہ اور پتھر کی غلافی چنائي - (یہ ستوپہ اصل مین بہت چھوٹا اور اینٹ کا بنا ھوا تھا) -

(۲) ستوپہ ھائے نمبر ۲ و ۳ کی اصل عمارات اور کٹہرے (باستثنائے دروازۂ ستوپہ نمبر ۳) - اور

(۳) ستون نمبر ۲۵ (۱) -

(۱) عہد شنگا کي ایک اور دلچسپ یادگار سانچي سے پانچ میل کے فاصلے پر قدیم شہر ودیشا کي حدود مین موضع بیس نگر کے

ان عمارات میں اور عہد شنگا کے دیگر آثار میں سنگ تراشی کا جو کام پایا جاتا ہی وہ فن کی آیندہ ترقی کے لئے بہت امید افزا معلوم ہوتا ہی اگرچہ اپنی موجودہ ہیئت میں وہ ابھی ابتدائی اور غیر مکمل حالت میں ہی جو چھٹی صدی قبل مسیح کے

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
قریب موجود ہی - یہ پتھر کا ایک ستون ہی جس کا تاج جمشیدی وضع کا ہی - تاج کے اوپر کسی زمانے میں گروڑ کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو اب ضائع ہوچکا ہی - اس ستون پر ایک کتبہ بھی کندہ ہی جسمیں تحریر ہی کہ یہ ستون ہیلیوڈورس (Heliodoros) نامی ایک یونانی نے ' جو ڈایَن (Dion) کا بیٹا تھا ' واسدیو (یعنی وشنو) کے نام پر نصب کروایا تھا - یہ یونانی شاہ اینٹی الکیدس (Antialcidas) فرمانروائے ٹیکسلہ کی طرف سے راجہ کاشی پتر بھاگبھدر کے پاس شہر ودیشا میں بطور سفیر آیا تھا اور راجہ بھاگبھدر کے چودھویں سال جلوس میں ودیشا پہنچا تھا - ممکن ہی کہ یہ راجہ وہی بھدر یا بھدرک ہو جس کو پرانوں میں پشیا متر کا جانشین لکھا گیا ہی -

یہ کتبہ چند وجوہ سے خاص اہمیت رکھتا ہی اول تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہیلیو ڈورس جو یونانی نژاد تھا ' ہندی مذہب اختیار کرچکا تھا - دوسرے اس سے اس میل جول کی بھی شہادت ملتی ہی جو اسوقت یعنی دوسری صدی قبل مسیح میں ہندوستان کے اس حصے کے حکمرانوں اور پنجاب کی یونانی حکومتوں کے درمیان قائم ہو رہا تھا -

آغاز میں یونانی سنگتراشی کی تھی - "مواجہت" یا "ذہنی تصویر" کا ناگوار اثر برابر نمایاں ہے ' منبت کاری میں گہرائی بہت ہی کم ہے ' تصویروں کے انداز بھدے اور بے اوج ہیں اور وہ ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ گویا سادہ زمین پر سلہٹ (Silhouettes) یعنی خاکے سے کھینچ دئے گئے ہیں جن کے باہم مربوط کرنیکی کوشش بھی بہت کم کی گئی ہے - لیکن (جب ہم اس زمانے کی صنعت کو ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو) تصویروں کے نمایاں حصوں اور اندرونی جزئیات کے دکھانے میں اس دور میں بہت کچھ ترقی نظر آتی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ صناعوں نے مناظر قدرت کا بلا واسطہ مشاہدہ شروع کردیا تھا - سانچی ' بھرہوت ' اور بودھ گیا میں عہد شنگا کی صنعت سنگتراشی کے جو نمونے پائے جاتے ہیں انمیں کسی سے اس کا بھی پتہ چلتا ہے کہ بیرونی ' اور خصوصاً یونانی ' خیالات اس وقت پنجاب کی یونانی نو آبادیوں کے ذریعے سے ہندوستان پر کیا اثر ڈال رہے تھے - لیکن ان نمونوں کی صنعت اپنی اصل وضع کے لحاظ سے سراسر مُلکی ہے ' اور

گو غیر ملکی تعلیم نے اس کو ایک حد تک فیض پہنچایا ہو اور اسمین بیداری بھی پیدا کی ہو تاہم ہندی صنعت کو غیر ملکی صنعت کی نقل نہین کہ سکتے - اس کے مستقلانہ قومی حیثیت رکھنے کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہی کہ اس نے سر زمین ہند میں درجہ بدرجہ نشو و نما پائی اور باقاعدہ ترقی کی ہی اور اسمین آرائش حسن کی وہ عجیب و غریب خصوصیت بھی موجود ہی جو ہندی صنعت مین شروع سے آخر تلک نمایان رہی ہی -

عہد اندھرا

خاندان شنگا کی حکومت ایک صدی سے کچھ زیادہ یعنی سنہ ۷۰ قبل مسیح تلک رہی - لیکن یہ امر ابھی فیصلہ طلب ہی کہ اُنکے بعد عنان حکومت خاندان کانوا کے قبضۂ تصرف مین آئی یا اہل اندھرا کے ہاتھ مین - جنوبی اور مغربی ہندوستان مین اہل اندھرا نے زمانہ دراز سے اپنا تسلط جما رکھا تھا اور یہ (صحیح طور سے) معلوم ہی کہ آغاز سنہ عیسوی سے کم از کم بیس تیس سال بیشتر اُنہون نے مشرقی مالوہ کو اپنی سلطنت مین شامل کرلیا تھا *

اس خاندان کے عہد حکومت مین ہندوستان کا

ابتدائی فن سنگتراشی معراج کمال کو پہنچگیا اور سانچي کي بہترین عمارات یعنی ستوپہ نمبر ۳ کا تنہا دروازہ اور ستوپۂ کلاں کے چاروں دروازے اسی زمانے مین تعمیر ہوئے - وہ پانچوں پھاٹک ایکدوسرے سے دس دس بدس بیس سال کے تفاوت سے بنائے گئے ہونگے -

ستوپۂ کلاں کے جنوبي پھاٹک پر جو سب سے قدیم ہی ایک کتبہ کندہ ہی - اسمین تحریر ہی کہ پھاٹک مذکور کا ایک شہیر آنند نامی معمار نے بطور ھدیہ نذر کیا تھا جو آندھرا خاندان کے راجہ سري شاتکرني کے معماروں کي جماعت کا سردار تھا - افسوس ہی کہ شاتکرني کا لقب اس خاندان کے بہت سے راجاؤن نے اختیار کیا تھا اور اسلئے قطعي طور پر یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ کتبے مین جس شاتکرنی کا ذکر ہی وہ کونسا راجہ تھا - اب تلک محققین اسکو عموما وہی شاتکرني سمجھتے رہے ہین جو دوسري صدي قبل مسیح کے اواسط مین بر سر حکومت تھا اور جس کا نام نانا گھات اور ھاتھي گمپھا کے کتبوں مین مذکور ہی - لیکن یہ رائے اُن معلومات کے متناقض ہی جو ہمین مشرقی مالوہ کي تاریخ کے متعلق حال مین

حاصل ہوئے ہیں اور جن سے پایا جاتا ہی کہ دوسری صدی قبل مسیح میں مشرقی مالوہ ' اہل اندھرا کے ماتحت نہیں بلکہ شنگا خاندان کے زیر نگین تھا - علاوہ ازین مذکورہ بالا رائے کی تردید ہندوستان کی قدیم سنگتراشی کی تاریخ سے بھی ہوتی ہی جو گذشتہ چند سال کے عرصے میں نہایت مستحکم اصول پر مرتب ہو چکی ہی - بس اس امر کو گویا یقینی سمجھ لینا چاہیئے کہ جس راجہ کا کتبہ میں ذکر ہی وہ زمانۂ مابعد کے اُن شاکرنیوں میں سے ہی جن کے نام پُرانون کی فہرستوں میں درج ہیں - اور یہ خیال شاید کچھ ایسا غلط نہ ہوگا کہ اس راجہ کا عہد حکومت پہلی صدی قبل مسیح کے وسط یا نصف ثانی میں ہوا ہی -

اس زمانے کے فن تعمیر کی بہترین یادگار سانچی کے منقش پھاٹک ہیں - ستوپہ نمبر ۲ کے فرشی کٹھرے اور ستوپۂ کلاں کے جنوبی پھاٹک کی تعمیر میں (جو اور سب پھاٹکوں سے قدیم ہی) ' بظاہر تیس چالیس سال سے زیادہ کا تفاوت نہیں ہی - لیکن اس قلیل عرصے میں منبت کاری کی صنعت میں جو ترقی ہوئی ہی وہ نہایت حیرت انگیز ہی : مثلاً

پھاٹکوں کے آرائشی کام میں وہ خامی اور بھدا پن کمتر ھی جو ستوپہ نمبر ۲ کے کٹہرے میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں ھی ' اور گو اُن کے نقوش و تصاویر میں ترتیب اور صناعی کے مختلف نمونے ھیں تاھم عام طور پر اون کا صنعتی معیار بہت اعلے ھی اور وہ صریحاً اون تجربہ کار صناعوں کے کمال کا نمونہ ھیں جو ابتدائی زمانے کی " ذھنی تصویر " کی بندشوں سے آزاد ھوکر اشکال کو غیر مصنوعی اور بے تکلف انداز میں دکھانے پر قادر تھے ' اور یہ مہارت حاصل کرچکے تھے کہ مرقعوں میں مختلف صورتیں فطرتی اور پُر اثر پیرایے میں کسطرح ترتیب دی جاتی ھیں ' تصویروںمیں عمق کیسے دکھاتے اور فاصلے کا اظہار کسطرح کرتے ھیں ' بیکروں میں جذبات کی روح کیونکر پھونکی جاتی ھی اور مختصر یہ کہ اپنے مطلب اور مقصود کا اظہار نہایت صحت کے ساتھ اور دلکش پیرایے میں کیونکر کرسکتے ھیں -

یونانی اور مغربی ایشیا کی صنعت نے جتنا اثر عہد شنگا میں قدیم ھندی صنعت پر ڈالا تھا ' اُس سے کہیں زیادہ اور گہرا اثر عہد اندھرا میں ڈالا - اس کا

بین ثبوت یہ ہی کہ بھاٹکوں کی منبت کاری میں بہت سے آرایشی نمونے غیر ملکی موجود ہیں :— مثلاً ایرانی طرز کے جرس نما تاج ستون، آشوری وضع کا پھول بنی کا کام، اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار درندے - اس کے علاوہ بعض پیکروں میں مخلوط یونانی شامی صنعت کا اثر بھی نمایان ہی : مثلاً مشرقی بھاٹک کی تصویروں میں اوھسنانی سوارون کی خاص وضع، بعض اشکال کا حسن تناسب اور اُنکا متوازن طریق ساخت، اور روشنی اور سایے کی ترتیب سے مرقع میں رنگین تصویر کا سا انداز پیدا کرنا، یہ سب باتیں یونانی شامی صنعت کے اثر پر دالّ ہیں -

لیکن اگرچہ مغربی صنعت نے ابتدائی هندی صنعت کے ارتقاء میں بہت بڑا حصہ لیا، ہمیں اس مغربی اثر کا اندازہ کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لینا چاہئے - ہندوستان کے قدیم صناعوں نے غیر ممالک کی صنعتوں سے مستفیض ہونے میں پوری پوری آمادگی دکھائی ہی جو صحیح المذاق اہل فن کا خاصہ ہی، تاہم اونکے کام کو ایرانی یا یونانی کہنا حقیقت سے اتنا ہی بعید ہوگا، جتنا کہ سینٹ پال کے گرجے کی موجودہ عمارت

کو اطالوي کہنا - اہل ہند کی صنعت کا فن سراسر قومی فن تھا ' اسکي بنیاد قوم کے جذبات اور اعتقادات پر قائم تھی ' وہ قوم کے روحاني عقاید کی تفسیر ہونے کے علاوہ مناظر قدرت کے ساتھ اہل ہند کی گہري اور فطري دلبستگی کا اظہار کمال فصاحت کے ساتھ کرتا تھا ' وہ تصنع اور خیال پرستی دونوں سے آزاد تھا ' اور اس کا مقصد یہ تھا کہ مذہب کی عظمت و شان کا وضاحت کے ساتھ اظہار کیا جائے - اس مطلب کے لئے جو پیرایہ اختیار کیا گیا ' وہ عہد وسطی کی ہندي صنعت کا پیرایہ نہ تھا جس میں تمام کوشش روحانی خیالات کو مجسم کرنے پر صرف کی گئی ہی بلکہ بخلاف اسکے اس دور قدیم میں بودھ یا جین مذہب کی کہاني سنگتراش کے " آهني قلم " نے نہایت سادہ اور مطلب خیز پیرایے میں بیان کي ہی ' اور یہ اسی سادگي اور خلوص کا جلوہ ہی کہ ہم ان لوگون کے کام سے انکے دلی جذبات کا صحیح صحیح اندازہ کرسکتے ہیں اور اتنا زمانہ گذر جانے کے بعد اب بھي اوسکا اثر محسوس کرتے ہیں -

ہرات اہل آندھرا کے سلسلۂ حکومت کو غالباً اول صدي

عیسوي کے اختتام کے قریب چند عشرات کیلئے خاندان شہرات نے منقطع کردیا تھا مگر سنہ ۱۲۵ عیسوي کے قریب گوتمي پتر سري شاتکرني کی کوششوں سے دوبارہ عنان حکومت خاندان اندھرا کے قبضے میں آ گئی اور چوتھائی صدي تک اُنکی سلطنت قائم رہی - آخر کار سنہ ۱۵۰ عیسوي کے قریب شترب اعظم رُدرا دامن نے خاندان اندھرا کا همیشه کے لئے خاتمه کردیا اور سانچی اور ودیشا چہارم صدی عیسوی کے اختتام تک (جبکه مالوه اور سوراشٹر دونوں صوبے سلطنت گپتا میں شامل کر لئے گئے) مغربی شترپوں کے زیر نگیں رہے(۱) -

مغربی شترپ — مغربی هند کے شترپ ' جن میں خاندان شہرات اور مابعد کے شترب شامل هیں ' هندي الاصل نه تھے اور جیسا که اُن کے لقب(۲) سے ظاهر هوتا هی اُسی بتري

(۱) مفصله ذیل شترپ راجاؤں کے سکّے سانچي میں دستیاب هوئے هیں :— وجے سین ' رُدراسین ثاني ' وشوا سنھا ' بھرتري دامن ' وشواسین ' رُدرا سنھا ثاني ' رُدرا سین ثالث -

(۲) شترپ (یوناني σατράπης - شتراپیز) سے هندوستان اور ایران میں نائب شہنشاه مراد لیجاتی تھي - مہاشترپ (یا مرزبان اعظم) کا لقب عموماً وہ نائب اختیار کیا کرتا جو اُس وقت

سلطنت کے باج گذار کی حیثیت رکھتے تھے - یہ بڑی سلطنت پہلے تو شمالی ہند کے سندھی پارتھیائی سلاطین کی تھی اور بعد میں کشان بادشاہوں کی رہی - لیکن مشرقی مالوہ کی تاریخ میں ان سترپ ہمیں سلطنت کشان کے قیام و استحکام سے قبل نظر نہیں آتے - سانچی کے آثار قدیمہ میں اهل کشان کی "شہنشاہی" حکومت (اور سترپوں کے باہمی تعلقات) کا پتہ صرف اُن معدودے چند مجسموں سے ملتا ہے جو کشانی طرز کے مطابق بنے ہوئے ہیں اور متھرا سے یہاں لائے گئے تھے - (ان میں سے ایک مجسمہ پر "شاہ واسشک" کے عہد حکومت کا ایک کتبہ بھی سنہ ۲۸ کا کندہ ہے) - لیکن مقامی صناعوں کی بنائی ہوئی بہت سی عمارتیں موجود ہیں جو عہد سترپ سے تعلق رکھتی اور ہمارے اس خیال کی تصدیق کرتی ہیں کہ سترپوں کے عہد حکومت میں بودھ مذہب کو

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

بر سر اقبال ہوتا اور اُس کا والی عہد شترپ کہلاتا تھا - معلوم ہوتا ہے کہ مغربی ہندوستان کے سترپ عموماً شاکا کے لقب سے مشہور تھے -

سانچی میں بھی ویسا ہی فروغ حاصل تھا ' جیسا اونکے شہنشاہوں یعنی کشانی فرمانرواوں کے ماتحت سلطنت کے اور حصوں میں - ہاں یہ سچ ہے کہ جس صنعت نے اس دور میں بودھ مذہب کی ترجمانی کی وہ نسبتاً بہت پست حالت میں تھی(۱) -

عہد گپتا یا قرون وسطی کا ابتدائی دور

شہنشاہی خاندان گپتا

قدر گپت کے عہد حکومت میں سلطنت گپتا نے اس سرعت سے وسعت پائی کہ چہارم صدی عیسوی کے

(۱) متھرا کا فن سنگتراشی جو عہد کشان و عہد شترپ میں رائج ہوا اصل میں ہندوستان کی قدیم صنعت اور شمال مغرب کے نیم یونانی طرز کا مجموعہ تھا اور ان قریبی تعلقات کی وجہ سے جو متھرا کے ' پہلے ٹکسلہ کے ساتھی پارتھیائی بادشاہوں کے ساتھ ' اور بعد ازاں سلاطین کشان کے ساتھ رہے ' ٹکسلہ کی نیم یونانی صنعت نے متھرا کی صنعت پر بہت اثر ڈالا - مگر افسوس ہے کہ اس یونانی صنعت کی جو رو متھرا میں آئی وہ کافی طاقتور نہ تھی اور گو اول اول اوس نے ملکی صنعت کی قدیم روایات کو کمزور کرکے اسکی آیندہ ترقی کو روک دیا لیکن جدید حالات گرد و پیش میں وہ اپنی انفرادی حیثیت بھی قائم نہ رکھ سکی - دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ سانچی میں تو مغربی فن کے اثر نے ہندی

اواسط هي مين شنرپون کی مملکت سے همسرحد هو گئی - لیکن مالوہ کا حقیقی الحاق جو چوتھي صدی کے اخیر مین هوا چندر گپت ثاني کي سعی بازو کا نتیجه تھا - اس شہنشاہ کے طبل فتح کي صدا اب تک اوس کتبے مین سنائي دیتی هی جو ستوپۂ کلان کے کٹہرے پر کندہ هی اور سنه ۹۳ گپتائي (مطابق سنه ۴۱۳ - ۴۱۲ عیسوي) مین ثبت هوا تھا - اس کتبے مین لکھا هی که چندر گپت کے ایک سردار آمر کار دوا نامي نے جو غالباً ایک عالي مرتبه عہدہ دار تھا تري خانقاہ (کاکناد بوٹ) کے مندر کي آریه سنگت (یعني معتقدین کي جماعت) کو بودھ فقیرون یا بھکشوؤن کے کھانے کھلانے اور روشني کرنیکے لئے بہت سا زر نقد اور ایک موضع ' جسکا نام ایشور و اسک تھا ' عطا کیا (۱) -

[سلسله نوٹ نوٹ صفحه گذشته]

صنعت مین ایک نئی روح پھونکدي ' لیکن متھرا مین اُس نے بجائے ترقی کے ملکی صنعت مین جمود پیدا کردیا اور متھرا کی صنعت گویا اس نو وارد سے معانقه کرنے مین اپني هستي کھو بیٹھي -

(۱) اس بات کی شہادت که گپتا بادشاهون کي سلطنت مین ودیشا شامل تھا چندر گپت ثاني کے عہد حکومت کے دو کتبون سے ملتي هی جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کرہ اودے گري کے

سنہ ۴۱۳ عیسوی میں چندر گپت ثانی کی وفات کے بعد کمار گپت تخت نشین ہوا اور اوس کے بعد سنہ ۴۵۵ ع میں سکند گپت نے عنان حکومت سنبھالی - سکند گپت کے عہد سلطنت کے اختتام (سنہ ۴۸۰ ع) کے قریب سفید ھُنون کا ٹڈی دل لشکر مملکت گپتا پر حملہ آور ہوا ' اور مغربی جانب قلمرو کے بیشتر حصے پر قابض ہوگیا - لیکن مشرقی مالوہ سکند گپت کے جانشین بدھہ گپت کے عہد تک سلطنت گپتا ھی میں شامل رہا ' کہیں سنہ ۵۰۰ عیسوی کے قریب جاکر ایک مقامی سردار بھانو گپت کے قبضے میں آیا اور اس سے بھی دس سال بعد ھُنون کے بادشاہ تورمان کا باج گزار بنا(۱) -

بدھہ گپت اور بھانو گپت

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

غارون میں موجود ھیں - انمیں سے ایک کتبے کی تاریخ سنہ ۴۰۱ ع کے مطابق ھی اور اس میں کسی جاگیردار راجہ کا کوئی ھدیہ یا نذر پیش کرنے کا ذکر ھی - دوسرے کتبے میں لکھا ھی کہ اس غار کو چندر گپت کے وزیر نے کھدوایا تھا جو بادشاہ کے ھمراہ اسوقت یہاں آیا تھا جبکہ وہ (بادشاہ) تمام دنیا کو فتح کرنے کی دُھن میں لگا ہوا تھا -

(۱) بدھہ گپت نے جو سکے جاری کئے وہ گپتا بادشاھون کے نقرئی مسکوکات کی نقل ھین بھانو گپت کا کوئی سکہ اسوقت

عہد گپتا

گپتا خاندان کی حکومت ڈیڑھ سو سال سے کچھ هی زیادہ رهی هوگی لیکن اکثر امور کے لحاظ سے یہ قلیل مدت هندوستان کی تاریخ کا نہایت روشن اور شاندار زمانہ هی - اس دور مین اهل هند کے خیالات اور ذکاوت مین خاص بیداری پیدا هوئی اور دماغی مشاغل کا ایسا چرچا رها کہ اُسکی نظیر هندوستان اب تلک پیش نہین کرسکا - لیکن جسطرح هم یہ نہین بتا سکتے کہ یونان کے "دورِ زرّین" یا اٹلی کی "نشأۃ الثانیہ" مین اسی قسم کی جو ترقیان هوئین اونکے اسباب کیا تھے، اسی طرح اس زمانے مین بھی اهل هند کے خیالات مین من حیث القوم جو فوری نشو و نما هوئی اوسکے صحیح صحیح اسباب کا بتلانا آسان نہین هی - ممکن هی کہ بیرونی تمدن و تہذیب نے یہ اثر پیدا کیا هو کیونکہ اُسوقت ایران

[سلسلہ موٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

تک دستیاب نہین هوا اور اُس کا ذکر صرف ایک کتبے مین پایا جاتا هی جو سنہ ۵۱۱ - ۵۱۰ ع کا کندہ شدہ هی - اس کتبے مین لکھا هی کہ ایک سردار گوپراج نامي اتک مشہور لڑائی مین بھانو گپت کے پہلو مین لڑتا هوا مارا گیا - ممکن هی کہ یہ وهي لڑائي هو جس مین بدھ گپت کے تورمان سے شکست کھائی

کي ساسانی سلطنت کے ساتھ هندوستان کا ربط ضبط
بہت بڑھا ہوا تھا اور ملک چین اور سلطنت روم کے
ساتھ بھی تعلقات تھے - اور یه بھی ممکن هی که
وحشي اقوام کے مصیبت خیز حملے اس انقلاب کا باعث
ہوئے ہوں کیونکہ شمالی هندوستان نے زمانۂ دراز تک
سیتھی ' پارتھیائی ' اور کشاني بادشاہوں کے ہاتھوں
طرح طرح کی تکالیف برداشت کي تھیں - بہر حال
اسباب خواہ کچھ بھی ہوں ' اسمیں شک نہیں که
اس نئي دماغی ترقی کے نتایج نہایت نمایاں تھے اور
اُنکا اثر دور تک پہنچا :— سیاسیات میں " شہنشاہیت "
کا خیال ' جو عہد موریا کے بعد مردہ ہوچکا تھا ' پھر
زندہ ہوا اور بہت جلد ایک ایسی مستحکم اور
عظیم‌الشان سلطنت قائم ہوگئي جس کي حدود میں
دریائے نربدا تک تمام شمالي هند شامل تھا - مذہبی
دنیا میں اس نئی بیداري کا اظہار برہمنوں کے مذہب
کے دوبارہ عروج حاصل کرنے اور ساتھ هی سنسکرت کے '
بحیثیت مقدس زبان ہونیکے ' ملک میں عام طور پر
رواج پانے اور ترقی کرنے کی صورت میں نظر آتا هی -
اسی زمانے میں هندوستان کے " شیکسپیئر " کالیداس

D

کے غیر فاني ڈرامے (۱) اور نیز دیگر مشہور ناٹک لکھے گئے ' پرانون کي آخري تدوین اور منّو کے قوانین کي موجودہ ترتیب بھي اسي زمانے مین عمل مین آئي ' اور علوم ریاضي و ھیئت منتہائے کمال کو پہنچے - نظر بدین واقعات عہد گپتا ھندي دل و دماغ کے لئے ایک جدید بیداري اور صحیح معنون مین " نشأۃالثانیہ " کا زمانہ تھا - اور اس جدید ترقی کا پرتو ھمین اوسوقت کي صنعت تعمیر و پیکر سازی مین بھي ویسا ھي نمایان نظر آتا ھی جیسا علوم و فنون کے دیگر شعبون مین - حقیقت یہ ھی کہ عہد گپتا کي صنعت تعمیر و سنگتراشی کو ھندوستاني فنون لطیفہ کی تاریخ مین جو ایسي ممتاز حیثیت حاصل ھی اُسکي وجہ یہي ھی کہ اس مین ذھن انساني کی اعلیٰ صفات (یعني حسن کا صحیح امتیاز اور تخیل کي معقولیت) پائي جاتي ھین اور انھین صفات کي وجہ سے اس عہد کي

---

(۱) وِدیشا (یعنی بھیلسہ) کے نواح سے کالیداس ضرور واقف ھوگا اور ممکن ھی کہ اوسکے ڈرامون کے بعض حصے سانچي کے آثار کو دیکھنے کے بعد لکھے گئے ھون -

تعمیر و سنگتراشی آٹھ سو سال قبل کی یونانی صنعت
یا ہزار سال بعد کے اطالوی کمال کی یاد دلاتی ہے -

عہد گپتا کی صنعت

ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں کہ قدیم ہندی صنعت
کی اصلی خصوصیت یہ تھی کہ تصاویر کو سادگی
کے ساتھ فطرتی حالت کے مطابق پیش کیا جاتا تھا -
عہد گپتا میں جب علوم و فنون نے ترقی ہوئی تو
اِس خصوصیت پر عقل سلیم نے نیا غازہ چڑھادا اور
صنعت زیادہ آن بان والی اور ساختہ پرداختہ نظر
آنے لگی ' حس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ حسنِ سادہ
کی دلفریبی جو قدیم صنعت میں تھی وہ تو جاتی
رہی لیکن اُسکی بجائے جو خصوصیات پیدا ہوئیں
اُنہوں نے ذہن رسا اور ذوق سلیم دونوں کو ضرور متاثر
کیا : مثلاً (عمارت یا تصویر کے) مختلف اجزا کا
توازن و تناسب ' اور عمارتی ضروریات کے لحاظ سے اونکی
موزونیت ' آرائش ہام میں اعتدال کی عادت '
اور جزئیات کا خوبی کے ساتھ دکھانا ' یہ سب باتیں
ذوق سلیم کا پتہ دیتی ہیں - علاوہ ازیں عہد گپتا کی
صنعت ایک اور بات میں بھی قرون ماضیہ کی صنعت
سے اہم اختلاف رکھتی ہے اور وہ یہ کہ ابتدائی
صنعت میں تو " صورت گری " کو فقط مذہبی

D-8

تاریخ اور افسانوں کے بیان کرنیکا ایک مفید ذریعہ خیال کیا گیا تھا ' لیکن عہد گپتا میں صنعت اور تخیل میں قریبي رشتہ قائم هوگیا اور سنگتراش اور مصور صورت اور رنگ کي عبارت میں اپنے روحاني خیالات اور فطري جذبات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کي کوشش کرنے لگے - چنانچه بُدّھ کے جو مجسمے اس زمانے میں بنائے گئے اون میں صفات متعارفه کے علاوہ حالت استغراق (دھیان) کے سکون اور اطمینان کو اس خوبي سے دکھایا گیا هی که وہ دنیا کي صنعت میں هندوستان کے بہترین کارناموں میں شمار هوتے هیں -

هندوستان کي یه " نشأة الثانیه " سلطنت گپتا کے زوال کے ساتھ هي ختم نہیں هوئي اور نه اِس کا اثر سلطنت مذکور کي جغرافي حدود تک محدود رها بلکه هندوستان کے بعیدالمسافت صوبوں کے علاوہ دور دراز بیروني ممالک تک بهي جا پہنچا اور جو قوت اِس نے چوتھي اور پانچویں صدي عیسوي میں حاصل کي تھي وہ ساتویں صدي کے اخیر تک قائم رهي - هندي " نشأة الثانیه " کا یه تین سو سال کا عرصه (یعني قریباً سنه ۳۵۰ ع سے سنه ۶۵۰ ع تک کا زمانه) تاریخ میں عہد گپتا کے نام سے مشهور هی ' اگرچه اس دور کے

پچھلے نصف حصے میں سلطنت گپتا زوال پذیر ہوکر مشرقی ہند کی ایک معمولی سی ریاست رہ گئی تھی -

اہل هن

قریباً دو نسلوں کے زمانے تک شمالی ہند قوم هن کے آهنیں پنجے میں گرفتار رہا - آخرکار سنہ ۵۲۸ عیسوی میں بالادیت اور یشودھرمن نے دورمان کے ظالم و سفاک جانشین مہرکل کو (جس نے اپنی سفاکیوں کی بدولت تاریخ میں "اطیلائے ہند" (۱) کا لقب حاصل کیا ہی) شکست پر شکست دیکر اہل هن کی سلطنت کو زیر و زبر کردیا -

هنوں کی تباهی کے بعد ذرا سکون کا زمانہ آیا اور وحشیوں کے مظالم سے نجات پاکر ملک کی حالت سنبھلنے لگی - اس دور میں ، جو ساتویں صدی عیسوی کے آغاز تک رہا ، شمالی ہند میں کوئی ایسی "بڑی سلطنت" نہ تھی جو تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنے ماتحت جمع کرسکتی ، اور خود یہ

(۱) اطیلا (Attila) - آسٹریا ، هنگری وغیرہ وسطی ممالک یورپ کا بادشاہ (سنہ ۴۳۳ ع تا سنہ ۴۵۳ ع) - یہ بادشاہ بھی هن قوم سے تھا اور اسی سلطنت روما کو بہت سی شکستیں دیں (مترجم) -

رياستين مصائب ماصيه کي وجه سے اسقدر کمزور هوگئی تهين نه انمين سے کسي کو شهنشاهي اقتدار حاصل کرنے کي هوس پيدا نه هوئي (۱) -

اس سياسي انحطاط نے گپتائي تهذيب کے اعلى مقاصد کو کسی قدر کمزور تو ضرور کيا ليکن اب تک اهل ملک کے دل و دماغ پر اُن کا اثر بهت قوي اور گهرا تها اور علوم و فنون و ادبيات مين برابر اُنکا اظهار هو رها تها - کمی تهی تو صرف ايک قوي اور فياض سلطنت کی جو اپنے زير سايه اُن کو پهر پورے طور سے سر سبز اور بار آور هونے مين مدد ديتي - شمالی هندوستان مين اِس کمی کو راجه هرش والئے تهانيسر (سنه ۶۰۶ع تا سنه ۶۴۷ع) نے پورا کيا (۲) اور اپني

(۱) ممکن هی که سنه ۵۵۰ع کے قريب سانچي کالاچوريون کي سلطنت مين شامل هو - اس خاندان کے ايك راجه کرشن راج نامي کے سکے تهلسه مين دستياب هوے هين (ديکهو آرکيا لاجيکل سروے کي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۲ - ۱۹۱۳ع حصه دوم صفحه ۲۱۴)

(۲) اس وقت مشرقی مالوه زمانهٔ مابعد کے شاهان گپتا کے زير نگين تها جن مين ديوگپت اور مادهو گپت بهت مشهور هين - ديو گپت کو هرش کے بڑے بهائی راجيا وردهن نے قتل کيا اور مادهو گپت ' راجه هرش کا باجگزار بن گيا -

تخت نشینی سے ۵½ سال کے اندر ایک عظیم‌الشان سلطنت قائم کرکے (جو وسعت میں سلطنت گپتا کے برابر تھی) ، ۳۵ سال تک اس اُولوالعزمی اور شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی کہ سلطنت گپتا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا -

چھٹی اور ساتوین صدی عیسوی کی صنعت کے نمونے جو سانچی میں ہیں وہ زیادہ تر متفرق مورتیں ہیں جنکے مفصل حالات عجائب خانہ زیر تعمیر کی تکمیل کے بعد ایک علیحدہ فہرست میں قلمبند کئے جائینگے (۱) - ان میں بھی حالت استغراق کے قدوسی سکون کی وہی شان پائی جاتی ہے جو چوتھی اور پانچوین صدی کے مجسموں کی خصوصیت تھی لیکن متعارفہ حسن ساخت جسکے قائم رکھنے کے لئے پہلے زمانے کے ماہرین فن اہتمام بلیغ کیا کرتے ' ان نمونوں میں نادرالوجود ہے - اور اگرچہ مورتیں خوبصورت اور خوش ادا ہیں لیکن جدت کا فقدان اور تصنع صاف عیان ہے -

---

(۱) اب عجائب‌خانہ مکمل ہوچکا ہے اور جو مورتیں وغیرہ اُس میں رکھی ہیں اُن کی مفصل فہرست بھی مترجم ہذا نے شایع کر دی ہے - (مترجم)

غارهائے اجنٹا میں جو رنگین تصویریں بنی هوئی هیں اُن کے دیکھنے سے معلوم هوتا هی که اِس زمانے کا فن ' نقاشی ' بمقابله ' سنگتراشی ' کے بہت بلند پایه تها اور آرائشی کاموں میں غالباً زیادہ تر رنگین تصاویر هی کا استعمال هوتا تها - افسوس هی که سانچی کی خانقاهوں اور مندروں سے اُن رنگین تصویروں کے نشان بالکل محو هو چکے هیں جو کسی زمانے میں آرائش کیلیئے اُنکی در و دیوار پر بنائی گئی تهیں اور صرف وهی اشخاص ' جو اجنٹا کی شاندار تصاویر کو دیکھ چکے هیں ' اندازہ کر سکتے هیں که ایام سلف میں سانچی کی عمارات موجودہ حالت سے کس قدر مختلف هونگی -

اواخرِ دورِ وُسطی

سنه ۵۲۸ع سے ' جب که اهل هُن نے شکست پائی سنه ۱۰۲۳ع تک جو سلطان محمود غزنوی کے پنجاب پر حمله کرنیکا زمانه هی ' شمالی هند بیرونی حمله آوروں سے بالکل محفوظ رها اور اس اثنا میں جو ترقی یا انحطاط ملک میں هوا اُس کے ذمهدار خود اهل ملک هیں - ان پانچ صدیوں میں مرکزی سلطنت کی ضرورت

محسوس نہین ہوئي جو قومي دشمن کا مقابلہ کرتي ' کثیرالتعداد چھوٹي چھوٹي ریاستون نے بھي کبھی آپس مین اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہ کی ' اور باستثنا ایک بادشاہ کے کوئی ایسا حکمران نہوا جو قرب و جوار کے راجاؤن کو اپنا مطیع و منقاد کرتا - حقیقت مین یہ زمانہ جمود کا زمانہ تھا اور ملک کي تمام قوت خانہ جنگیون مین صرف ہو رھی تھي - اس وقت کے مذھبی اعتقادات اور صنعت مین بھي اس سیاسي کمزوري کا عکس صاف صاف نظر آتا ھی -

مہر بھوج والئي قنوج

جہان تک ھمین معلوم ھی (ان پانچ صدیون مین) صرف مہربھوج والئی قنوج ھي ایسا راجہ تھا جو زمانے کے رنگ سے الگ ھوکر اپنے ھم عصر والیان ریاست پر فوق لے گیا - سنہ ۸۴۰ع اور سنہ ۸۹۰ع کے درمیان اس بادشاہ نے ایک وسیع سلطنت قائم کي جس کي حدود ایک طرف دریاے ستلج اور دوسري طرف صوبہ بہار سے ملی ہوئي تھین - راجہ مہندر پال اور راجہ بھوج ثاني نے (جو مہر بھوج کے بعد تخت پر بیٹھے) اس نئي سلطنت کے شیرازے کو بکھرنے نہ دیا اور نوین صدی عیسوي کے آخر مین مشرقي مالوہ بھي ' جو اسوقت پرمار خاندان کے زیر نگین تھا ' اس

سلطنت میں شامل کر لیا گیا - لیکن دسویں صدی کے ابتدائی عشرات میں قنوج کے پرتھیاروں کی قوت بسرعت زائل ہونے لگی

مالوہ کا پرمار خاندان

اور قیاس یہ ہی کہ جب راجہ مُنج (سنہ ۹۷۴ع تا ۹۹۵ع) نے عنان حکومت ہاتھ میں لی تو مشرقی مالوہ خود مختار ہو چکا تھا اور اس زمانے میں وسط هند کی سب سے مقتدر ریاست وهی شمار هوتی تھی - راجہ مُنج اور اُس کا مشہور بھتیجا راجہ بھوج، جس نے مالوہ میں سنہ ۱۰۱۸ع سے سنہ ۱۰۶۰ع تک حکومت کی، علوم و فنون کے فراخ حوصلہ سرپرست اور خود بھی اعلیٰ پایے کے مصنف تھے - راجہ بھوج کی ایک مشہور یادگار شہر بھوپال کے جنوب مشرق میں بھوجپور کی جھیل تھی جو شاید اس راجہ کے نام کو زمانے تک زندہ رکھتی مگر پندرھویں صدی عیسوی میں ایک اسلامی بادشاہ کے حکم سے اُسکو خشک کروا دیا گیا - راجہ بھوج کی آنکھ بند ہوتے ہی (قریباً سنہ ۱۰۶۰ع) پرماروں کی حکومت کمزور پڑ گئی اور اگرچہ دھار میں وہ کچھ دنوں تک حکمران رہے لیکن مالوہ بارھویں صدی

عیسوی میں انہلواڑہ کے چالوکی راجاؤں کے قبضے میں آگیا (۱) -

انہلواڑہ کا چالوکی خاندان

اس زمانے سے بعد کی تاریخ اس موقعہ پر لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سانچی کی کوئی شاندار عمارت جو بودھ مذہب سے تعلق رکھتی ہو، بارھوین صدی سے بعد کی بنی ہوئی نہیں ہی - غالب گمان یہ ہی کہ بودھ مذہب جو پہلے ہی بہت کچھ ہندو مذہب میں جذب ہو چکا تھا، اس صدی کے قریب وسط ہند سے بالکل معدوم ہوگیا -

اواخر قرون وسطیٰ کی صنعت

سانچی میں اس آخری زمانے کے فن عمارت و سنگتراشی کی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں، چنانچہ جو عمارات مشرقی رقبۂ مرتفع پر واقع ہیں اور جن پر نقشے میں ۴۳ سے ۵۰ تک نمبر دئے ہوئے ہیں وہ سب کی سب اسی زمانے کی یادگار ہیں - انکے علاوہ بے شمار مورتیں اور منبت کاری کے نمونے،

(۱) ممکن ہی کہ مالوہ کچھ عرصے کے لئے پھر پرماروں کے قبضے میں آگیا ہو - اتنا قطعی طور پر معلوم ہی کہ یہ صوبہ راجہ دیوپال (سنہ ۱۲۱۷ع تا سنہ ۱۲۴۰ع) والئے دھار کے قبضے میں رہا -

جو اپني اصلي جگه سے علیحدہ هو چکے هیں ' اور چھوٹے چھوٹے نذر دئے هوئے ستوپے بھی اسي زمانے سے تعلق رکھتے هیں - ان نمونوں سے ظاهر هوتا هی که اهل بودھ کي صنعت اور اونکا مذهب دونوں بسرعت زوال پذیر هو رهے تھے ' چنانچه مندر نمبر ۴۵ کے معاینه سے ' جو اس زمانے کي نهایت شاندار عمارت هی ' یه بات صاف نظر اتي هی که گیارھویں صدي عیسوي سے بل هي هندو مذهب اور خصوصاً تنتري عقائد نے بودھ مذهب پر کس قدر گهرا اثر ڈالا تھا - علاوہ ازیں اس مندر کے طرز تعمیر سے اوس فرق کا بھي اندازہ هوتا هی جو اُس زمانے کي عمارات اور عهد گپتا کے طرز تعمیر میں نمایاں هی -

اواخر قرون وُسطیٰ کے فن تعمیر میں شان و شوکت اور نمائش و آرایش کی طرف بہت میلان پایا جاتا هی لیکن جتنا طمطراق بڑھا اُسي قدر اصلي حُسن میں کمي آگئي - پیکر یا عمارت میں آرائشي عنصر کا موزوں اور مناسب طریقے سے استعمال کرنا عهد گپتا کي صنعت کا خاص کمال تھا جو قرون وسطیٰ کے اواخر میں بالکل معدوم هوگیا - آرائش کی جانب طبعي میلان کو عهد گپتا کے صناعوں نے اپني عقل سلیم کے

زور سے قابو میں رکھا تھا ' لیکن اس زمانے میں وہ قابو
میں نرها اور آرائش کا استعمال جا و بیجا ہونے لگا
جس کا نتیجه یه هوا که اجزا کا باهمی اتصال اور
موزونیت مفقود هوگئی ' کندہ کاری کا زور اور لوچ
جاتا رها ' اور مذهبی مجسمے محض بیجان اور سب ایک
هی نمونے کی نقل نظر آنے لگے ' گویا وہ پتھر کے
پُتلے تھے جن میں نه اعضاء کا تناسب تھا نه روحانیت
کی جھلک ۔

سانچی بزمانۂ حال

تیرھویں صدی عیسوی کے بعد سانچی ویران و غیر آباد
هوگئی - شہر ودیشا اس سے بہت پہلے عہد گپتا
هی میں تباہ هوچکا تھا اور اوسکی جگه بھیلسه (اصلی
نام - بھیلسوامن) آباد هوگیا تھا - اس نئے شہر کا
ذکر اسلامی بادشاہوں کی تاریخ میں بار بار آتا هی
چنانچه اونکی فتوحات کے دوران میں یه شہر تین بار لٹا
اور چوتھی مرتبه عہد عالمگیری میں اسکے مندر بھی
مسمار کئے گئے (۱) - لیکن سانچی کے آثار ' باوجودیکه

(۱) فاضل مصنف نے اس بیان کی تائید میں کسی کتاب
کا حواله نہیں دیا - میں نے مآثر عالمگیری (مستعد خان ساقی) '

بهیلسه سے صرف پانچ میل ایک بلند پہاڑي کي چوٹي پر واقع تھے ' تباهی سے محفوظ رهے اور سنه ۱۸۱۸ع مین جب جنرل ٹیلر (Taylor) یہان آئے تو عمارات بظاهر اچھي حالت مین تھین :— ستوپۂ کلان کے تین دروازے بجنسه قائم تھے اور جنوبي پھاٹک کے شکسته حصے جہان گرے تھے رهین پڑے تھے ' بڑا گنبد صحیح و سالم تھا اور بالائی کٹھرے کا ایک حصه اپنی اصلی جگه پر قائم تھا ' ستوپہائے نمبر ۲ و ۳ اچھی حالت مین تھے ' اور ستوپه نمبر ۲ کے قریب علاوه اور عمارتون کے آٹھ ستوپون کے آثار باقي تھے جن کي عام حالت کے متعلق اب کوئي تحریر موجود نہین هی (۱) -

ان شاندار عمارتون کی خوبصورتی اور نرالی طرز نے اهل ذوق کی توجه فوراً اپنی طرف منعطف کرلی

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

منتخب اللباب مصنفه خوافی خان اور پروفیسر جادو ناتھ سرکار کی تاریخ " اورنگزیب " مین بہت تلاش کیا مگر بهیلسه کي تباهي یا اس کے مندرون کے مسمار هونے کا حال کہین نہین ملا - (مترجم)

(۱) سنه ۱۸۱۸ع سے بعد کی تاریخ برجس صاحب کے مضمون " سانچي کاکاکھیڑ ے کا بڑا ستوپه " (مطبوعه جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي لندن بابت ماه جنوري سنه ۱۹۰۲ع - صفحات ۲۹ تا ۴۵) مین دي هوئي هی -

اور سنہ ۱۸۱۹ع کے بعد سانچی کے فن تعمیر و سنگتراشی کے متعلق بہت سے مضمون لکھے گئے اور کئی مستقل کتابیں طبع ہوئیں جن میں نقشے اور فوٹو بھی شامل ہیں - لیکن افسوس ہی کہ ان تحریروں میں مولفین کے عجیب و غریب خیالات کے علاوہ بہت سی غلط بیانیاں بھی موجود ہیں - مستقل کتابوں کے سلسلے میں کنگھم صاحب کی بھیلسہ ٹوپس (۱) میسی کی سانچی اینڈ اٹس ریمینز (۲) ، اور فرگسن کی ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ (۳) بہت مشہور ہیں -

لیکن ان آثار کے دریافت ہونیکے بعد جب ان کے حالات شائع ہوئے تو سارے ملک میں ایک عام شوق ان کے متعلق پیدا ہوگیا ، اور افسوس ہی کہ یہ شوق ان عمارات کے حق میں نہایت تباہ کن ثابت ہوا - سانچی آثار قدیمہ کے ناتجربہ‌کار شائقین اور خزانہ ڈھونڈنے والے بوالہوسوں کا تختۂ مشق بن گئی جنہوں نے دبے ہوئے

(۱) Cunningham - *The Bhilsa Topes*

(۲) Maisey - *Sanchi and its Remains*

(۳) Fergusson - *Tree and Serpent Worship*

آثار عتيقه كى تلاش مين يا دولت كي طمع سے عمارات كو ناقابل تلافي نقصان پهنچايا -

سنه ۱۸۲۲ع مين كپتان جانسن نے ' جو بهوپال مين نائب پولیٹکل ايجنت تهے ' بڑے ستوپے كو ايک جانب اوپر سے نيچے تک كهود كر اوس مين بهت بڑا شگاف كرديا جس سے ستوپے كي عمارت كو بعد مين شديد نقصان پهنچا اور مغربي پهاٹک اور فرشي كٹهرے كے قريبي حصے بالكل گرگئے -

ستوپه هائے نمبر ۲ و ۳ كي بربادي بهي شايد انهي ناعاقبت انديش صاحب كي كهدائي كي وجه سے هوئي ' كيونكه پہلے يه دونون ستوپے نہايت عمده حالت مين تهے -

سنه ۱۸۵۱ع مين جب ميجر جنرل سر اليگزينڈر كننگهم ' اور كپتان ايف - سي - ميسى نے بهي چند عمارات كے اندر كهدائي كروائي ' تو غير مناسب عجلت اور لاپرواهي سے كام ليا - لهذا سانچي كي تباهي كي ذمه‌داري ايک حد تک اونپر بهي عائد هوتي هى - اور اگرچه ستوپهائے نمبر ۲ و ۳ كے اندر سے انهين قابل قدر " تبركات " كي ڈبيان دستياب

هوئین (۱) لیکن آنکی کهدائی سے جو نقصان عمارت کو پهنچا اُس کی تلافي ڈبیون کے ملنے سے هرگز نهین هوئي خصوصاً اس لئے که بعد میں وہ ڈبیان بهی گم هو گئین -

باوجود اس قدر سرق کے ' اس طویل زمانے میں ان بے مثل عمارات کی مرمت اور درستي کا خیال ' کسي کے دل میں نه گذرا - که وہ آیندہ نسلون ایلئے محفوظ هو جاوین '

سنه ۱۸۶۹ع میں نیپولین ثالث شهنشاہ فرانس نے فرمانروائے ریاست بهوپال سے سانچی کے ایک منقش پهاٹک کی خواهش کی - اس کا نتیجه یه هوا که ریاست بهوپال اور سرکار هند کے باهمی مشورے سے مشرقي پهاٹک کے چند مثنے (cast) طیار هوئے اور یورپ کے مشہور عجائب خانون میں بهیجے گئے -

آخر کار سنه ۱۸۸۱ع میں جب گرد و نواح کے دیهات کي دستبرد ' اور روز افزون جنگلي جهاڑیون نے عمارات کي حالت کو اور بهي تباہ کردیا تو سرکار هند کو انکي حفاظت و صیانت کا خیال پیدا هوا - چنانچه اُسي سال

(۱) دیکهو صفحات ۱۷۰ و ۲۶۵ - ۲۶۶

E

ميجر كول نے جو أسوقت آثار قديمۂ هند كے ناظم تھے ' پهاڑي كے بالائي حصے كو جنگل اور خود رو نباتات سے صاف كيا اور اُس بڑے شگاف كو بهرا جو ساٹھ سال قبل كپتان جانسن نے ستوپۂ كلاں كے وسط ميں كرديا تھا - اس مرمت اور صفائي كے بعد ميجر كول نے دو سال كے عرصے ميں سركار هند كے خرچ سے ' جنوبي اور مغربي پهاٹكوں كو جو گرچكے تھے دوبارہ قائم كيا اور ستوپه نمبر ۳ كے سامنے جو چھوٹا پهاٹك هى اُسكو بهي دوبارہ نصب كيا -

ليكن باقى عمارات كي مرمت كے متعلق ' جو رفته رفته منهدم هوتي جارهي تهيں ' ميجر موصوف نے كوئي كوشش نه كي ' نه اُنكو يه خيال پيدا هوا كه وه خانقاهيں ' مندر اور مكانات ' جو ستوپه كلاں كے گرد ملبے كے ڈهيروں كے نيچے دبے هوئے تھے ' كهود كر برآمد كئے جاليں ' اور نه اُنكي توجه اُن صدها مجسموں اور كتبوں كي حفاظت كي جانب مبذول هوئى جو عمارات كے آس پاس جابجا پڑے هوئے تھے -

يه سب كام ' جن كي تعميل كے لئے پيشتر كى تمام تدابير كي نسبت بہت زيادہ وقت اور سامان كي

ضرورت تهي ' صحیح کرنے پڑے هیں اور سنه ۱۹۱۲ع سے ' جبکه میں نے سانچي کے کام کو هاته میں لیا ' پانچ سال کے عرصے میں جو اب تک منقضي هوچکا هی ' یہاں کي کهدائی صفائي اور مرمت نہایت احتیاط ' ضابطه اور سرگرمی سے انجام پا رهي هی -

میرے کام شروع کرنیسے قبل پہاڑي پر صرف ستوپه کلاں اور چند اور عمارات کے نشان نظر آتے تهے جنکو نقشه (پلیٹ ۱۵) میں آڑي لکیروں سے دکهایا گیا هی (۱) - باقي تمام عمارتیں ملبے کے اونچے اونچے انباروں یا جنگل کي گنجان جهاڑیوں میں ایسی چهپي هوئی تهیں که اُن کے وجود کا گمان بهی نه هوتا تها - اس لئے سب سے پہلے میدان سے اس جنگل کو صاف کیا گیا - بعد ازاں ستوپه کلاں کے جنوب اور مشرق میں ' جہاں صاف نظر آتا تها که چٹان کی اصلی سطح کے اوپر ملبے کا بہت بڑا انبار پڑا هی ' کهدائی کروائی گئي که وہ عمارتیں اور قدیم چیزیں جو ملبہ کے نیچے دبي هوئي

---

(۱) جو عمارات نئي کهدائي کے اثناء میں برآمد هوئي هیں اُن کو سیاہ دکهایا گیا هی -

هون برآمد هو جائین - اس کهدائی مین عمارات برآمد هونے کے لحاظ سے امید سے زیاده کامیابی هوئی - جو مکانات جنوبی رقبه مین برآمد هوئے هین انمین سے اکثر کی بنیادین چٹان پر قائم هین ' لیکن مشرقی حصے کی عمارتین سب سے آخری زمانے کی بنی هوئی هین اور اس لئے انکی بنیادین بهی چٹان کی سطح سے بہت اوپر هین اور انکے نیچے اور بہت - قدیم مکانات کے آثار دبے هوئے هین -

مشرقی حصے مین میں نے صرف بالائی عمارات کو آشکار کرنے پر قناعت کی هی اور آثار زیرین کو آینده محققین کی کدالون کے لئے چهوڑ دیا هے - چند مقامات پر جو مین نے کهدائی کراکے دیکها تو مجهے معلوم هوا که زیرین عمارات زیاده تر خانقاهین هین اور انکی وضع قطع ان خانقاهون سے مشابه هی جو جنوبی رقبے سے برآمد هوئی هین - اس لئے اگر یه آثار زیرین کهدواکر برآمد بهی کروا لئے جائین تو سانچی کی عمارات کے متعلق همارے معلومات مین کوئی مفید اضافه نه کرینگے -

تیسرا کام میرے تعلق یہ تھا کہ جہانتک عملاً ممکن ہو عمارات کی نہایت مکمل اور پختہ مرمت ہوجائے - اس باب میں مجھے بہت سے مشکل کام کرنے پڑے لیکن ان میں سب سے اہم کام جنکی تکمیل میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آئیں ، حسب ذیل ہیں :—

(۱) ستوپہ کلاں کے جنوب مغربی حصے کو توڑ کر دوبارہ بنوایا گیا - اس لئے کہ اس حصے کے گرنے کا ہر وقت خطرہ تھا اور اس کے گرنے سے جنوبی اور مغربی پھاٹکوں اور انکے بیچ کے کٹہرے کے گرنے کا بھی اندیشہ تھا -

(۲) مندر نمبر ۱۸ کی مرمت کی گئی - اس عمارت کے بھاری بھاری ستون عمودی خط سے ہٹ کر خطرناک طور پر مختلف اطراف میں جھک گئے تھے - ان ستونوں کو سیدھا کرکے مضبوط بنیادوں پر قائم کردیا گیا - اور

(۳) مندر نمبر ۴۵ کی پورے طور سے مرمت کی گئی - یہ مندر شکستگی کی آخری منزل

پر پہنچ چکا تھا اور دیکھنے والوں کے لئے ہر وقت خطرے کا باعث تھا -

ان کاموں کے علاوہ چند اور کام بھی بالخصوص قابل ذکر ہیں مثلاً :—

(۱) اُس طویل پشتے کی دیوار کو از سرنو تعمیر کیا گیا جو وسطی اور شرقی رقبوں کے درمیان واقع ہے -

(۲) ستوپہ نمبر ۳ کے گنبد، بالائی چھتری اور کٹہروں کو دوبارہ بنایا گیا -

(۳) مندر نمبر ۱۷، ۳۰، ر ۳۲ کی مرمت ہوئی اور انپر نئی چھتیں ڈالی گئیں -

(۴) ستوپہ کلاں کے اطراف سے پانی کے اخراج کا مناسب انتظام کیا گیا اور قدیم شکستہ فرش کی تجدید کی گئی -

(۵) تمام بدنما نشیب و فراز دور کئے گئے اور میدان کی صفائی اور درستی کے بعد آرائش کے خیال سے گھاس کے تختے، خوشنما درخت اور پھولدار بیلیں لگائی گئیں -

اخیر میں صرف اُن بے شمار قدیم چیزوں (یعنی مجسموں، کتبوں، شکستہ عمارتی پتھروں وغیرہ) کی حفاظت و صیانت کا سوال رہ گیا جو عمارات کے قریب جابجا کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی تہیں - انکے واسطے ایک مختصر، مگر ضرورت کے لحاظ سے معقول، عجائب خانہ تعمیر ہو رہا ہی جس میں سنگتراشی کے نمونے، کتبے، مجسمے، اور شکستہ عمارتی اجزا قاعدے سے سجا کر اُنکی ایک مشرح فہرست مرتب کی جائیگی - عجائب خانے کے ایک کمرے میں نقشے، فوٹو اور کتابیں وغیرہ بھی رکھی جائینگی جن کی مدد سے سیاحوں کو اِن بے نظیر آثار کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سہولت ہوگی (۱) -

---

(۱) عجائب خانے کی تعمیر اب مکمل ہوچکی ہی اور جو کتبے اور مورتیں وغیرہ اس میں رکھی گئی ہیں اُن کی مفصل با تصویر فہرست مترجم ہذا نے انگریزی زبان میں شایع کی ہی - (مترجم)

باب ۳

ستوپۂ کلان (۱)

گذشته باب کے مطالعه سے ناظرین کو سانچی کے
آثار قدیمه کی تاریخ اور اُنکی صنعت اور طرز تعمیر

---

(۱) ستوپه کی ابتدا بلا شبه اُن قدیم قبرون سے هی جو مٹی کے نیم کروی ٹیلوں کی شکل مین بنالی جاتی تهین - لیکن بوده مذهب کے پیرو ستوپون کو جو بدهه یا بوده مذهب کے کسی بزرگ شخص کے "آثار" یا تبرکات (یعنی سوخته لاش کی راکه ، دانت ، هڈی وغیره) کی حفاظت کے لئے بنایا کرتے اور بعض صورتون مین مقدس مقامات کی نشان دهی کے لئے بهی تعمیر کیا کرتے - کسی ستوپے کی بیرونی حالت سے یه معلوم کرنا ناممکن هی که اسکے اندر "آثار" مدفون هین یا نهین بوده مذهب مین ستوپے کا بنوانا ایسا کارخیر سمجها جاتا هی که اسکے انجام دینے سے بنوانے والا منزل نجات کے قریب پهنچ جاتا هی -

لفظ ٹوپ (بمعنی ستوپه) اصل مین هندوستان کے انگریزون کا بگاڑا هوا هی اور پراکرت زبان کے لفظ ٹهوپ سے مشتق معلوم هوتا هی - برما مین ستوپے کو عموماً پگوڈا اور سیلون مین ڈاگبه کهتے هین - ڈاگبه سنگهالی زبان کا مرکب لفظ هی

کي نوعیت سے نیز اُن تدابیر سے جو گذشته چند سال
میں ان عمارات کي تحقیق و تحفظ کے متعلق اختیار
کی گئیں کافی آگاهی حاصل هو چکي هی - اب هم
اِن عمارات کے تفصیلی حالات بیان کرتے هیں -

ستوپهٔ کلاں کي عمارت - اسکي کیفیت اور تاریخ

ستوپهٔ کلاں (نقشه پلیٹ نمبر ۱ - Plate I.)
کی موجودہ صورت کو یوں سمجھئے که نصف کرّہ کی
شکل کا ایک گنبد (انڈا - अंड) هی جسکي چوٹي
پر ایک چوکھٹے کے اوپر تین چھتریاں قائم هیں ' نیچے کے
حصے میں ستوپے کے چاروں طرف ایک بلند چبوترہ
(میدھي - मेधी) هی جو قدیم زمانے میں طوف گاہ
(پردکھنا - प्रदक्षिणा पथ) کا کام دیتا تها ' چبوترے
پر چڑھنے کے لئے جنوبی جانب ایک بلند دوهرا زینه

[سلسه فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

جو دھاتو بمعني ' آثار '' اور گربهه بمعنی '' ظرف '' سے مل کر
بنا هی - سوال میں ستوپے کو چیتیا کہتے هیں جو ابتدا میں '
لفظ ستوپه کي طرح ' مٹي کے تودے یا ٹیلے (چِتا) هی کے
معنی دیتا تها - لیکن بعد میں هرقسم کی متبرک عمارت کے لئے
استعمال هونے لگا -

سانچي کے نواح میں ستوپے کو بهیٹا (بمعنی ٹیله یا ڈهیر)
اور ستوپه کلاں کو '' ساس بہو کا بهیٹا '' کہتے هیں -

(سوپان - सोपान) هی ' ستوپے کے گرد سطح زمین کے برابر ایک اور طواف گاہ هی جسکے گرد ایک بھاري کٹہرہ (ویدکا - वेदिका) لگا هوا هی ' اس کٹہرے کي وضع بالکل سادہ هی اور اسپر کسي قسم کا آرائشي کام نہیں هی ' نیچے والے پردکھنا میں داخل هونے کے لئے چاروں طرف چار دروازے هیں جو گویا کٹہرے کو چار مساوي حصوں میں تقسیم کرتے هیں ' هر دروازے کے سامنے ایک بڑا پھاٹک (تورنا - तोरण) هی جس کے اندروني اور بیروني دونوں رخوں پر نہایت دل کھول کر صنعت کاري کي گئي هی -

اب تک عام طور پر یہ خیال تھا کہ ستوپہ کلاں کي موجودہ عمارت راجہ اشوک کے زمانے کي بني هوئي اور اُس لاٹھ کي هم عصر هی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - اسکے علاوہ یہ بھي خیال کیا جاتا تھا کہ فرشي کٹہرہ قریب قریب ستوپے کے ساتھ هي بنا تھا اور منقش پھاٹک دوسري صدي قبل مسیح کے دوران میں بنائے گئے تھے -

عہد اشوک کا خشتي ستوپہ

یہ قیاسات اب غلط ثابت هوچکے هیں اور حقیقت یہ هی کہ اصلي ستوپہ ' جو راجہ اشوک نے لاٹھ کے

ساتھہ ھي تعمیر کروایا تھا ' جسامت میں موجودہ ستوپے سے قریباً آدھا اور اینٹ کا بنا ھوا تھا - قریباً ایک صدي بعد اُسکے اوپر پتھر کي چنائي کا غلاف چڑھایا گیا جس سے اُس کا دور بڑھکر موجودہ جسامت کو پہنچ گیا - غلافي چنائي کے ساتھ ھي ستوپے کے اطراف میں کٹہرہ بھي قائم کیا گیا لیکن منقش پھاٹک اول صدي قبل مسیح کے نصف ثاني سے پہلے تعمیر نہیں ھوئے (۱) -

قدیم خشتي ستوپے کي ھیئت و ساخت کے متعلق صرف اس قدر معلوم ھی کہ جو اینٹیں اُس میں لگی ھوئي تھیں وہ سولہ انچ لمبي ' دس انچ چوڑي اور تین انچ موٹي تھیں ' یعني ناپ میں اُن اینٹوں کے مماثل تھیں جو عہد موریا کي اور عمارات میں پائي جاتي ھیں - علاوہ بریں یہ بھي قرین قیاس ھی کہ ستوپۂ مذکور قریباً نیم کروي شکل کا تھا ' اُسکے چارونطرف ایک بلند چبوترہ تھا اور چوٹي پر کٹہرہ اور چھتري تھي - پہاڑي کي سطح مرتفع سے ملبے کي صفائي کے اثنا میں پتھر کي چھتري کے چند ٹکڑے

(۱) ستوپہ کلاں کي مفصل تاریخ کے لئے دیکھو مصنف کا مضمون مندرجہ آرکیالوجیکل سروے رپورٹ بابت سال ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ع صفحات ۲ تا ۹ -

برآمد ہوئے ہیں جو غالباً قدیم ستوپے کی چھتری ہی کے حصے ہیں - ان ٹکڑوں کے زیریں رخ پر نہایت نفیس ابھروان دھاریان بنی ہوئی ہیں جو عام چھتریوں کی تیلیوں سے مشابہ ہیں اور عہد موریا کی سنگتراشی کی اس لطیف و دلپذیر اصابت اور حسن ساخت کو یاد دلاتی ہیں جس سے بہتر کام آج تک کسی اور ملک کی سنگتراشی میں نہیں ہوا -

سنگی رزکار کا اضافہ - سنہ ۱۵۰ تا سنہ ۱۰۰ قبل مسیح

سنگی رزکار کے اضافہ کے بعد ستوپے کا قطر ایک سو بیس فیٹ سے کچھ زیادہ اور بلندی چوّن فیٹ کے قریب ہو گئی (۱) رزکار کی چنائی جس طریقے سے عمل میں آئی وہ بہت سیدھا سادہ تھا یعنی خشتی ستوپے کے گرد کچھ جگہ خالی چھوڑ کر ایک گول دیوار چن دی گئی اور دوران تعمیر میں جُون جُون دیوار اونچی ہوتی گئی، ستوپے اور دیوار کے درمیانی خلا میں بھاری بھاری ناتراشیدہ پتھروں کی بھرائی ہوتے گئے - ہم آگے چل کر بیان کرینگے کہ بعینہ یہی تدبیر مندر نمبر ۴۰ کی توسیع میں بھی اختیار

(۱) ستوپے کی توسیع کے لئے اوسکے گرد چنائی کا ایک دبا زیادہ غلاف چڑھانے کو پالی زبان میں اچھادنا (अच्छादन) کہتے ہیں -

PLATE II.



ELEVATION OF GREAT STUPA FROM SOUTH (RESTORED).

کي گئي جسکے روکار کي چنائي قریب قریب اسي
زمانے مین عمل مین آئي -

بعض مصنفین نے ستوپه کلان کے متعلق لکھا هی
که " ایک بلند چبوترے کے اوپر نیم کروی گنبد بنا هوا
هی " - اس بیان سے یه غلط فهمی پیدا هوتي
هی که شاید چبوتره پہلے تعمیر هوا اور بعد مین آسکے
اوپر گنبد بنایا گیا ' حالانکه حقیقت مین پہلے گنبد
تعمیر هوا جسکے پہلو سطح زمین سے ملے هوئے هین
اور اطراف کا چبوتره بعد مین بنا اور دونون کي چنائی
کو باهم وصل نهین کیا گیا - گنبد اور چبوترے کي اس
پتھر کي چنائي پر کچھ کی خوب موتي لپائي اوسکے بعد
مین اوپر عمده باریک چونے کي استر کاري کردي
گئي - ممکن هی که استرکاري کے اوپر چونے کے کام
کي گلکاري شاخین کهونٹیان بنا کر اُن مین پھولون کے هار
اور گجرے آویزان کئے گئے هون اور خوبصورتي کے لئے
جابجا سنهرے اور دوسرے رنگون سے رنگ آمیزي بھي
کي گئي هو - کچھ کي لپائي کا اکثر حصه گنبد کے تین
جانب ابتک موجود هی لیکن جب کپتان جانسن نے
سنه ۱۸۲۲ع مین ستوپے مین شگاف دیا تو چوتھي
جانب یعني جنوب مغربي حصے کا پلستر ضائع هوگیا -

(Fergusson) صاحب نے اس زمانے کا اندازہ " ایک صدي یا اس سے بھی کچھ زیادہ " کیا ھی ' لیکن یہ اندازہ بہت زیادہ معلوم ھوتا ھی کیونکہ ودیشا میں ' جو اُس وقت بہت بڑا شہر تھا ' بودھ مذھب کے پیرروں کي بکثرت آمد و رفت ھوگی اور وھاں سے جاتری ان متبرک عمارات کی زیارت کو آتے ھونگے - لہذا یہ قیاس قرین عقل معلوم ھوتا ھی کہ کٹہرۂ مذکور فرگسن صاحب کی تخمینی مدت کے نصف ھی عرصے میں طیار ھو گیا ھو -

یہ کٹہرہ سراسر پتھر کا بنا ھوا ھی لیکن اسکا نقشہ صریحاً چوبی کٹہرے سے نقل کیا گیا ھی ' اور یہ بات قابل غور ھی کہ ستونوں کے پتھروں کے جوڑ بجائے سیدھے تراشنے کے ترچھے کاٹے گئے ھیں جو لکڑي کی تراش کی خصوصیت ھی - حقیقت یہ ھی کہ جس زمانے میں یہ کٹہرہ قائم کیا گیا ' اُسوقت ھندوستان کی عمارتیں زیادہ تر لکڑي ھی کی ھوا کرتي تھیں ' اور یہي وجہ ھی کہ اُسوقت کی تمام سنگی عمارات میں چوبی طرز تعمیر کا اثر پایا جاتا ھی -

عہد گپتا کے کتبے

بہت سے مختصر " نذري " کتبوں کے علاوہ ' جو

قدیم براهمی رسم خط مین اس کٹہرے پر جا بجا کندہ هین ، دو دلچسپ کتبے عہد گپتا کے بھی موجود هین - ان مین جو زیادہ قدیم هی وہ مشرقی پھاٹک کے جنوب کو ستونون کی دوسری قطار مین بالای پٹری کے بیرونی رخ پر کندہ هی اور سنہ ۹۳ گپتائی (مطابق سنہ ۴۱۲ - ۴۱۳ عیسوی) کا تحریر شدہ هی - اس کا ذکر هم پہلے بھی صفحہ ۴۵ پر چندر گپت ثانی کی فتح مالوہ کے ضمن مین کر چکے هین - دوسرا کتبہ مذکورہ بالا کتبے کے قریب هی ستونون کی چوتھی قطار مین بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کھدا هوا هی - یہ سنہ ۱۳۱ گپتائی (مطابق ۴۵۰ - ۴۵۱ عیسوی) کا هی اور اس مین لکھا هی کہ " هرس وامنی نام ایک اپاسکا (उपासिका) یعنی دنیادار معتقد نے خانقاہ کا کناد بوٹ کی آریاشنگھا (پاکیزہ مذهبی جماعت) کو " جواهر خانہ " مین اور اس مقام پر جہان چار بدھون کی مورتین رکھی هین ، (یعنی ستوپے کے پردکھنا یا طواف گاہ زیرین مین) ، روشنی کرنے اور روزانہ بودھ مذهب کے ایک تارک الدنیا فقیر (بھکشو भिक्षु) کو کھانا کھلانے کے لئے کچھ رقمین عطا کین " -

پردکشنا یا طواف‌گاہ زیریں

کٹہرے کے اندر طواف‌گاہ میں پتھر کی بڑی بڑی سلوں کا فرش ہے جنپر اُن اشخاص کے نام کندہ ہیں جنکی طرف سے وہ سلیں مِنّت یا نذرانے کے طور پر بچھائی گئی تھیں - اس طواف‌گاہ میں اور نیز اُس چبوترے پر جو ستوپے کے گنبد کے گرد بنا ہوا ہے بودھ مذہب کے تارک‌الدنیا درویش اور دنیادار معتقد چکر لگاتے تھے اور طواف کے وقت ستوپے کو ہمیشہ اپنے داہنی جانب رکھتے تھے (۱) -

زینے اور چبوترے کے کٹہرے

ستوپے کی عمارت میں تیسرا اضافہ اُس کٹہرے کی صورت میں ہوا جو چبوترے کے گرد اور زینے کے پہلوؤں میں بنایا گیا - یہ کٹہرہ فرشی کٹہرے کی نسبت چھوٹا ہے لیکن اِسکی ساخت بہت نفیس ہے اور اسکے ستونوں پر سنگتراشی کا کام بھی آرائش کے لئے کیا گیا ہے - سیڑھیوں کے نیچے کے سروں پر شروع کے دو ستون اور ستونوں کی نسبت زیادہ لمبے ہیں کیونکہ مضبوطی کی خاطر اُنکے زیریں حصے حاشیے کے پتھروں میں سے نکال کر طواف‌گاہ کے فرش سے بھی کسی قدر

(۱) اہل بودھ عموماً ستوپے یا کسی متبرک عمارت کے گرد تین بار طواف کرتے ہیں ، لیکن بعض دفعہ سات ، چودہ ، یا زیادہ یہاں تک کہ ۱۰۸ مرتبہ طواف کرنے کی بھی مِنّت مانتے ہیں -

نیچے زمین میں قائم کئے گئے ھیں - علاوہ ازیں آنکے تین رخوں پر منبت‌کاری کا نہایت پرتکلف کام ھی - باقی ستونوں کو حاشیے کے پتھروں میں چولوں کے ذریعے سے جما کر قائم کیا گیا ھی اور آنکے بیرونی رخ پر پورے یا نصف گول تمغوں (پری‌چکروں - **परिचक्राणि**) کی شکل کی منبت کاری ھی جن میں کنول یا دوسری اقسام کے پھولوں یا جانوروں کی تصویریں بنی ھوئی ھیں - انکے اندرونی رخ بالکل سادہ ھیں ، صرف بالائی اور زیرین حصوں میں نصف دائروں کی شکلیں بنا دی گئی ھیں مگر دائروں میں کسی قسم کی منبت‌کاری نہیں ھی (۱) -

(۱) اسوقت تک اس کٹہرے کے ۷۳۰ ٹکڑے دستیاب ھوے ھیں جنکی تفصیل حسب ذیل ھی :—

(الف) زینے اور چاندے کے کٹہرے کے ٹکڑے :—

حاشیے کے پتھر	۲۱
ستون . . .	۴۵
پنڑیاں	۳۸
منڈیر کے پتھر . . .	۱۳

(ب) چبوترے کے کٹہرے کے اجزاء :—

حاشیے کے پتھر . . .	۳۷
ستون	۲۴۰
پنڑیاں	۱۹۹
منڈیر کے پتھر . . .	۱۳۷

[انگریزی رھنما کے شائع ھونیکے بعد یہ دونوں کٹہرے اضافہ جدید کے ساتھ اپنی اصلی جگہ پر قائم کردئے گئے ھیں - مترجم]

باب ۴

ستوپه کلان کے پہاٹک وغیرہ

پہاٹکون کي تاریخي ترتیب اور کیفیت

ستوپه کلان کي عمارت پر آخري اضافه ' جس نے اسکي شان و شوکت میں اور چار چاند لگا دئے اُن چار منقش پہاٹکون (تورنا - तोरण) کی شکل میں هوا جو جہات اربعه میں فرشی کٹہرے کے چارون دروازون کے سامنے قائم هیں اور اُسکي چارون قوسون کو ایك دوسرے سے ملاتے هیں - ان پہاٹکون کی پرتکلف آرائش ستوپے کي عمارت کی سادگی اور سنگیني کے مقابلے میں عجب بہار دکھاتي هی - ان میں سب سے پہلے جنوبی پہاٹک بنایا گیا تھا جو زینے کے سامنے هی ' اُسکے بعد علی الترتیب شمالی ' مشرقي اور مغربی پہاٹک تعمیر ہوئے جنکے تقدم و تاخر کا ثبوت اُن کي صنعت کاري کی شان اور نیز فرشي کٹہرے کے اُن حصون کی طرز ساخت سے ملتا هی جو پہاٹکون کي تعمیر کے وقت اضافه کئے گئے تھے (۱) لیکن جنوبي اور مغربي پہاٹکون

---

(۱) فرشي کٹہرے کی بناء کے وقت اُسکے چارون دروازون کے سامنے کٹہرے کا ایک ایک ضلع بڑھاکر پردہ سا بنا دیا گیا تھا جیسے

کي تعمیر کے درمیان غالباً تیس چالیس سال سے زیادہ وقفہ نہ گذرا ہوگا ' کیونکہ مغربي پھاٹک کا دایان ستون اور جنوبي پھاٹک کا درمیانی شہتیر دونون بظاہر ایک ہی شخص آیاحُوت کے شاگرد بالامترا کے بنوائے ہوئے ہیں *

یہ چارون پھاٹک ایک ہي وضع کے ہین اور اگرچہ سراسر پتھر کے بنے ہوئے ہین مگر انکی ساخت مین

[فوت نوٹ بہ سلسلہ صفحہ گذشتہ]

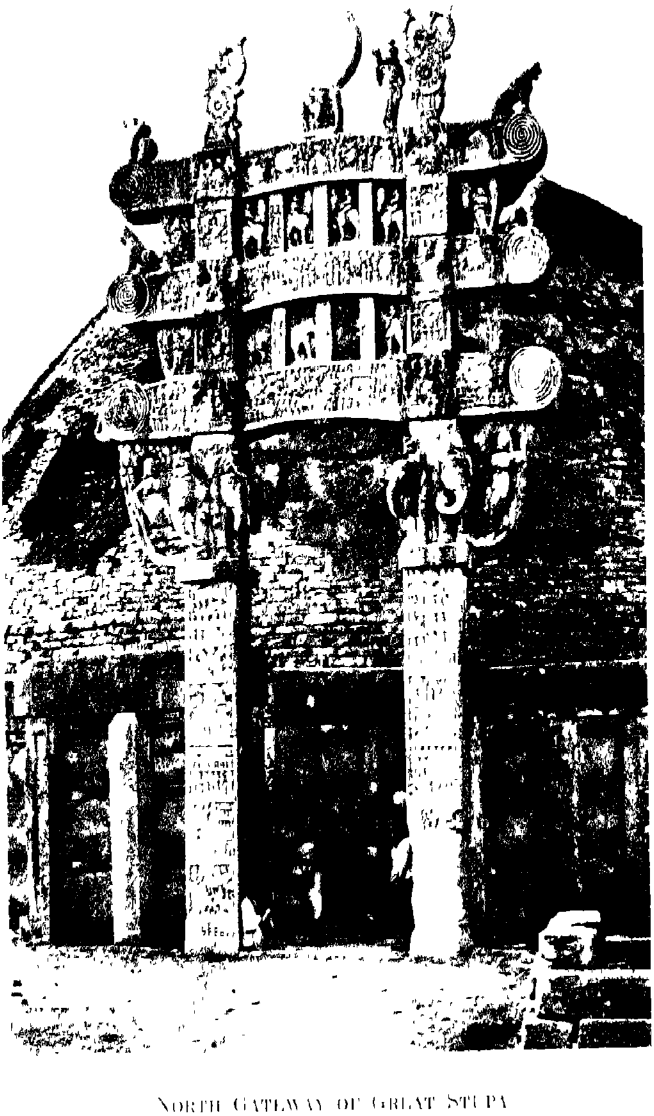
شہرون کے دروازون کے سامنے گھونگٹ کی دیوار ہوتی ہی - اسطرح ان دروازون مین سامنے سے داخل نہین ہوسکتے تھے بلکہ ایک پہلو سے آنا پڑتا تھا - لیکن جب پھاٹکون کی تعمیر کي نوبت آئي تو اُن کو اسطرح کٹہرے کے ایک جانب بنا دینا مناسب نہ سمجھکر نئے نئے ستون اور قائم کرکے کٹہرے کو باہر کی طرف بڑھا لیا گیا اور پہلے دروازون سے زاویۂ قائمہ بناتا ہوا الگ ایک اور دروازہ بنایا گیا - ان نئے ستونون کو بغور دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ شمالي اور جنوبی دروازون کي تعمیر کے وقت کٹہرے کے جو حصے بڑھائے گئے وہ ہر بات مین قدیم کٹہرے سے مشابہ ہین یعني ستونون کا طول و عرض اور اُنکی تراش خراش بجنسہ قدیم ستونون کي سی ہی - برخلاف اسکے کٹہرے کے وہ حصے جو شرقي اور غربي دروازون کے قریب ہین انکي بندش اور ساخت مین زیادہ احتیاط سے کام نہین لیا گیا - بلکہ ستونون کا ارتفاع بھي قدیم ستونون سے کچھ کم ہی اور اُنکے پہلو بھي کسي قدر مقعر ترشے ہوے ہین -

چوبی طرز کا زیادہ تتبع کیا گیا ھی - تعجب تو یہ ھی کہ یہ پھاٹک ھرچند کہ سنگی تعمیر کے اصول کے خلاف بنائے گئے ھیں تاھم قریباً دو ھزار سال گذرنے کے بعد اب تک نہایت اچھی حالت میں قائم ھیں - انمیں شمالی پھاٹک کی حالت نسبتہً سب سے بہتر ھی (دیکھو نقشہ پلیت ۳ - Plate III) اور اس کا بیشتر آرائشی کام اور مورتیں محفوظ ھیں جن سے پھاٹکوں کی قدیم شان کا بخوبی اندازہ ھوسکتا ھی -

ھر پھاٹک میں دونوں جانب دو مربع ستون ھیں جنکے اوپر سرستون یا تاج ھیں ' تاجوں پر (اوپر نیچے تھوڑے تھوڑے فاصلے سے) تین شہتیر ھیں جنکے سروں پر مرغولہ نما جکر مثبت ھیں ' تاجوں کے اوپر عمودی خط میں دونوں طرف دو دو مربع تھونیاں شہتیروں کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ھیں' مربع تھونیوں اور شہتیروں کے بیچ میں پھرتیں تین بدلے کھمبے ھیں اور درمیانی خلا میں پتھر کی مختلف مورتیں بنی ھوئی ھیں ' آرائش کے لئے تاجوں پر پست قامت انسانوں (بونوں) ھاتھیوں اور (۱) شیروں کے (چار چار) مجسمے بنے ھیں جنکو

(۱) جنوبي دروازے کے شیر عالباً ستون اشوک کے شیروں کی نقل ھیں - اس کے ھر پنجے میں پانچ پانچ ناخن قابل ملاحظہ ھیں

PLATE III



NORTH GATEWAY OF GREAT STUPA

جمشیدی (Persepolitan) شیرون کی طرح پیٹھ سے پیٹھ ملا کر کھڑے ہوئے دکھایا ھی ' سب سے نیچے والے شہتیر کے نکلے ہوئے سرون کو سنبھالنے کے لئے ستونون کے بالائی حصے سے زنانہ مورتیان آڑی بریکٹ کے طور پر بنی ہوئی ہین جنکی وضع قطع نہایت دلاویز اور خوشنما ھی اگرچہ وزن سنبھالنے کے لئے ' جو انکی ساخت کی اصلی غرض ھی ' بہ زیادہ موزون نہین ہین - مذہبی نقطۂ نظر سے یہ پیکر غالباً یکشنیون (यक्षिणी) یا پریون کے ہین - جنکے ذمہ حفاظت کی خدمت سپرد تھی - اس خیال کی تصدیق اس واقعہ سے ہوتی ھی کہ وہ مذہبی روایات کے مطابق آم کی شاخون مین باہین ڈالے ہوئے کھڑی ہین (۱) - اسی وضع کی چھوٹی چھوٹی پریان شہتیرونکے بالائی رخ پر بھی نصب ہین جنکے دونون جانب شہتیرون کے سرون کے پاس تو شیر یا ہاتھی بنے ہوئے ہین اور درمیانی حصون مین اسپ سوار ' پیدل سوار اور بے پر یا پردار شتر ہین - ان گھوڑون اور سوارون اور نیز مذکورہ بالا پریون مین سے ایک مین

(۱) وی - اے - سمتھ صاحب نے " ہسٹری آف انڈین آرٹ " مین صفحہ ۳۸۰ پر ان تصاویر کے مغربی الاصل ہونے پر بحث کی ھی

یہہ عجیب بات پائي جاتی ہی کہ ان سب کے در در چہرے ہیں تا کہ وہ جینس (۱) کي طرح دونوں جانب دیکھ سکین - سب سے اوپر والے شہتیر پر بودھ مذہب کے خاص امتیازی نشانات ہیں یعنی وسط میں دھرم چکر (۲) ہاتھیوں یا شیروں پر قائم ہی اور اُسکے دونوں طرف انگ ایک محافظ یکشا ہاتھ میں چوری لئے کہڑا ہی - محافظوں کے دائیں اور بائیں جانب ترشول یا تری رتن بنا ہوا ہی جو بودھ مذہب کی تثلیث یعنی بدھ، دھرم (قانون)، اور سنگھا (مذہبی برادری) کی علامت ہی - ان خاص نشانوں اور تصویروں کے علاوہ پھاٹکوں کے ستون اور تمام بالائي حصے سنگتراشی کے خوبصورت ابھروان نقوش سے سراسر بھرے ہوے ہیں، جنمیں بدھ کی سابقہ زندگی کے قصے (جاتک -

(۱) جینس (Janus) شہر روما کي ایک عبادت‌گاہ کا نام ہی جو لڑائی کے زمانے میں دارالامان سمجھی جاتي تھي - اس عبادت‌گاہ میں جینس نام ایک بت تھا جسکے دو چہرے تھے - بعض محققین کي راے ہی کہ جینس سے حضرت نوح ؑ (اور اُنکی اولاد) مراد ہیں جو طوفان سے قبل اور بعد کی دنیا کو اپنے دونوں چہروں سے دیکھ رہے ہیں - انگریزی مہینے جنوری کا نام اسي بت کے نام پر رکھا گیا ہی - (مترجم)

(۲) دھرم چکر کی تشریح کے لئے دیکھو صفحہ ۶۳ آئندہ

(जातक) (۱) ' اُسکی تاریخی زندگی کے حالات اور بودھ مذھب کی زندگی کے اھم واقعات دکھائے گئے ھین - علاوہ برین ان تصویرون مین بہت سے متبرک درخت اور ستوپے جن سے گوتم کا اُس سے پیشتر کے بدھہ

(۱) تناسخ کا خیال ھندوستان مین قدیم زمانے سے چلا آتا ھی اور بودھ مذھب کی تاریخ پر اس عقیدے کا بہت اثر پڑا ھی - اھل بودھ کے عقائد کے مطابق ' گوتم بدھہ دنیا مین زادہ شدھودن کے محل مین پیدا ھونے سے قبل مختلف ھئیتون مین (بعدی بصورت دیوتا ' انسان اور حیوان) جنم لے چکا تھا - ان پیدائشون کے پانسو پچاس (۵۵۰) قصے جاتکا کتابون مین درج ھین جو پالی زبان مین لکھی ھوئی ھین - ھر قصے کے شروع مین ایک مختصر سی تمھید ھی جس مین بدھہ کی زندگی کے اُن خاص واقعات کا ذکر ھی جو اس قصے کے بیان کرنے کا باعث ھوئے اخیر مین بدھہ اُن تمام افراد کے نام بتاتا ھی جنھون نے قصے مین نمایان حصہ لیا ھی - ھر قصے مین نتیجے کو واضح کرنے کے لئے کچھ اشعار بھی ھوتے ھین جو گویا خود گوتم بدھہ نے (اپنی تاریخی زندگی یا کسی گذشتہ جنم مین جبکہ وہ بودھی ستوا تھا) پڑھے تھے

یہ کتب جاتکا ' کہانیون کا ختم نہ ھونے والا خزانہ ھین جو قدیم ھندوستان کے تمدن ' رسوم ' اور عقاید دریافت کرنے کے لئے نہایت دلچسپ اور کارآمد ھین - یقینی طور پر یہ کہنا ممکن نہین ھی کہ ان قصون نے اپنی موجودہ شکل اور ترتیب کس وقت اختیار کی ' لیکن ھندوستان کی قدیم ترین تصویرون مین انکی بعض جزئیات کی موجودگی سے ثابت ھوتا ھی کہ دوسری صدی قبل مسیح مین یہ قصے زبان زد خلائق تھے

مراد هین ' پرواز کرتے هوے گندهرب (۱) (جو شہتیرون کے سرون سے گویا اُڑا هی چاهتے هین) ' اصلی اور خیالی چرند و پرند ' اور انواع و اقسام کے پهول پتے ' هتهیار ' اور شاهي یا اَرمائي نشان بهي نظر آتے هین ' جن سے اُس زمانے کے اهل کمال کے تخیل کا زور اور بوقلمونی نمایان هی -

کتبے

اِن پهاٹکون پر جو کتبے جا بجا کنده هین اُنمین بهي استوپے کے کتبون کی طرح اُن عقیدتمند اشخاص یا منڈلیون کے نام تحریر هین ' جنهون نے انکي تعمیر مین حصه لیا هی لیکن بد قسمتي سے اشکال و مناظر کے متعلق جو پهاٹکون پر کنده هین ان کتبون سے همین ذرا بهي مدد نهین ملتي اور اُنکي تعبیر اسوجه سے اور بهی مشکل هی که هندي صنعت کے قدیم نمونون مین بدهه کو اُسکی جسماني تصویر کي بجاے عموماً کسي خاص علامت سے ظاهر کیا گیا هی مثلاً اُسکے نشان قدم سے ' یا اُس چوکی سے جسپر وه بیٹها کرتا ' یا اُس متبرک درخت

اشکال و مناظر کی تعبیر

(۱) گندهرب (गंधर्व)) - اندراء مین راجه اِندر کے گویّے هے لیکن جب اِندر دیوتا نے بدهه کي برتري مان کر اُسکي خدمت گذاري اور پرستش اختیار کرلی تو یه بهی بدهه کو پوجنے لگے - پالی زبان مین گندهرب کو گندهب (गंधब्ब) کہتے هین

سے جس کے نیچے اُسکو معرفت حاصل ہوئی تھی - لیکن شکر ہی کہ ستوپۂ بھرہُوت (۱) کے کٹہرے پر جو منبّت کاری ہی اسمین اِس قسم کے اشکال و مناظر کے نام و عنوان وضاحت سے درج ہیں اور اُنکی امداد سے ' نیز موسیو فوشے (۲) کی فاضلانہ تحریرون کی مدد سے ' سانچی کے اکثر مرقّعون کی تعبیر ایسی صاف طور سے ہوگئی ہی کہ اب شک و شبہ کی گنجائش مطلقاً نہیں رہی - اور غالباً بہت زمانہ نہ گذرنے پائیگا کہ باقی تصویرون کے مفہوم بھی ویسے ہی صاف ہوجائینگے -

ایسی تصویرین جو کئی جگہہ کندہ ہین

پھاٹکون کی سنگتراشی مین جو منظر دکھائے گئے ہین وہ کم و بیش پر تکلف اور ایک دوسرے سے بہت مختلف ہین - ان کا حال مجھے فرداً فرداً بالتفصیل لکھنا پڑیگا - لیکن ساتھ ہی بہت سے سیدھے سادے

(۱) دیکھو کننگھم صاحب کی کتاب " دی ستوپہ آف بُھرہُوت " (*The Stupa of Bharhut*)

(۲) دیکھو دیباچہ کتاب ہذا - موسیو فوشہ (M. Foucher) نے ایک طویل اور نہایت قابل قدر مضمون ان تصاویر کے علم الاصنام کے متعلق تحریر کرکے ازراہ کرم مصنف کو عنایت فرمایا تھا اور مناظر کی جو تعبیر آگے چلکر بتائی جائیگی وہ زیادہ تر اسی مضمون کی مدد سے حاصل ہوئی ہی -

آرائشي نمونے اور خاص خاص نشان یا تصویرین ایسی بھی ھین جو متعدد مقامات پر کندہ کی گئی ھین - ان کا بار بار ذکر کرنا محض تضیع اوقات ھوگا - یہ نقش چار قسمون مین تقسیم ھوسکتے ھین اور اب ھم انکا سلسلہوار بیان کرتے ھین :—

بدھہ کی زندگی کے چار اھم واقعات

پہلی قسم مین وہ تصاویر داخل ھین جو بدھہ کی زندگي کے چار اھم واقعات ' یعنی اُسکی ولادت ' حصول معرفت ' وعظ اول اور وفات سے تعلق رکھتي ھین - یہ تصویرین زیادہ تر مربع تھونیون اور اُن پتلے پتلے ستونون پر کندہ ھین جو شہتیرون کے مابین نصب ھین

پیدایش :— ھندوستان مین خلاف عادت پیدائش کا نشان کنول کا پھول ھی ' - چنانچہ سانچی کے پھاٹکون پر بھی یہ نشان ایسي ھر لوح مین موجود ھی جس مین بدھہ کی پیدائش کا منظر دکھایا گیا ھی - بعض الواح مین تو صرف گلدان (بھدر گھڑا - भद्रघट) مین کنول کے پھول رکھہ کر اُن سے ولادت کے واقعہ کا اظہار کیا گیا ھی ' بعض مین بدھہ کي والدہ مایا راني ایک شگفتہ پھول کے اوپر ھندوستانی

وضع مین (یعنی آلتی پالتی مارے) بیٹھی ہوئی نظر آتی ہین ' بعض جگہ مایا کے دونون طرف دو ناگ ہین جو یہان ہاتھیون کی شکل مین (دکھائے گئے ہین - انہون نے بودھ مذہب کی کتب متبرکہ کے مطابق نوزائیدہ بچے کو غسل دیا تھا مگر یہان وہ خود) مایا (۱) پر پانی ڈالتے ہوئے دکھائے گئے ہین ' اور بعض جگہ مایا کھڑی ہین اور بچہ پیدا ہونیکو ہی - یہ آخری وضع اہل بودھ کی کتابون کے بیانات سے زیادہ مطابقت رکھتی ہی اور زمانۂ مابعد کے قندھاری صناعون نے اس واقعہ کی تصاویر مین صرف اتنا ہی اضافہ کیا ہی کہ بچے کو مایا کے دائین پہلو سے نکلتا ہوا دکھا دیا ہی - ابتدائی صنعت مین یہ جدت ممکن نہ تھی ' کیونکہ بدھ کو کبھی جسمانی شکل مین نہین دکھایا جاتا تھا -

---

(۱) ان مرقعون مین مایا کی جو تصویر بنائی گئی ہی اسکو اکثر لکشمی یا لچھمی (دولت کی دیوی) سمجھا گیا ہی - موسیو فوشے پہلے شخص ہین جنہون نے یہ معلوم کیا کہ اگرچہ لکشمی کو بھی اسی وضع مین دکھایا جاتا ہی مگر سانچی مین اس قسم کی تصاویر سے مایا ہی مراد ہین -

معرفت :— بدهه کی سمبودهی (सम्बोधी) یا معرفت کامل کو ' جو اسکو بودهه گیا کے مشہور درخت کے نیچے حاصل ہوئی تھی ' پیپل کے درخت (سنسکرت - آش وتھ - अश्वत्थ) کے نیچے تخت بچھاکر ظاہر کیا ھی - بعض جگہ صرف درخت ھی (۱) دکھایا گیا ھی مگر واقعہ کی عظمت کے لحاظ سے اسپر چتر اور طرّے لگائے ھیں - بعض الواح میں ' جہاں صنعت میں تخیل کا زور ھی ' درخت کے علاوہ پرستش کرنے والے یا جانور بھی دکھائے ھیں جو یا تو چڑھاوے لا رھے ھیں یا پرستش کی حالت میں ھیں - بعض تصاویر میں تخیل کا زور اور بھی زیادہ نمایاں ھی ' ان میں مارا اپنے شیاطین کی فوج لئے کھڑا ھی یا

---

(۱) سانچی کی منبت کاری میں درخت کا نشان واقعۂ حصول معرفت کے علاوہ ' بدهه کی زندگی کے دیگر واقعات کی طرف بھی اشارہ کرتا ھی - علاوہ ازیں سات بدھوں کو خاص خاص درخت بتا کر دکھاتا ھی - یہ درخت پھاٹکوں کی تصویروں میں جابجا کندہ ھیں اور فرگسن صاحب نے غلطی سے ان کو " درخت کی پرستش " کی دلیل خیال کیا - (دیکھو فرگسن صاحب کی کتاب " ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ (*Tree and Serpent Worship*)

غول کے غول حیوانات یا ناگا قوم کے معتقدین پرستش
میں مصروف ھیں -

وعظ اول :— حصول عرفان کے بعد پہلا وعظ جو
بدھ نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار آھو
(سنسکرت ' مرگداو - मृगदाव) میں کہا ' بودھ مذھب
کی اصطلاح میں اُسکا نام دھرم چکر پرورتن (یعني
مذھبي قانون کے پہئے کو پھرانا) رکھا گیا - اس نام کي
رعایت سے سنگتراشوں کي اصطلاح میں " چکر " یا پہیا
وعظ اول کا خاص نشان قرار پایا - سانچی میں یہ
پہیا کبھی تخت پر اور کبھی ستون کے اوپر دکھایا
گیا ھی (۱) - ستونوں پر چکر بنانے کا خیال یقیناً
اشوک کے اس شیر والے ستون کو دیکھنے کے بعد پیدا ھوا
ھوگا جو شہنشاہ مذکور نے بنارس کے قریب سارناتھ کے
مرغزار میں نصب کیا تھا (۲) -

---

(۱) بعض ستونوں پر صرف شیر کی مورت ھی اور پہیا نہیں
ھی - ان سے بھی غالباً وعظ اول کا اظہار مقصود ھی

(۲) اس ستون کے اوپر والے شیر کی مورت اب سارناتھ کے
عجائب خانے میں رکھي ھوئی ھی -

وفات :— بدھه کي مها پرنروان (महापरिनिर्वाण) يعني وفات کے واقعه کو ستوپه بنا کر دکھايا گيا هی جسکے گرد انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کھڑے هيں - سانچي کے سنگتراشوں نے گذشته زمانے کے سات بدھوں کو بھي (درختوں کے علاوه) ستوپوں سے ظاهر کيا هی -

يکشا **يکشا** :— دوسری قسم ميں يکشاؤں يا محافظوں کی تصويريں هيں - يه يکشا (۱) اُن محافظ پريوں يا يکشنيوں کے صف مقابل هيں جنکا ذکر هم پہلے کرچکے هيں - هر پھاٹک کے بازوؤں پر اندروني جانب دو يکشا ايک دوسرے کے مقابل بنے هوئے هيں - ان ميں سے چار (يعني هر دروازے ميں ايک ايک) تو غالباً لوکپال (۲) يا " چار اطراف عالم کے محافظ ديوتا " هيں اور اُن کے ساتھ ايک ايک يکشا بطور خادم کے هی - خدام کی تصويروں ميں شمالي پھاٹک پر دولت کے ديوتا کُبير (۳) يا وَيشراون (۴) کی مورت

---

(۱) यक्ष
(۲) लोकपाला:
(۳) कुबेर
(۴) वेश्रावण

ہی ' جنوبي دروازے پر کمبھانڈون (۱) کے سردار
ویر و ڈھک (۲) کا مجسمہ ہی ' اور مغربی اور مشرقی
پھاٹکون پر علی الترتیب ناگون (۳) کے راجہ ویروپاکش (۴)
اور گندھرون کے بادشاہ دھرت راشٹر (۵) کی تصویرین
ہین - یکشاون کي چھوٹي چھوٹي مورتین پتلے
ستونون پر بھي نظر آتی ہین -

حیوان و طیور

تیسری قسم کي تصاویر مین حیوان و طیور شامل
ہین جو قاعدہ کے ساتھ ایکدوسرے کے جواب مین
ہمیشہ دو دو بنائے گئے ہین - پھاٹکون کي سنگتراشي مین
اس قسم کی جتنی تصویرین ہین اُنمین سب سے
زیادہ نمایان یا تو وہ پیکر ہین جو پرکالون یعنی ستونون کے
تاجون کي صورت مین ترتیب دئے گئے ہین ' یا وہ
شکلین جو نقلی پرکالون یعنی اُن اُبھروان تختیون پر کندہ
ہین جو شہتیر کے روکار کو تین غیر مساوي حصون مین

---

(۱) कुम्भाण्डा:
(۲) विरूढक
(۳) नागा:
(۴) विरूपाक्ष
(۵) धृतराष्ट्र

تقسیم کرتي هین - ان نقلي پرکالون پر جو جانور تراشے
گئے هین انمین بعض حقیقي هین اور بعض خیالي ،
بعض کوتل هین اور بعض پر سوار بهي هین ، بعض کو
ساز و سامان سے آراسته دکهایا هی اور بعض کو
بالکل معرّا -

ان حیواني تصاویر مین زیاده تر بکرے ، گهوڑے ،
بیل ، اونٹ ، هاتهي ، شیر اور سیمرغ نظر آتے هین -
سیمرغ اور پردار شیر کا خیال صریحاً مغربي ایشیا سے
لیا هوا معلوم هوتا هی - مشرقي پهاٹک پر دو سوارون
کي تصویرین نهایت دلچسپ هین (جو زیرین شهتیر کے
اندروني رخ ، شمالي سرے کے مربع تهوني پر تراشے
هوئے هین) - یه سوار اپني وضع قطع سے سرد ملک کے
باشندے معلوم هوتے هین اور ممکن هی که هندوستان
کي شمالمغربي سرحد کے یا افغانستان کے رهنے والے هون -
شهتیرون کے سرون کو آراسته کرنیکے لئے بعض جگه
(مثلاً مشرقي پهاٹک کے درمیاني اور زیرین شهتیرون
کے بیروني رخ پر) هاتهیون اور مورون کي تصویرین
بهي بني هوئي هین - یه دونون جانور بلا شبه مذهبي
یا دیگر روایات سے تعلق رکهتے هین اور ممکن هی که

موروں سے اشوک کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کیونکہ یہ خوبصورت پرند موریا خاندان کا امتیازی نشان تھا (۱) -

پھول پتی کا ا چوتھی اور آخری قسم میں پھول پتی کا کام ھی جسکی افراط اور پُرتکلّف آرائش ان آثار کی بہترین زینت ھی - عالم نباتات کے نمونوں کی نقل کرنے میں ھندوستان کے صناعوں نے ھمیشہ ذوق سلیم کا ثبوت دیا ھی لیکن سانچی کے سنگتراشوں سے بہتر شاید ھی کسی نے نباتاتی نمونوں کو بنایا ھوگا -

اس آرائش کے بعض نمونے خارجی الاصل بھی معلوم ھوتے ھیں ' مثلاً مغربی پھاٹک کے دائیں ستون پر (بیرونی جانب) جو انگور کی بیل بنی ھوئی ھی یا جنوبی پھاٹک میں (بائیں ستون کے) تاج پر جو ھنی سکل (Honeysuckle) کے پھول کی آرائش ھی - لیکن اکثر نمونے خالص ھندی وضع کے ھیں اور چونکہ وہ مناظر قدرت کے نہایت صحیح مشاھدے کا نتیجہ ھیں اسلئے شامی یا ایرانی صنعت کے بہترین نمونوں سے کہیں ارفع و اعلی ھیں -

---

(۱) دیکھو صفحہ ۱۳۲ آیندہ

نباتاتي نمونون مین کنول ' جو هندي پهولون کا سرتاج هی ' اور بوده اور هندو مذهب دونون کے معتقدین کے نزدیک متبرک خدال کیا جاتا هی ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر هی - دروازون کي منبت کاری مین اس پهول کو بهت سے دلکش طریقون سے بنایا گیا هی چنانچه اسکي دو عمده مثالین مشرقي پهاٹک کے ستونون کے بیروني رخ پر نظر آتي هین - دائین ستون کا نقش بهت باقاعده بلکه قریب قریب هندسي اصول پر بنا هوا معلوم هوتا هی ' تاهم جس جگه کنده کیا گیا هی اسکے لئے بالکل موزون هی - بائین ستون پر جو نقش هی اسکي طرز ساخت مین آزادي ' صنعت کا زور اور رواني پائي جاتي هی ' اور اس لئے وه آنکه کو بهلا معلوم هوتا هی اگرچه عمارتي نقطهٔ خیال سے ایسا قابل تعریف نهین کیونکه بیل کي لهریادار ساخت ستون کي سنگین وضع سے کچه مناسبت نهین رکهتي اور اسکے متعلق کسي قدر کمزوري کا خیال پیدا کرتي هی -

شمالي پهاٹک کے ستونون پر جو کنول کے نقش بنے هوئے هین انکي ساخت اور بهي زیاده پر تکلف

اور باقاعدہ هی - اس دروازے کے بائین ستون پر نیچے کے حصے مین بدّهه کے قدمون (۱) کے نشان هین جنکے تلوون پر ایک ایک چکر بنا هوا هی - یه چکر بدهه کا امتیازی نشان (۲) هی کیونکه اُسکو چکراورتي (۳) یا شهنشاه عالم مانا جاتا هی - اس ستون کے بالائي حصے مین تري رتن کا نشان بهي دیکهنے کے قابل هی جس کا مطلب صفحه ۸۶ پر بیان هوچکا هی - ان نشانون کے علاوه سرستون کے قریب ' کنول کے پهولون کے پاس ' جو عجیب و غریب شکل کے تعویذون کی حمایلین کهونٹیون پر لٹک رهي هین ' وه بهي قابل دید هین -

پهول پتي کي آرایش مین سب سے زیاده خوبصورت اور دلکش یقیناً وه نقش هی جو مغربي پهاٹک کے دائین ستون پر کنده هی (دیکهو تصویر پلیٹ ۴ - Plate IV) - اس نقش مین انگور کي بیل کی موجودگي خارجي اثر کي طرف اشاره کرتي هی اور ممکن هی که اس نمونے کي ابتدا اسیریا کے " شجر

(۱) پد (पद) -

(۲) مهاپرش لکشمن - महापुरुषलक्षण

(۳) چکراورتن - चक्रवर्तिन्

زندگی " سے هو - لیکن کنول کے شگوفوں اور پھول پتیوں کي طرز ساخت اور نیز اُن جانوروں کي ترتیب جلنے جوڑے آزمائي رضع مین بیل کي ڈالون مین پشت به پشت کھڑے ہوئے دکھائے گئے هین ' سراسر هندي هی اور هندي صنعت کي خصوصیات اُن مین صاف صاف نمایان هین -

اب هم منبت کاري کے اُن پر تکلّف نمونوں کي تفصیل و تشریح سلسله وار بیان کرتے هین جو (مذکورہ بالا تصاویر کے علاوہ) ستوپهٔ کلان کے پھاٹکوں پر کندہ هین :—

جنوبي پھاٹک

یه پھاٹک اُن دو پھاٹکوں مین شامل هی جلکو میجر کول نے سنه ۸۳ - ۱۸۸۲ع مین دوبارہ قائم کیا تھا - اسکے جدید حصے حسب ذیل هین :—

دائین طرف کا ستون

بائین طرف کا نصف ستون

نیچے کے شہتیر کا مغربي حصه

درمیاني شہتیر کا مشرقي حصه

چھه پتلے پتلے ستون جو شہتیروں کو ایک دوسرے سے جدا کرتے هین -



علاوہ بریں معلوم ہوتا ہی کہ پھاٹک کو دوبارہ قائم کرتے وقت اوپر اور نیچے کے شہتیروں کا رخ بدلکر الٹا لگادیا گیا ' کیونکہ اُنکی منبت‌کاری میں جو تصاویر زیادہ اہم اور پُرلطف ہیں اُن کا رخ باہر کی طرف ہونے کی بجاے ستوپے کی جانب ہی -

سنگی شہتیر

رُوکار - بالائي شہتیر - بدھ کی پیدائش کا منظر - وسط میں مایا کنول کے شگفتہ پھول پر بیٹھی ہیں - دائیں بائیں ایک ایک ہاتھی سونڈ اُٹھائے اُنکے سرپر پانی ڈال رہا ہی - شہتیر کے باقی حصے پر کنول کا نقش ہی جسکے لہراتے ہوئے شگوفوں اور پتوں پر جابجا پرند بیٹھے ہوئے ہیں -

درمیانی شہتیر - اشوک کا رامگرام کے ستوپے کی زیارت کو جانا -

بدھ کی وفات کے بعد اُسکی راکھ اور جلی ہوئی ہڈیاں پہلے آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی تھیں مگر بیان کیا جاتا ہی کہ راجہ اشوک نے اُنمیں سے سات حصوں پر قبضہ کرکے اُنہیں چوراسی ہزار ستوپوں میں دفن کرا دیا جو اُس نے خود بنوائے تھے - لیکن

رامگرام واقع نیپال ترائی کے ستوپے میں بدھه کے جو " آثار " مدفون تھے ' وہ اشوک کے هاتھ نہ آئے کیونکہ اس ستوپے کے جاں نثار محافظین نے ' جو ناگا قوم سے تھے ' اشوک کی سخت مخالفت کی -

دیکھیئے ' شہتیر کے وسط میں ایک ستوپے کی تصویر هی جسکے گنبد پر ایک کتبہ بھی کندہ هی - (کتبے میں لکھا هی کہ یہ شہتیر بودھ مذھب کے مبلغ آیاچوڑ کے شاگرد بالا متزا نے بنوایا تھا) - ستوپے کے اوپر ملکوتی شکلیں هاتھوں میں هار لئے هوئے نظر آتي هیں - دائیں جانب شہنشاہ اشوک هاتھیوں ' سواروں ' اور پیادوں ' کے جلوس کے ساتھ ایک گاڑي میں سوار آرها هی - بائیں جانب ناگا قوم کے مرد و زن ' جنکی عام شکل و صورت انسانوں کی سی هی مگر سر کے اوپر سانپوں کے پھن تنے هوئے هیں ' ستوپے کی پوجا کر رهے هیں اور چڑھاوے لا رهے هیں یا ایک تالاب سے ' جس میں کنول کے پھول لگے هوئے هیں ' نکل نکل کر آرهے هیں - شہتیر کے بائیں سرے پر کنولوں والے تالاب میں ایک هاتھي نظر آتا هی جسکي گردن پر مہاوت اور پیٹھ پر دو عورتیں سوار هیں اور ایک تیسري

عورت پیچھے سے چڑھنے کی کوشش کررہی ہی تالاب کے عقب میں ایک گنبدنما چھت کا مکان ہی جس میں سے کچھ عورتیں باہر کو جھانک رہی ہیں - معلوم نہیں کہ یہ منظر کس خاص واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہی -

نیچے والا شہتیر:— اس شہتیر پر پستہ قد بونوں (۱) کی شکلیں کندہ ہیں جو ہاتھوں میں پھولوں کے ہار لئے ہوے مُنہہ سے شجر و گُل(۲) اُگل رہے ہیں - دائیں جانب شہتیر کے سرے پر ایک خوب صورت مور بنا ہوا ہی جس کے عقب میں پہاڑ اور بیل بُوٹے ہیں -

پُشت - بالائی شہتیر

درمیانی حصے میں تین ستوپے ہیں جنکے پہلو میں ایک ایک درخت ہی - درختوں کے سامنے تخت بچھے ہوئے ہیں اور انسانی اور ملکوتی ہستیاں اُنکی پرستش کررہی ہیں - ان درختوں اور ستوپوں سے گوتم اور اُس سے

(۱) کیچک - कीचक

(۲) "Spouting forth all summer." - انگلستان میں موسم گرما میں بہار آتی ہی -

پیشتر کے چهه بدهه مراد هین (۱) - تین بدهون کو سترپون سے اور چار کو اُن درختون سے تعبیر کیا گیا هی جنکے نیچے اُنهین معرفت حاصل هوئي تهي - دائین سرے پر پیپل کا درخت هی جو گوتم بدهه کا نشان هی اور اسکے بعد برگد هی جو کسپ بدهه کي علامت هی - باقي درختون کي شناخت ابهي تهیک طور سے نهین هوئي - درمیاني سترپے کے گنبد پر حسب ذیل کتبه (براهمي رسم خط مین) تحریر هی :—

سطر ۱ — رانو سري ساتکنِي سه

سطر ۲ — آویسني سه واستهي پُت سه

سطر ۳ — آننَد سه دانم

१—राञो सिरि सातकणि स

२—आवे सणि स वासिठो पुत स

३—आनन्द स दानम्

---

(۱) گوتم سے پیشتر کے چهه بدهه حسب ذیل هین :—

وپسي ، سِکهي ، وِسبهو ، ککو سندهه ، کونا گمن ، اور کسپ

विपीश्य, शिखि, वेश्वभू, ककुसन्ध, कोणागमन और कश्यप

ترجمة — " راجن سري سالکرني کے سنگتراشون کے اُستاد یا سردار آنند بن واسٹهي کا عطیه " (۱)

شهتیر کے دونون سرون پر ایک ایک گھوڑا بنا هوا هی جسکے ساتھ خدمتگار اور اوپر چتر شاهي هی - گھوڑا شهر کے دروازے سے نکلتا هوا دکھایا گیا هی - ممکن هی که یه گھوڑا گوتم کا گھوڑا کنتھک هو اور یه منظر اُسوقت کا هو جبکه گوتم نے ترک دنیا کے ارادے سے کپل وستت کو خیرباد کہا تھا *

درمیاني شهتیر - چهه دنتا جاتک

یه قصه اس طرح بیان کیا جاتا هی که ایک دفعه بودهي ستوا هاتهي کي صورت میں پیدا هوا - وہ هاتهیون کے ایک گلے کا راجه تھا اور کوہ همالہ کے دامن میں جهیل چهدنتا کے قریب ایک برگد کے درخت کے نیچے رها کرتا ، عام هاتهیون کے دو بڑے دانتون کي بجائے اُسکے چهه دانت تھے(۲) اور قد و قامت میں بھي اور هاتهیون سے

---

(۱) اس کتبہ میں (سه) حرف اضافت هی (مترجم) -

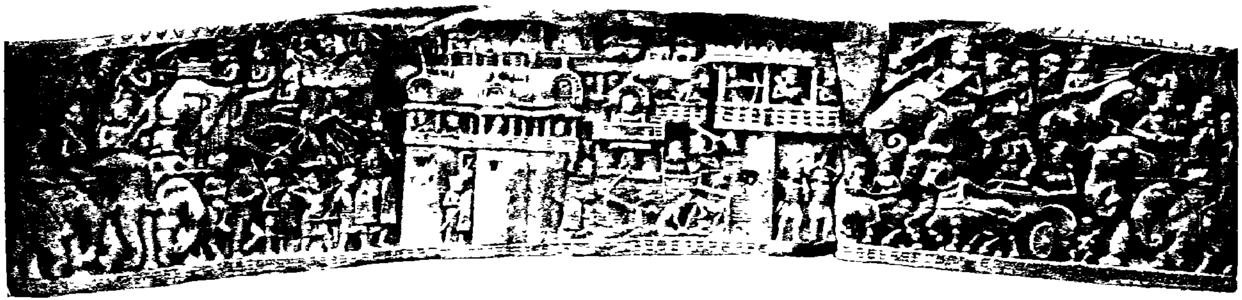
(۲) قصہ کي ایک دوسري روایت کے مطابق بودهي ستوا کے دانتون سے چهه رنگ کي شعاعیں نکلتي تھیں -

بہت بڑا تھا - چلا سبھدا اور مہا سبھدا نامی اوسکی دو بیویان تھین - چلا سبھدا کو دوسری سے حسد ہوا اور اس نے دعا کی کہ " مین جب دوبارہ پیدا ہون تو ایسا ہو کہ راجہ بنارس کی رانی بنون تاکہ اپنے موجودہ شوہر سے انتقام لے سکون " - اسکی دعا منظور ہوگئی اور وہ دوسرے جنم مین بنارس کے راجہ کی بڑی رانی بن گئی - تب اسنے اپنی سلطنت کے تمام شکاریون کو بلوایا اور اونمین سے ایک شکاری سونتوا نامی کو منتخب کرکے اسکو چھہ دانت والے ہاتھی کے مارنے کے لئے جھیل چھدنتا کی طرف روانہ کیا -

دیکھیئے ' اس موقع مین بائین جانب بودھی ستوا کنول کے پھولون سے کھیل رہا ہی ' ایک ہاتھی اسکے سر پر چھتر لگائے کھڑا ہی اور دوسرا چوری ہلا رہا ہی جس سے اسکے شاہی رتبے کا اظہار ہوتا ہی - دائین جانب یہی تصویرین دوبارہ بنائی گئی ہین - یہان بودھی ستوا مع چند اور ہاتھیون کے درختون کے سایے مین ٹہل رہا ہی ' اور سونترا چٹانون کی آڑ مین چھپا ہوا تیر کمان طیار کر رہا ہی (Plate V, a) *



a. South Gateway, Back, Middle Architrave. The Chhaddanta Jataka



b. South Gateway, Back, Lowest Architrave. The War of the Relics

نیچے کا شہتیر - " آثار " یا " تبرکات " کي جنگ

یہ جنگ سات دیگر قبیلوں نے شہر کوسي‌نارا کے ملاؤں کے خلاف بدھہ کے تبرکات پر قبضہ کرنے کے لئے کي تھي - شہتیر کے وسطي حصے میں شہر کوسي نارا کا محاصرہ دکھایا گیا ھی - دائیں اور بائیں جانب (اوپر کے حصے میں) فتحمند سردار ' جو ھاتھیوں پر یا گاڑیوں میں سوار ھیں ' " تبرکات " کو ھاتھیوں کے سروں پر رکھے ھوے اپنے اپنے علاقے میں لے جارھے ھیں (۱) - قصے کا سلسلہ شہتیر کے سروں تک چلا گیا ھی اور درمیاني ابھرواں مرقعوں پر جو ھاتھي بنے ھوے ھیں وہ بھي صریحاً اسي قصے سے تعلق رکھتے ھیں (Plate V,b) *

بائیں جانب کا ستون - سامنے کا رخ -

بائیں جانب کا ستون

بالائي لوح :— جمشیدي وضع کا ایک ستون ' پایہ‌دار کرسي پر قائم ھی - ستون کے اوپر بتیس ڈنڈوں

---

(۱) اس لڑائي کے بعد " تبرکات " کو دفن کرنیکے لئے ' راجگیر ' ویشالي ' کپل وستو ' رامگرام ' الا کپا ' وتھا دویپ ' پاوا ' اور کوسي‌نارا میں سترپے بنائے گئے -

کا پہیا هی جسکے محیط پر بندیس هي ترشول بنے هوئے هین - پہیے سے دهرم چکر مراد هی جو بدهه کے پہلے وعظ کا نشان هی - پہیے کے دونون طرف آسمانی هستیان هاتهون مین هار لئے کهڑي هین - نیچے کي جانب جاتریون کے چار گروه هین اور انکے نیچے چند هرن هین - هرنون کي تصویر ذهن کو مرغزار آهو کی طرف منتقل کرتي هی جہان بدهه نے اپنا پہلا وعظ کہا تها - پرستش کرنے والون کے هر گروه مین ایک راجه اور چند عورتین هین - یه غالباً راجه اشوک اور اسکي رانیان هین جو مرغزار آهو کي زیارت کرنے آئي هین -

سامنے کا رخ - دوسري لوح - شہنشاه اشوک اپنے حشم و خدم کے ساته گاڑي مین بیٹها هوا آرها هی -

اندروني رخ - لوح اول و دوم :—

روکار کي پہلي لوح کے جواب مین جو لوح ستون کے اندروني رخ پر هی اسمین هم دوباره راجه اشوک کو مع دونون رانیون کے بوده گیا کے مندر کے قریب دیکهتے هین جو اوپر والي لوح مین بنا هوا هی - اس مندر کو خود راجه اشوک نے اس مقدس پیپل کے گرد تعمیر کروایا تها جسکے نیچے گوتم بدهه کو معرفت حاصل هوئي

تھي (۱) - درخت کي عظمت کا اظہار چھتریوں اور ہاروں سے کیا گیا ھی اور مندر کے اندر ایک چوکي رکھي ھی جس پر تین ترشول بنے ھوئے ھیں -

اندروني رخ - لوح زیریں :— بودھي ستوا (۲) کے بالوں کي پرستش - تریستر نشا یعنی تینتیس دیوتاؤں کي بہشت میں '

---

(۱) اس مندر کے اوپر چھت نہ تھي - مقابلہ کرو آتھینا دیبي کے زیتون کے درخت سے جو قلعہ ایتھنز (یونان) میں مندر آرک تھین کے اندر ھی -

(۲) بودھي ستوا کے لفظي معنی ایسي ھستي کے ھیں جس کا فطري میلان اور مقصد حصول معرفت ھو - گوتم اپنے تمام پہلے جنموں میں نیز اپنی تاریخي زندگي میں بھی حصول معرفت سے قبل تک بودھي ستوا تھا - اس جگہ اور اور جہاں کہیں اس کتاب میں بودھي ستوا کا ذکر آیا ھی اس سے گوتم ھي مراد ھی مگر بودھ مذھب کے شمالي یا مہایاني فریق کے عقاید کے مطابق گوتم کے علاوہ اور بھي بے شمار انساني اور ملکوتي بودھی ستوا گذرے ھیں جن میں سے مشہور یہ ھیں :— اوالوکي تیشورا ' مدھوشري ' مارنچي ' سمنت بھدر ' وجراپاني اور میتریا ' - انمیں میتریا دنیا کا آخري بدھ سمجھا جاتا ھی اور ابھي ظاھر نہیں ھوا ھی •

جہاں راجہ اندر کی حکومت ہی ' بہت سے دیوتا جمع ہیں - راجہ اندر کو اس بات پر بہت ناز تھا کہ اُسکے پاس بودھی ستوا کے سر کے بال ہیں اور وہ اُن کی پرستش کیا کرتا - بودھ مذھب کی کتابوں میں یہ قصہ اسطرح مذکور ہی کہ راھبانہ زندگی اختیار کرنے سے پہلے گوتم نے اپنا شاہانہ لباس فقیرانہ کپڑوں سے تبدیل کیا اور اپنے لمبے لمبے بال تلوار سے کاٹ کر پگڑی سمیت اوپر کی جانب ھوا میں پھینک دئے - دیوتاؤں نے ان بالوں کو فوراً لپک لیا اور تریستر نشا (یعنی ۳۳ دیوتاؤں کے) بہشت میں لے گئے - اور اُنکی پرستش کرنے لگے (دیکھو پلیٹ ۲ شکل ۱ — Plate VI,a) -

سامنے کا رخ - لوح زیرین :—

مذکورہ بالا لوح کے پہلو میں (سامنے کے رخ کی لوح پر) ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے دیوتا پاپیادہ یا گھوڑوں اور ھاتھیوں پر سوار جلد جلد بودھی ستوا کے بالوں کی پرستش کرنے جارہے ہیں - ھاتھیوں پر غالباً راجہ اندر اور اُسکی دونوں رانیاں سوار ہیں -

اندرونی یعنی ۳۳ دیوتاؤں کے بہشت والی لوح کی منبت کاری میں بے حد نزاکت پائی جاتی ہی

اور تصاویر کی دلکش ساخت اور ترتیب نے عجب مکانی کیفیت پیدا کردی ہے - ان خوبیوں سے ہم خود سمجھ سکتے ہیں (جیسا کہ اس لوح کے کتبے (۱) سے بھی ظاہر ہے) کہ یہ تصاویر بھیلسہ کے ہاتھی دانت کا کام کرنے والوں کی بنائی ہوئی ہیں -

پشت :— پشت کی جانب صرف ایک لوح ہے - اس میں بائیں طرف ایک شخص شاہانہ انداز سے، اپنے ہاتھ میں ایک عورت کا ہاتھ لئے ہوئے، شامیانے کے نیچے بیٹھا ہے - وسط میں ایک اور عورت ایک پست چوکی پر بیٹھی ہے - دائیں طرف دو شخص کھڑے ہیں اور انکے پیچھے ایک بچہ ہے جسکے ہاتھ میں شاید گلدستہ (؟) ہے - عقب میں ایک کیلے کا پیڑ ہے اور اوپر چیتیا مندر کی کھڑکی ہے جسکے دونوں طرف ایک ایک چھتری ہے - اس تصویر کا مطلب ٹھیک طور سے معلوم نہیں ہوا -

---

شمالی پھاٹک

روکار - بالائی شہتیر - آخری سات بدھ :— اس شہتیر کے روکار پر پانچ ستوپے اور دو درخت بنے ہوئے

سنکی

(۱) ودیشا کے ہی دنتاکارے ہی روپ کم کتم -
वेदिसकेहि दंतकारेहि रूपकंमं कतं

H

هین جو آخري سات بُدّهون کی علامت هین هر درخت کے سامنے تخت هی - جاتري مرد اور عورتین ان تختون کے گرد کهڑي هین اور اوپر گندهرب اڑ رهے هین -

درمیانی شهتیر :— اس شهتیر پر بهی سات درخت اور اُنکے سامنے سات تخت بنے هوئے هین جنکے دونون طرف یاتري اور اوپر ملکوتی هستیان هین - بالائي شهتیر کے ستوپون اور درختون کي طرح یه بهی سات بدهون کے قائم مقام هین -

زیرین شهتیر :— دابان سرا - اَلمبوسا جاتك :—

اس جنم مین بودهی ستوا تارک‌الدنیا هوکر جنگل مین ریاضت کیا کرتا تها - اس حالت مین ایک هرنی اُسپر عاشق هوگئي اور اُس هرني کے بطن سے ایک لڑکا پیدا هوا جس نے اپنی مان سے ایک سینگ ورثے مین پایا - لڑکے کا نام اِسی سنگا (رشي سِرِنگا) یا ایک سنگا رکها گیا - بمرور ایام یه لڑکا بهی اپنے باپ کی طرح ایسا بزرگ رشي بنا که اُسکي ریاضتون کی وجه سے دیوتاؤن کے راجه شَکّرا کو بهي اپنے منصب کے چهن جانے کا خطره لاحق هوا - چنانچه اُسکے

دامن عصمت کو آلودہ کرنے کے لئے بہشت سے اَلَمبُوسا نامي ایک پري بھیجي گئي جو اپنے مقصد میں کامیاب هوئي - تین سال تک رشي کے ساتھ رهنے کے بعد اس پری نے ایک سدگا کو حقیقت حال سے آگاہ کیا مگر رشی نے اُسکی خطا معاف کردي اور وہ بہشت کو واپس چلی گئي -

دیکھئے ' تصویر میں دائین طرف نوزائیدہ بچہ ' جسکي پیشانی پر ایک سینگ هی - ' کنول کے پھول میں سے نکل رھا ھی جو کراماتي پیدائش کي علامت هی - بچے کے پیچھے اُسکي ماں (یعنی هرنی) کھڑي هی - اور لوح کے وسط میں یہي لڑکا ' جواب جوان هوگیا هی ' اپنے مقدس باپ کے نصایح سُن رھا ھی - اُسکو نصیحت کي جارهي هی کہ حسین عورتوں کے مکر سے هوشیار رهے -

زیرین شہتیر - درمیاني حصہ - وِسَنتَرا جاتک :—

بیان کیا جاتا هی کہ بُدّھہ هونے سے پہلے ' اپنی سابقہ زندگی میں ' بودھي ستوا نے راجۂ بنارس کے هاں شہزادۂ وِسَنتَرا کی شکل میں جنم لیا اور ایثار و سخاوت

میں کمال حاصل کیا - رفتہ رفتہ اُسنے اپنی تمام دولت ' اپنا سفید ہاتھی ' اپنی گاڑی اور گھوڑے ' اپنی اولاد اور آخرکار اپنی بیوی کو بھی خیرات میں دے ڈالا - اس نقش میں یہ قصہ نہایت تفصیل کے ساتھ دکھایا گیا ہی اور ایک مسلّم شہتیر پر کندہ ہونے کی تنہا مثال ہی - قصہ شہتیر کے روکار پر وسطی حصے کے دائیں پہلو سے شروع ہوتا ہی اور کئی حصوں میں منقسم ہی :—

(الف) حصہ اول میں شہزادہ اپنا سفید ہاتھی خیرات دینے کی پاداش میں جلا وطن کیا جاتا ہی اور شہر پناہ کے باہر اپنے شاہی والدین سے رخصت ہو رہا ہی - اس کے بعد وہ اپنے بال بچوں سمیت ایک گاڑی میں بیٹھا ہوا نظر آتا ہی جسکو چار سندھی گھوڑے کھینچ رہے ہیں - ذرا آگے چل کر ہم دیکھتے ہیں کہ اُسنے گاڑی اور گھوڑے بھی ایک برہمن کو دیدئے ہیں -

(ب) قصے کا دوسرا حصہ شہتیر کے بائیں سرے پر ہی - یہاں شہزادہ اپنی بیوی اور

بچون سمیت پا پیادہ سفر کرتا نظر
آتا هی - جب راجکان چیتا کو بوڑھی ستوا
کا حال معلوم هوتا هی تو وہ آکر
اُس سے درخواست کرتے هین که اُن
کے ملک مین رهے اور اُنپر حکومت
کرے لیکن وسنترا انکار کرتا هی - اوس کے
حصه زیرین مین جو شکلین (مردون اور
عورتون کي) بني هوئي هین اور جن کے
هاتهه التجا کے انداز مین اوپر کو اٹهے هوئے
هین وہ انهین چیتا شهزادون کي تصویرین
هین - ان سے ذرا اوپر بوڑهی ستوا مع اپنے
اهل و عیال کے شهر سے باهر ایک جهونپڑي
مین نظر آتا هی جو راجکان چیتا نے اُسکے
رهنے کے لئے بنوادي هی -

(ج) یهان سے یه قصه شهتیر کي پشت پر چلا گیا
هی - دائین سرے پر وسنترا جو ،
اهل و عیال سمیت کوہ وانکا کي طرف جارها
هی ، ایک لق و دق جنگل مین نظر
آتا هی -

(د) کوہ رانکا پر پہنچکر شہزادہ ایک جھونپڑي مین اقامت اختیار کرتا هی - یہ جھونپڑي دیوتاؤن کے بادشاہ شکرا نے اُسکے لئے پہلے سے طیار کروا رکھي تہی اور اسکے دروازے کے سامنے کیلے کے درختون کی دو رویہ قطار لگوا دي تہی - کچھ آگے چل کر ، لوح کے وسط مین ، ہم دیکہتے هین کہ شہزادہ اپنے بچون کو بھی جُوجَک نامي ایک برهمن فقیر کو خیرات دے رہا هی - اوپر کي طرف تین دیوتا ، شیر ، چیتے ، اور شیر ببر کا روپ بھر کر ، بچون کی والدہ مَدّي کو جھونپڑی تک پہنچنے سے باز رکھتے هین - مَدّي کی بائین جانب ایک تیرانداز (جسکو راجکان چیتا نے وسنتارا کي حفاظت کیلئے مقرر کیا تھا) جُوجَک برهمن کو تیر کا نشانہ بنانے کي دھمکي دے رہا هی - اور ذرا نیچے کی طرف جُوجَک چھڑي هاتھ مین لئے بچون کو " هانکے " لئے جارہا هی - (اصل قصے کی رُو سے تیرانداز کي

تصویر بچوں کے دلی جانبسے قبل بنانی چاهئے تهي) - شهزادے کے ایثار کا آخري نظارہ لوح کے بائین حصے مین دکھایا گیا هی جہان وہ اپنی بیوي بهي بطور خیرات دیتا نظر آتا هی - لیکن بهلا هو راجه اندر کا جسکے توسط سے وسدترا کے بیوي بچے پهر اسکو واپس دلوادئے جاتے هین (حُسن اتفاق سے جوجک بچون کو لے کر اپنے دادا کے محل کے پاس جانکلا تھا) - شهزادے کا اپنے بال بچون سے ملنے کا منظر وسطي لوح کے بائین سرے پر ' بالائي گوشے مین ' دکھایا گیا هی -

(ہ) اور بچون کا اپنے دادا کے محل مین پہنچنے کا واقعہ شهتیر کے بائین سرے پر بنایا گیا هی -

پُشت - درمیاني شهتیر - وسطي حصه - بدّهه کو بهکانے کي کوشش :—

لوح کے بائین سرے پر بودھ گیا کا پیپل کا درخت هی جس کے اوپر چهتري اور جهنڈیان بنی هوئي

هین - درخت کے نیچے بدهه کا " الماس کا تخت " رکھا هی (۱) جسپر وہ اُسوقت بیٹھا هوا تها جب اُسنے (بودھ مذهب کے شیطان) مارا کي ترغیبات اور دهمکیون کے مقابلے میں ضبط اور استقلال سے کام لے کر بدهه یعني " عارف کامل " کا درجه حاصل کیا - انسانی اور ملکوتي هستیان تخت کي پرستش کر رهي هین - بائین طرف غالباً سجاتا گوتم کے واسطے وہ کهانا لا رهي هی جو اُس نے حصول معرفت کے لئے اپنا آخري دهیان شروع کرنے سے پہلے تناول کیا تها - لوح کے درمیان مارا ایک تخت پر بیٹھا هی اور اُسکے همراهي شیاطین اُسکے ارد گرد جمع هین - مارا کے قریب سے چند عورتین گوتم کے تخت کي طرف جا رهي هین ' - یه غالباً مارا کي بیٹیان هین جو اپنے ناز و غمزے دکها کر گوتم کو اُسکے مقصد سے باز رکھنے کي کوشش کر رهي هین - دوسري طرف ' یعني لوح

(۱) اسوقت بدهه چند مٹھي گهاس پر بیٹھا تها - اس گهاس کے فرش کو تخت الماس غالباً اس لئے کہا جاتا هی که اس آزمائش کے موقع پر گوتم نے نہایت ثابت قدمي اور غایت درجے کے استقلال کا ثبوت دیا (مترجم) -

کے دائیں نصف میں ' مارا کی شیطانی فوج پرا باندھے کھڑی ہی اور نوع انسانی کے عیوب و جذبات اور بیم و هراس کو استعارۃً انسانی شکلوں میں پیش کر رھی ہی - ان خیالی تصویروں کے خط و خال کی ساخت میں انتہا کا زور تخیل دکھایا گیا ہی اور انہیں اسدرجہ مضحک بنایا ہی کہ صناعان قندھار ' اسی طرز میں ' اس خوبی اور زور کی ایک چیز بھی پیدا نہیں کرسکے -

بالائی شہتیر - چھدنتا جاتک :—

یہ مرقع اُس تصویر سے بہت مشابہ ہی جو جنوبی پھاٹک کے درمیانی شہتیر (کی پشت) پر بنی ہوئی ہی (دیکھو صفحات ۱۰۵ و ۱۰۶) مگر اسمیں سونترا شکاری نہیں دکھایا گیا - منبت کاری کے لحاظ سے یہ تصویر جنوبی پھاٹک والی تصویر کی نسبت ادنیٰ درجے کی ہی اور اُسکی بھدی سی نقل معلوم ہوتی ہی (۱) -

دایاں ستون - روکار - بالائی لوح :— دایاں ستون

بدھہ کا ۳۳ دیوتاؤں کی بہشت سے زمین پر اُترنا -

---

(۱) ان تصویروں کی اصطلاحی اور صنعتی خوبیوں کے متعلق صفحات ۱۵۶ تا ۱۶۲ پر بحث کی گئی ہی -

اس بہشت میں بدّھہ کی والدہ مایا نے دوبارہ جنم لیا تھا اور بدّھہ اُنکو اپنے دہن کي تلقین کرنے کے لئے وہان گیا تھا - کہتے هین کہ بہشت سے زمین پر اترنے کا یہ واقعہ صوبجات متحدہ کے قصبہ سَنکَسیہ یا سَنکیسہ (۱) مین وقوع پذیر ہوا تھا -

دیکھئے ' لوح کے وسط مین وہ کراماتي زینہ بنا ہوا هی جسکے ذریعہ سے بدّھہ ' اندر اور برھما کو ساتھ لئے ہوئے ' بہشت سے زمین پر آیا - زینے کے اوپر والے سرے کے قریب بدّھہ کا درخت اور تخت هین جنکے دونون طرف چند دیوتا پرستش کی وضع مین هاتھ باندھے کھڑے هین - جُون جون بدّھہ نیچے اترتا هی اور اور دیوتا اُس کي خدمت مین حاضر ہوتے جاتے هین - انمین جو دیوتا چوري اور کنول کا پھول هاتھ مین لئے زینے کے دائین جانب کھڑا هی وہ غالباً برھما هی - زینے کے نیچے کے سرے پر تخت اور درخت دوبارہ بنائے گئے هین اور اُنکے دونون طرف تین تین پرستش کرنے والے کھڑے هین - اُن سے اس امر کا اظہار مقصود هی کہ بدّھہ زمین پر واپس آگیا -

(۱) ضلع فرخ آباد (مترجم) -

لوح دوم :— ایک راجہ گاڑي مین سوار ہوکر کسی شہر کے دروازے سے باہر نکل رہا ہی اور اُسکے آگے ایک کوتل گھوڑا ہی -

یہ منظر مشرقي پھاٹک کي اُس تصویر سے بہت مشابہ ہی جسمین کپل وست سے بدّھہ کي روانگي کا نظارہ دکھایا گیا ہی - فرق صرف اسقدر ہی کہ اُس تصویر مین گاڑي نہین بنائی گئي اور اِس مرقع مین گھوڑے پر چھتر نہین دکھایا گیا جس سے بدّھہ کی موجودگي کا اظہار ہوتا - برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص پانی کا کوزہ یا بدھنا(۱) ہاتھ مین لئے گھوڑے کے قریب کھڑا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کوئي چیز کسی شخص کو بطور عطیہ دی جارہي ہی -

غالباً یہ اُسوقت کي تصویر ہی جب راجہ شُدھودن اپنے لخت جگر گوتم بدھہ سے ملنے کے لئے کپل وست سے روانہ ہوتا ہی اور ملاقات کے بعد اُسکو ایک باغ عطا کرتا ہی -

لوح سوم - کپل وست والي کرامت کا منظر :—

اس لوح کا مطلب پوري طرح ذہن نشین کرنیکے لئے

---

(۱) سنسکرت بہرنگار - भृंगार

برابر والي لوح کا معاینه بهي ضروري هی جو اسي ستون کے اندروني رخ پر کنده هی - واقعه یه هی که جب بدهه حصول معرفت کے بعد اپنے وطن مالوف کپل وستو کو لوٹا اور اُسکا باپ راجه شُدهودن اپنے حشم و خدم کولے کر اُسکے استقبال کے لئے شہر سے باهر گیا تو (دونون کے روبرو هونیکے وقت) یه سوال پیدا هوا که آیا باپ بیٹے کو پہلے سلام کرے یا بیٹا باپ کو - باپ تو صاحب تاج و تخت هونے کي وجه سے بلند مرتبه تها ' اور بیٹے کو یه شرف تها که وه بدّهه یعني " عارف کامل " کا رتبه حاصل کرچکا تها بدّهه نے اس سوال کو ایک کرامت دکها کر حل کردیا یعني وه هوا مین معلّق هوکر چلنے لگا -

دیکهئے ' اندر والي لوح مین برگد کا درخت اور اُسکے سامنے تخت بنا هوا هی جو بدّهه کي علامت هی - درخت کے اوپر جو چیز هوا مین معلّق دکهائي هی وه وه چبوتره (چُنکرم - चंक्रम) هی جسپر بدّهه چهل قدمي کیا کرتا - یہان اس چبوترے سے یه ظاهر کرنا مقصود هی که بدهه هوا مین چل رها هی - چبوترے کے اوپر چند گندهرب هاتهون مین هار لئے آ رهے هین - برگد کا

درخت(۱) اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ راجہ شُدھودَن نے اپنے بیٹے کی واپسي پر اُسکو ایک باغ بطور انعام دیا تھا جس مین بڑے بہت سے درخت لگے ہوئے تھے - اس طرح یہ درخت مذکورہ بالا کرامت کا محلّ وقوع بتلاتا ہی - مقابل والی تصویر مین جو سامنے کے رخ پر ہی، غالباً بدّھہ کو اسي باغ کے اندر اپنے مریدون اور معتقدون کے حلقے مین بیٹھا ہوا دکھایا ہی -

اندرونی رخ - بالائي لوح :— اس تصویر مین غالباً کسي ستوپے کے موسوم کرنیکی رسم کا منظر دکھایا گیا ہی اور یہ بھي بعید از قیاس نہین کہ اس سے بدّھہ کي وفات کے واقعہ کا اظہار مقصود ہو -

دیکھئے اس تقریب کے جشن مین بہت سے اشخاص رقص و سرود مین مصروف ہین - انمین سے بعض گرم لباس مین ملبوس اور اونچے اونچے جوتے یا بُوٹ پہنے ہوئے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ کسی سرد ملک کے رہنے والے ہین - ان لوگون کے خط و خال اور انکے حقیقت نما چہرے بالخصوص دیکھنے کے قابل ہین -

(۱) اسکو سنسکرت مین نیگرودھہ (न्यग्रोध) کہتے ہین -

لوح دوم :— بندر کا بدّهه کی خدمت میں شہد کا پیاله پیش کرنا -

اس لوح میں بدهه کو بیپل اور تخت سے ظاهر کیا هی جنکے گرد بہت سے معتقد پرستش کی وضع میں کهڑے هیں (دیکهو تصویر بلیٹ ۲ - ب - Plate VI, b) بندر کی تصویر دو مرتبه بنائی گئی هی ' پہلے شہد کا پیاله هاته میں لئے هوئے اور پهر خالی هاته جبکه وه نذر پیش کرچکا هی - قندهاری تصاویر میں بهی اس واقعه کو قریب قریب اسی طرح دکهایا گیا هی (۱) -

لوح سوم - اس نقش کی تشریح صفحات ۱۲۱ تا ۱۲۳ پر روکار کی تیسری لوح کے بیان میں هوچکی هی -

پشت ــ پشت کی جانب صرف ایک هی لوح هی - اسکے وسط میں بدهه کا تخت اور درخت هی اور کچه یاتری نذرانے لا رهے هیں - اس تصویر کے واقعه کی شناخت نہیں هوسکی -

---

(۱) اس قصے کا محل وقوع عموماً ویشالی خیال کیا جاتا هی مگر بعض مصنفین نے متهرا اور بعض نے شراوستی بهی لکها هی (دیکهو موسیو فوشے کی تالیف " لارٹ گریکو بدهیک " صفحه ۵۱۲)



a. South Gateway, left pillar, inner face. Worship of the hair of Bodhisattva.



b. North Gateway, right pillar, inner face. The offering of the monkey.



c. East Gateway, left pillar, front face. The miracle of Buddha walking on the waters.



d. West Gateway, right pillar, front face. The Mahakapi Jataka.

بایاں ستون - رُوکار - اس رخ کي اکثر تصویریں شہر شراوستي سے تعلق رکھتي ھیں - بایاں ستون

بالائی لوح :- وسط میں آم کا درخت ھی جسکے سامنے بُدّھ کا تخت رکھا ھوا ھی - بدّھ کے گرد اُسکے مریدوں یا چیلوں کا حلقہ ھی جنمیں سے کچھ تو درخت پر لٹکانے کے لئے ھار لا رھے ھیں اور کچھ پرستش کے انداز میں ھاتھ باندھے کھڑے ھیں - بودھ مذھب کي جو کتابیں پالی زبان میں لکھی ھوئی ھیں اُنکے مطابق شراوستی کي وہ مشہور کرامت جبکہ بدّھ ھوا پر چلا ، اُسکے پاؤں سے آگ کے شعلے نکلے اور سر سے پانی کي ندیاں بہنے لگیں ، آم کے ھی ایک درخت کے نیچے دکھالي گئی تھي ، لیکن مرقع میں اس کرامت کي کوئي خاص علامت نظر نہیں آتی -

لوح دوم :- شراوستی کا جیتاون باغ -

اس باغ میں بدّھ کي سکونت کے تین مکان ، گَندھ کُٹي ، کُشمبھہ کُٹي اور کرورِي کُٹي ، دکھائے گئے ھیں جو بدّھ کو نہایت مرغوب تھے - ھر مکان کے سامنے

بدهه کا تخت بنا هوا هی - یه باغ آناتهه پنڈک نامی ایک ساهوکار نے اتنی هی اشرفیون کے عوض خرید کر بدهه کی خدمت مین پیش کیا تها جتنی که باغ کی سطح زمین کو ڈهانپ سکی نهین - یهی وجه هی که لوح کے حصه زیرین پر قدیم هندی سکے (کار شاپن - कार्षापण) بچھے هوئے دکھائے هین - اس واقعه کی ایک تصویر بهرهوت (واقعه ریاست ناگود - وسط هند) مین بهی بنی هوئی هی جس مین سکون کی جزئیات زیاده واضح هین -

لوح سوم :— اس لوح مین جو طویل اور کشاده منڈپ بنا هوا هی وه شراوستی کے اس منڈپ (मण्डप) کو یاد دلاتا هی جسکی تصویر بهرهوت کی ایک لوح مین دکھائی گئی هی -

لوح چهارم :— ایک شاهی جلوس کا دروازه شهر سے نکلنا - یه غالبا راجه پرسنجیت والئی کوشله هی جو بدهه کا استقبال کرنیکے لئے شراوستی سے باهر آ رها هی -

لوح پنجم :— یه تصویر پهاٹکون کی چند اور تصویرون سے بهت مشابه هی لیکن اسکا مطلب واضح نهین هوتا -

ممکن ھی کہ یہ راجہ اِندر کی بہشت نندن ھو جسکی
تصویر ستوپہ نمبر ۳ کے پھاٹک پر بھی دکھائی گئی
ھی - اِس بہشت میں عیش و عشرت کی چہل پہل اور
نفسانی خواھشات کی گرم بازاری ھی -

اندرونی رخ — اِس رخ پر جو ابھروان تصویرین
بنی ھوئی ھین وہ سب شہر راجگیر سے تعلق رکھتی
ھین -

بالائی لوح :— راجگیر کے قریب غار اِندر شال مین
اندر دیوتا کا بدّھہ کی زیارت کو آنا :—

لوح کے بالائی حصے مین ایک مصنوعی غار ھی
جس کا روکار بودھہ مذھب کی اُن قدیم عبادتگاھون کے
روکار سے مشابہ ھی جو مغربی اور وسطی ھند کے پہاڑون
مین تراشی ھوئی ھین - غار کے دروازے کے سامنے ایک
تخت بدّھہ کی موجودگی کا اظہار کر رھا ھی - اوپر
چٹانون مین چند درندے جانور نظر آتے ھین ' انسے یہ
ظاھر کرنا مقصود ھی کہ وہ غار کسی وحشت خیز
جنگل مین واقع ھی - ذرا نیچے راجہ اِندر اور اُسکے رُفقاء
پرستش کی وضع مین کھڑے ھین لیکن یہ تمیز کرنا

ناممکن هی که ان مین خود راجه اِندر کونسا هی اور اُس کا گویا پنچاشکهه ، جو اس موقعه پر اُسکے همراه تها ، کونسا هی -

لوح دوم :— ایک بادشاه کا اپنے جلوس سمیت دروازه شهر سے باهر آنا - چونکه ستون کے اس رخ کی تصویرین راجگیر کے ساتھ بالخصوص تعلق رکهتی هین اس لئے اغلب یه هی که یه بادشاه یا تو بمبی سارا هی یا اجات شترو جو بدهه سے ملنے کے لئے کوه گدهه کوٹ پر جا رها هی اور شهر راجگیر هی -

لوح سوم :— بانس باری (وینو ون - वेणुवन)

واقع راجگیر :— لوح کے وسط مین بدهه کا تخت هی جس کے گرد اُسکے معتقد دست بسته کهڑے هین - اس مقام کی تعیین بانس کے درختون سے هوتی هی جو لوح کے دونون طرف بنے هوئے هین -

پشت — بدهه کی وفات یا نروان :— اس واقعه کا اظهار ایک ستوپه بناکر کیا گیا هی جسکے گرد پرستش کرنے والے جمع هین -

---

مشرقي پھاٹک

سنگي شہتیر

روکار – بالائي شہتیر - آخري سات بدّھہ :—

اس لوح میں سے اور آخري بدّھہ کو آنکے اشجار معرفت کے سامنے تخت بناکر اور باقي پانچ کو ستوپوں کے دربعے ' جنمیں اُنکے " آثار " دفن لئے گئے تھے ' ظاہر کیا ھی - ستوپوں اور درختوں کے گرد حسب معمول انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کھڑے ھیں -

درمیاني شہتیر :— کپل وست سے بدّھہ کي روانگي (بہ عزم ترک دُنیا) :—

دیکھئے ' (پلیھٹ ۷ ' الف - Plate, VII, a) ' لوح کے بائیں حصے میں کپل وست کا شہر ھی جسکے گرد فصیل اور خندق بني ھوئي ھی - بدّھہ کا گھوڑا کنتھک شہر کے دروازے سے باھر آرھا ھی ' اس کے سموں کو چند دیوتا ھتھیلیوں پر سنبھالے ھوئے ھیں ' چندک سائیس کے ھاتھ میں چھتر ھی جس سے اُسکے آقا کي موجودگي کا اظہار ھوتا ھی ' اور بہت سے دیوتا بدّھہ کي خدمت کے لئے اُسکے ھمراہ ھیں - اس مجموعۂ تصاویر کو متواتر چار دفعہ بناکر اور دائیں جانب جاتا ھوا

دکھاکر شہزادے کے سفر کا اظہار کیا گیا هی- ترائے پر پہنچ کر بدّهه اپنا گھوڑا اور سائیس کپل وست کو واپس بھیجدیتا هی(۱) اور بقیه سفر با پیادہ طے کرتا هی اس پیدل سفر کو بدّهه کے متبرک نقش یا داکر ظاهر کیا هی جن کے اوپر ایک چھتر سایه افگن هی - وہ تین غمزدہ تصویرین جو نقش کے دائین سرے پر' زیرین گوشے مین' گھوڑے کے پیچھے بنی هوئی هین اُن بدشاؤن کی معلوم هوتی هین جو سدهارتھ کی روانگی پر افسوس کرتے هوئے شہر سے اُسکے همراہ آئے تھے (قندهاری تصاویر مین شہر کی دیبی کو بھی' جسکی طرز ساخت یونانی هی' گوتم کی روانگی پر افسوس کرتے هوئے دکھایا هی) - لیکن ممکن هی که یه لوگ بدشا نه هون بلکه وہ قاصد هون جنکو راجه شدّهودن نے شہزادے کو واپس لانے کی غرض سے بھیجا تھا -

لوح کے بیچ مین سنگتراش نے جامن کا درخت بنایا هی جسکی علت غائی بظاهر بودهی ستوا کے پہلے مراقبے یا دهیان کو یاد دلانا اور اُس طریق کا اظہار کرنا

(۱) '' ندان کتها '' کی رو سے گھوڑے نے اُسی جگه دم دیدیا تھا جہان گوتم نے اُسکو چھوڑا تھا -

ھی جسکو بودھی ستوا نے بعد ازاں اپنا مسلک بنایا -
ناظرین کو معلوم ھوگا کہ سدھارتھ نے اپنا پہلا دھیان
جامن کے درخت کے نیچے کیا تھا جس کا سایہ ،
جبتک کہ بودھی ستوا اسکے نیچے بیٹھا رہا ، مطلقاً نہ
کھسکا تھا - (دیکھو پلیٹ ۷ - الف - Plate VII, a)

زیریں شہتیر — اشوک کا بودھی درخت کی زیارت
کو آنا :—

وسط میں بودھ گیا کا دیول اور مندر ھی ، بائیں
طرف بہت سے گویے اور جانوں ھاتھوں میں پانی کے
برتن لئے کھڑے ھیں اور داھنی جانب ایک شاھی جلوس
ھی جس میں ایک راجہ اور رانی ھاتھی سے اتر کر
درخت کی پرستش کرتے نظر آتے ھیں (دیکھو پلیٹ
۷ ب - Plate VII, b) - یہ راجہ اشوک اور اسکی
رانی تشیا رکھشیتا ھیں جو بودھی درخت کو پانی دینے
اور اسکی قدیم سرسبزی اور خوبصورتی کو بحال کرنے
کی غرض سے آئے ھیں ، کیونکہ رانی نے حسد کے جوش
میں درخت پر جادو کردیا تھا - شہتیر کے سروں پر موروں
کے جوڑے بنے ھوئے ھیں - ممکن ھی کہ انسے اشوک

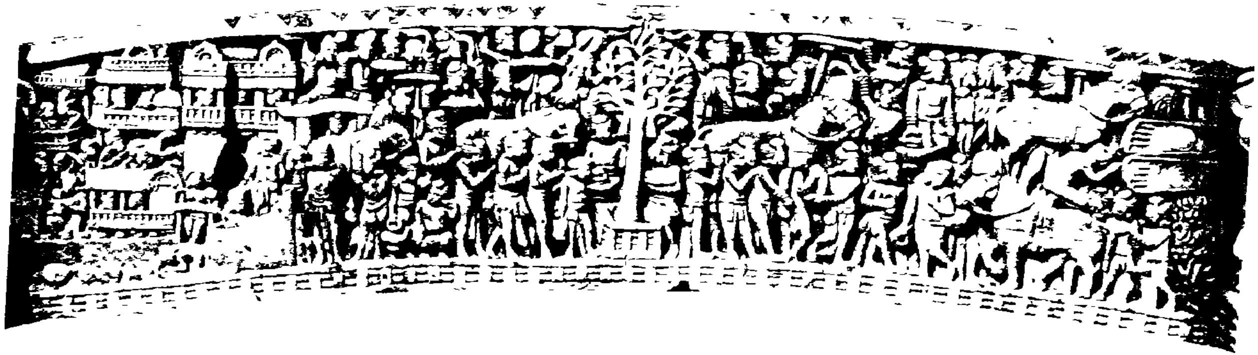
کي طرف اشارہ مقصود هو کیونکه یه خوبصورت پرند(۱) خاندان موریا کا خاص نشان تها -

پشت :— بالائی شهتیر - آخري سات بدھ - ان کو حسب معمول چوکیون اور اُن درختون سے ظاهر کیا گیا هی جنکے نیچے اُنهین معرفت حاصل هوئي تهي - انساني اور ملکوتي هستیان درختون کي پرستش کر رهی هین -

درمیاني شهتیر - واقعه حصول معرفت (سمبودهی - सम्बोधी) - شهتیر کے وسط مین بدھ کا تخت اور اُسکے پیچهے بودھ گیا کا پیپل هی جسکے نیچے بدھ کو معرفت حاصل هوئي تهي - چپ و راست ' اصلي اور خیالي حیوان و طیور اور ناگا قوم کے افراد هین جن سے اس خیال کا اظهار مقصود هی که بدھ کی نئی (روحانی) بادشاهت هر قسم کی مخلوق پر حاري هی - ناگون کی موجودگی مُچلندا کے افسانے کو یاد دلاتی هی جس نے واقعه حصول معرفت کے بعد بدھ کے اوپر اپنے پهن کا سایه

(۱) پالي زبان مین مور یعني طاؤس کو مور اور سنسکرت مین مَیُورا (मयूर) کهتے هین -

PLATE VII



a. East Gateway: Front, Middle Architrave. The Departure of Buddha from Kapilavastu



کرکے بارش سے اسکی حفاظت کی تھی - مُچلندا ایک جھیل کا محافظ (ناگ) دیوتا تھا جو شہر گیا کے قریب واقع تھی -

زیرین شہتیر :— وسط میں ایک ستوپہ ہے جس پر چڑھاوا چڑھانے کے لئے بہت سے ہاتھی پھولوں اور پھلوں کی پیشکش لا رہے ہیں - ممکن ہے کہ یہ ستوپہ رامگرام کا ستوپہ ہو اور اس کے (ناگا) محافظ ' جنہوں نے اشوک کو بدھ کے آثار پر قبضہ کرنے سے باز رکھا تھا ' یہاں ہاتھیوں کی شکل میں دکھائے گئے ہوں (دیکھو صفحہ ۱۰۲)

دایاں ستون - روکار - دیوتاؤں کے چھ ادنی بہشت(۱) جن میں نفسانی جذبات ابھی تک مغلوب نہیں ہوئے - نیچے سے شروع کرکے یہ بہشت حسب ذیل ہیں :— دائیں جانب کا ستون

۱ — لوکپال یا چتر مہاراجیکا(۲) یعنی چار

(۱) دیولوک (یا देवलोक) کاماوچار

(۲) लोकपाल: चतुर महाराजिक

عظیم‌الشان بادشاهون کی بہشت جو چار
گوشۂ عالم کے مدارالمہام هین -

۲ — تریسترنشا(۱) یعنی تیندیس دیوتاؤن کی
بہشت جن کا صدر شکرا هی

۳ — وہ بہشت جسپر موت کا دیوتا (یاما) حکمران
هی اور جہان دن اور رات کا تعبر نہین
پایا جاتا -

۴ — تشیتا بہشت - تمام بودهی ستوا ' نوع انسانی
کے نجات دهندہ بنکر روئے زمین پر آنیسے
پہلے اسی بہشت مین پیدا هوئے هین -
میتریا بودهی ستوا بهی آجکل اسی مین
اقامت گزین هی -

۵ — نرمانرتیون کی بہشت جو اپنے عیش و عشرت
کے سامان خود هی پیدا کرلیتے هین -

۶ — پرنرمیت و شورتین دیوتاؤن کی بہشت - ان
دیوتاؤن کے عیش و عشرت اور تفریح طبع کے سامان

(۱) त्रयस्त्रिंश

دوسرے اشخاص انکے لئے پیدا کرتے ھیں
مارا (یعنی شیطان) ان کا بادشاہ ھی -

مذکورہ بالا بہشتوں کو ایک شش منزلہ محل کی ایک ایک منزل سے ظاہر کیا گیا ھی - ھر منزل کا رو کار ستونوں کے ذریعے تین حصوں میں منقسم ھی جو یا تو نقش و نگار سے بالکل معرا ھیں یا جمشیدی طرز کے خوبصورت تاجوں سے آراستہ ھیں - ھر لوح کے وسط میں ایک دیوتا بیٹھا ھی جس کا انداز نشست ھندی راجاؤں کے انداز سے مشابہ ھی - اُسکے دائیں ھاتھ میں وجر (वज्र) اور بائیں میں امرت (अमृत) کی صراحی ھی اور پیچھے خادمہ عورتیں شاھی چھتر اور چوری لئے کھڑی ھیں - دیوتا کی دائیں جانب ' کسی قدر پست چوکی پر ' اُس کا نائب السلطنت (اُپراجہ - उपराज) بیٹھا ھی اور بائیں طرف دربار کی ناچنے گانے والی عورتیں مصروف رقص و سرود ھیں - ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ یہی تصویریں سب بہشتوں میں پائی جاتی ھیں اور ان ھم شکل تصاویر کی بار بار تکرار سے اھل بودھ کی بہشتوں کے سامان عیش و آسائش کی یکرنگی اور بے مزگی کا بہترین اندازہ ھوسکتا ھی -

سدون کے اس رخ کي سب سے بالائي لوح نیچے والی بہشتون سے مختلف هی - اس مین دو شخص ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے هین اور انکے پیچھے خدام کھڑے هین - یہ شاید برهما لوک کی زیرین بہشت هی - اهل بودھ کے عقاید کے بموجب برهما لوک مذکورہ بالا ادنی بہشتون سے ارفع و اعلی هی -

دایان سدون - اندروني رخ - سدون کے اس رخ پر گوتم بدھہ کي جائے پیدائش یعني سہر کپل وست کے واقعات دکھائے گئے هین :—

بالائي لوح - راجہ شدھودن کا بدھہ کي تعظیم بجا لانا :—

وسط لوح مین بدھہ کا شجر معروف اور تخت هی - انکے گرد پرستش کرنے والون کا مجمع هی جس مین بدھہ کا باپ راجہ شدھودن بھي تخت کے سامنے کھڑا ہوا نظر آتا هی - راجہ کے سر پر ویسا هي تاج هی جیسا اس سے نیچے والي لوح مین هي - اس مرقع مین گوتم بدھہ کي مراجعت کپل وست کے وقت راجہ شدھودن کا اپنے بیٹے کو تعظیم دینے کا واقعہ دکھایا هی -

لوح دوم :— اس لوح کے بالائی حصے میں بدھ کی والدہ "مایا کا خواب" یا "بودھی سدوا کے حمل میں آنے کا واقعہ" دکھایا گیا ھی - رانی مایا محل کے ایک بالاخانے میں محو خواب ھین ' - اوپر بودھی سدوا ایک چھوٹے سے سفید ھاتھی کی شکل میں آسمان سے اُتر رھا ھی (۱) - اس نظارے سے بودھ مذھب کے پیرو بہت اچھی طرح واقف تھے اور (چونکہ یہ واقعہ کپل وست کا ھی اس لئے) مرقع میں جو شہر دکھایا گیا ھی اُسکی شناخت میں اس نظارے سے بہت مدد ملتی ھی - ذرا نیچے کو ایک شاھی جلوس شہر کے بازاروں میں سے ھوتا ھوا دروازہ شہر سے باھر نکل رھا ھی یہ راجہ شُدّھودن کا جلوس ھی - جو اپنے بیٹے کی مراجعت پر اُس سے ملنے کے لئے جارھا ھی - حصہ زیرین میں بدھ کی ھوا میں چلنے کی کرامت دکھائی گئی ھی (دیکھو - شمالی دروازے کے بیان میں اس کرامت کی تفصیل ' صفحہ ۱۲۲) - سب سے نیچے بائیں کونے میں برگد کا درخت اُس باغ کی طرف اشارہ کرتا ھی جو راجہ شُدّھودن نے اس موقع پر بدھ کو نذر دیا تھا - شمالی پھاٹک کی طرح اس لوح میں

(۱) دیکھو فٹ نوٹ (۲) صفحہ ۱۰۹ اور ضمیمہ صفحہ ۲۸۱

بھی بدّھه کے هوا مین چلنے کو چنکرم (चंक्रम) یا جبوترے سے ظاهر کیا هی - راجه اور اُسکے همراهیون کا هوا مین چلتے هوے بدّھه کی طرف اوپر کو مده اُٹھا اُٹھا کر دیکھنا نہایت دلچسپ هی -

بہشت — واقعه حصول معرفت :— وسط لوح مین پیپل کا درخت هی جسکے چارون طرف مربع کٹہرہ بنا هوا هی - درخت کے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملائکوتی شکلین هین -

بائین جانب کا ستون

زرِ کار — لوح اول و دوم - بدّھه کا معرفت حاصل کرنا - اوپر سے دوسری لوح مین بودھ گیا کا مندر هی جسکو راجه اشوک نے "شجر معرفت" کے گرد تعمیر کروایا تھا - مندر مین بدّھه کا تخت رکھا هی اور اُسکے بالائی دریچون سے مقدس درخت کی شاخین نکل کر باهر کو پھیلی هوئی هین یه درخت اور تخت بدّھه کے حصول عرفان کا اظہار کرتے هین - مندر کے دائین بائین چار شخص پرستش کی وضع مین کھڑے هین - یه غالباً لوکپال یعنی چہار اطراف عالم کے محافظ بادشاه هین -

اوپر کی لوح میں بہت سے دیوتاؤں کی در صفیں نظر آتی ہیں جو اپنی آسمانی بہشتوں سے نیچے کی طرف دیکھ رہے ہیں (۱) -

لوح سوم :— بدھہ کی پانی پر چلنے کی کرامت (پلیٹ ۶ ج - Plate VI, c) دیکھئے ' دریائے نیرنجنا طغیانیوں پر ھی اور کاشپ اپنے ایک چیلے اور ایک ملاح کو ھمراہ لئے کشتی میں سوار ھوکر بدھہ کو بچانے کی غرض سے لپکا ھوا جارھا ھی - ذرا نیچے بدھہ ' جسکو مجازاً اُس کے چنکرم یا چہل قدمی کرنیکے چبوترے سے ظاھر کیا ھی ' پانی پر چلتا ھوا نظر آتا ھی - اور لوح کے حصہ زیرین میں کاشپ اور اُس کا چیلہ ' جنکی تصویرین دو مرتبہ بنائی گئی ھیں ' پرستش کی وضع میں ھاتھ باندھے بدھہ کے سامنے خشک زمین پر کھڑے ھیں (یا شاید تذکرت کر رہے ھیں) اس موقع پر بدھہ کا قائم مقام اُس کا تخت ھی جو نقش کے حصہ زیرین میں دائیں ھاتھ کو رکھا ھوا ھی -

(۱) اس لوح کا مفہوم واضح نہیں ھی - ممکن ھی کہ اس میں شراوستی والی کرامت کا منظر دکھایا گیا ھو -

لوح زیرین :— راجه بمبي سارا شهر راجگیر سے اپنے شاهي حشم و خدم کے ساتھ بدّهه کي ملاقات کو جارها هي - بدهه کو اُسکے تخت سے ظاهر کیا گیا هي - یه واقعه کاشپ کے بودهه مذهب اختیار کرلینے کے بعد کا هي - کاشپ کو اپنے پیرووں میں شامل کرنے کے لئے بدهه کو بہت سي کرامتیں دکھاني پڑیں انمیں جنمیں سے ایک اوپر کي لوح میں منقبت هي -

بایان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر اُن کرامتوں کے منظر کنده هیں جنکے ذریعے بدّهه نے کاشپ برهمن اور اُسکے چیلوں کو اپنا معتقد بنایا تها :—

بالائي لوح - اندر اور برهما کا شهر اُرولوا میں بدّهه کي زیارت کو آنا ، لوح کے وسط میں تخت رکها هي جو بدّهه کي موجودگي کا اظهار کرتا هي - تخت کے اوپر چهتر هي اور پیچهے کي طرف اندر اور برهما پرستش کي وضع میں کهڑے هیں -

لوح کے بالائي حصے میں اُرولوا کے مکانات نظر آتے هیں اور باشندگان شهر اپنے روزمرّه کے کام کاج میں مشغول هیں - بائیں طرف ایک عورت سِل پر مصالحه

پیس رهی هی اور ایک مرد اُسکے پاس کھڑا هی - ان کے قریب هی دائیں طرف ایک دوسري عورت کھڑي هولی میز پر کچھ کام کررهی هی تیسري مُوسل لئے ارکھلی میں دهان کوٹ رهی هی اور چوتھی جهاج میں چاول لے کر سنوار رهی هی - حصہ زیرین میں دریائے نیرنجنا دکھایا گیا هی جسکے کنارے پر بہت سے مویشی جمع هیں اور ایک عورت دریا سے ایک گھڑا پانی لے رهی هی - یہ بات قابل توجه هی کہ شہر بھر میں صرف ایک شخص کے هاتھ دعا کي حالت میں هیں -

لوح دوم - اُرولوا کے آتشین مندر میں بدّھه کا اژدھے کو مغلوب کرنا :— یه قصه اسطرح بیان کیا جاتا هی که کاشپ کي خانقاہ کے قریب ایک آتشین مندر تها (۱) جس میں ایک خوفناک اژدها رها کرتا - بدھه نے کاشپ سے اس مندر میں ایک رات بسر کرنے کي اجازت حاصل کي - رات کو اس اژدھے نے آگ اور دھوئیں کے ساتھ بدّھه پر حمله کیا مگر بدُّھه نے بھي

(۱) اصل برما کي کتابوں میں کاشپ کا باورچيخانه لکھا هی -

اُسکا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور آخرکار اژدھے نے مغلوب ہوکر بُدّھ کے کشکول میں پناہ لی -

دیکھئے ' اوج کے وسط میں مندر اور اُسکے سامنے قربانگاہ ہی - پیچھے بدّھ کی موجودگی کو ظاہر کرنیکے لئے تخت بنا ہوا ہی جسکے عقب میں پانچ پھن والا سانپ ہی اور آگ کے شعلے چھت کے روشندانوں میں سے نکل رہے ہیں - مندر کے دونوں طرف چند برہمن جوگی ادب و احترام سے کھڑے ہیں - نیچے ' دائیں جانب ' ایک پھونس کی جھونپڑی (پرنشالا - पर्णशाला) کے دروازے پر ایک جوگی چٹائی پر بیٹھا ہی - اسکے گھٹنے ایک پٹکے سے بندھے ہیں اور لمبے لمبے بال پگڑی کی وضع میں سر کے گرد لپٹے ہوے ہیں - ظاہرا یہ کوئی برہمن یوگ کر رہا ہی - اسکے سامنے ایک اور برہمن کھڑا ہوا غالباً بُدّھ کی اس کرامت کا حال اسکو سنا رہا ہی - قریب ہی ایک چھوٹی سی آتشین قربانگاہ ہی اور ویدوں کے مطابق قربانی کے لئے جو آلات ضروری ہیں وہ بھی قریب ہی رکھے ہیں - بائیں طرف دریاے نیرنجنا بہ رہا ہی جس میں ایک جوگی غسل کر رہا ہی اور تین نوجوان مبتدی پانی بھر رہے ہیں -

لوح سوم - لکڑی ' آگ اور قربانی والی کرامت :—

کاشپ کے تبدیل مذہب کے قصے میں مذکور ھی کہ آتشیں مندر والی کرامت کے بعد برھمنوں نے ایک قربانی کی طیاریاں کیں - لیکن نہ تو وہ آگ جلانے کیلئے لکڑیاں چیر سکے ' نہ آگ جلا سکے اور نہ نذر ھی چڑھا سکے جب تک کہ ھر ایک کام کے لئے بدّھہ نے خاص طور پر منظوری نہ دی -

اس سہ گانہ کرامت کو سنگتراش نے نہایت دلنشین طریق پر دکھایا ھی - صدر میں ' دائیں جانب ' ایک برھمن جوگی لکڑی چیرنے کیلئے کلہاڑی اٹھاتا ھی لیکن کلہاڑی (اوپر ھی رھتی ھی اور) اُس وقت تک نیچے نہیں آتی جبتک کہ بدّھہ اجازت نہ دے - بدّھہ کی اجازت ملجانے کے بعد ھم دیکھتے ھیں کہ کلہاڑی لکڑی کے جگر میں گھس گئی ھی - علی ھذالقیاس ایک برھمن قربانگاہ میں دھکھے کی ھوا سے آگ جلانے کی کوشش کر رھا ھی لیکن آگ اُسوقت تک روشن نہیں ھوتی جب تک کہ بدّھہ اجازت نہیں دیتا - قریب ھی قربانگاہ کی تصویر دوبارہ دکھائی گئی ھی جس میں آگ کے شعلے بلند ھورھے ھیں - کرامت کے

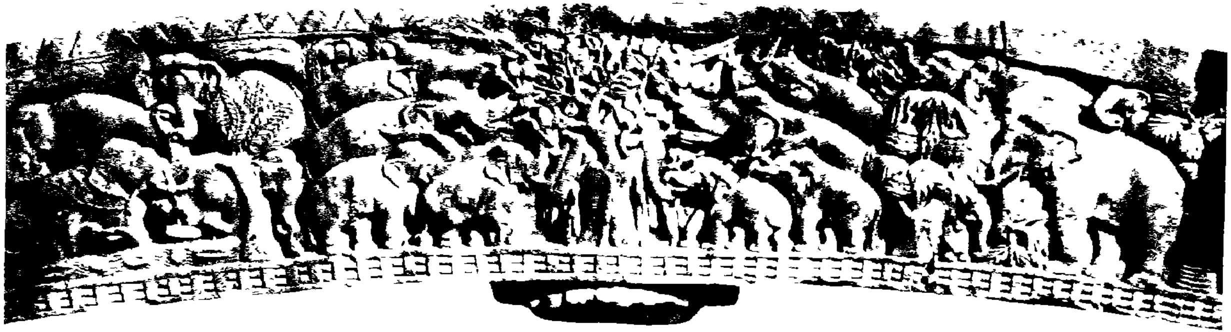
شہتیر کے دونوں سروں پر دو ستوپے اور اُنکے گرد چند اشخاص پرستش کي وضع میں کھڑے ھیں (دیکھو صفحات ۱۰۵ - ۱۰۶ و ۱۱۹ گذشته اور پلیٹ ۸ - الف) -

پُشت - بالائي شہتیر - شہر کرشانگر (قدیم نام - کوسي نارا) میں بدّھه کے "آثار" کا منظر :—

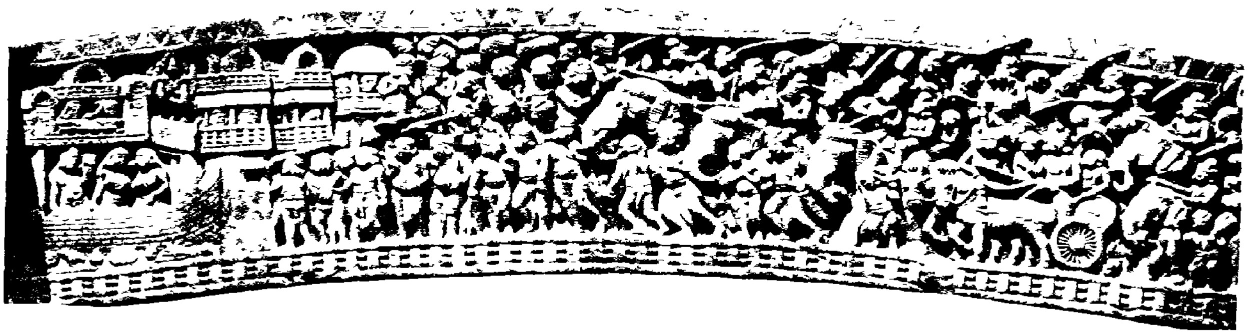
بدّھه کي وفات کے بعد اُسکے "آثار" (یعني راکھ اور جلي ھوئي ھڈیوں) پر کوسي نارا کے مَلّاؤں نے قبضه کر لیا تھا - چنانچه اس لوح میں ھم دیکھتے ھیں که قوم مَلّا کا سردار ھاتھي پر سوار ھے اور "آثار متبرکه" کو اپنے سر پر رکھے ھوئے شہر میں داخل ھو رھا ھے - دروازۂ شہر کے سامنے ایک تخت اور اُسکے پیچھے درخت ھے جو بظاھر سال کا درخت معلوم ھوتا ھے - اس سے غالباً اس حقیقت کا اظہار مقصود ھے که بدّھه کي وفات سال کے درختوں ھي کے ایک جُھنڈ میں واقع ھوئي تھي -

شہتیر کے سروں پر دو اور مرقعے بنے ھیں جن میں بہت سے آدمي جھنڈیاں اور نذرانے لئے ھوئے نظر آتے ھیں - یه بھي غالباً وسطي مرقع سے ھي تعلق رکھتے ھیں

PLATE VIII



a WEST GATEWAY FRONT LOWEST ARCHITRAVE THE CHHADDANTA JATAKA



b WEST GATEWAY BACK MIDDLE ARCHITRAVE THE WAR OF THE RELICS

اور مّلاؤں نے " آثار " حاصل کرنے کے بعد جو جشن منائے اُنکا اظہار کرتے ہیں -

درمیانی شہتیر - جنگ تبرکات - اس لوح کا مقابلہ اُس موقع سے اور جو جنوبی پھاٹک کے زیریں شہتیر پر کندہ ہی (دیکھو صفحہ ۱۰۷) - سات حریف دعویدار جنکے سروں پر چتر شاہی سایہ افگن ہیں ' اپنی اپنی فوجیں لئے شہر کوسی نارا کی جانب بڑھے چلے آرہے ہیں جسکا محاصرہ ابھی شروع نہیں ہوا - شہتیر کے بائیں سرے پر شہر کوسی نارا دکھایا گیا ہی - اس میں جو شخص شاہانہ انداز میں بیٹھا ہوا نظر آتا ہی وہ غالباً مّلاؤں کا سردار ہی - دائیں سرے پر غالباً بعض حریف دعویداروں کی تصویریں دوبارہ بنائی گئی ہیں - (دیکھو پلیٹ ۸ - ب - Plate VIII, b)

زیریں شہتیر - بدّھہ کو بھکانے کی کوشش :—

یہ منظر شہتیر کے تینوں حصوں پر کندہ ہی - وسط میں بودھ گیا کا مندر ہی جسکے اندر پیپل کا درخت اور بدّھہ کا تخت نظر آتا ہی - ' دائیں جانب مارا کی فوجیں شکست کھا کر بھاگی جارہی ہیں - ' بائیں

طرف دیوتا بدّھه کي فتح اور شیطان کی هزیمت پر
خوشیان منا رهے هین اور بُدّھه کے شاندار کارنامون کے
ترانے گا رهے هین -

بودھ گیا کا مندر جو شجر معرفت (پیپل) کے
گرد بنا هوا هی ' اشوک نے تعمیر کروایا تها اس لئے
اس تصویر مین اُسکو دکھانا تاریخی لحاظ سے غلط هی -

دایان ستون - سامنے کا رخ - بالائی لوح - دایان ستون

مہاکپی جاتک - (دیکھو تصویر پلیت نمبر ۲ - د -
Plate VI,d) بیان کیا جاتا هی که ایک جنم مین
بودهی ستوا بندر کی شکل مین پیدا هوا تها - وہ اَسّي هزار
(۸۰۰۰۰) بندرون کا بادشاہ تها جو دریائے گنگا کے کنارے
رهتے اور ایک عظیم‌الشان آم کے درخت کے پهل کهایا
کرتے تهے - ایکدن راجه برهمدت والئی بنارس نے
اس درخت پر قبضه کرنے کا ارادہ کیا اور بندرون کو
مارنے کي غرض سے کچهه سپاهیون سے درخت کا
محاصرہ کرلیا ' لیکن بودهي ستوا ' یعنی بندرون کے
بادشاہ ' نے اپنے جسم سے دریا کے اوپر پُل بنا دیا
اور تمام بندر صحیح و سلامت دریا پار چلے گئے -

بدھہ کے حاسد اور بد باطن رشتہ‌دار دیودت نے ' کہ وہ بھی اس جنم میں بندر اور بودھی ستوا کی رعایا میں شامل تھا ' سوچا کہ اس وقت دشمن کو تباہ کرنے کا اچھا موقع ہی - ' چنانچہ وہ بودھی ستوا کی پیٹھ پر اس زور سے کودا کہ اُسکے دل پر سخت صدمہ پہنچا - بودھی ستوا کی اس جوانمردی کو دیکھ کر راجۂ بنارس اُسکے قتل کی کوشش پر پشیمان ہوا اور بودھی ستوا کے آخری لمحوں میں نہایت توجہ اور اعتناء سے اُسکی تیمارداری کی اور مرنے کے بعد شاہی اعزاز کے ساتھ اُسکی تجہیز و تکفین کی -

دیکھئے ' لوح کے وسط میں اوپر سے نیچے کو گنگا بہ رہی ہی - اوپر ' بائیں جانب ' آم کا درخت ہی جسکی شاخوں میں دو بندر چھپے ہوئے ہیں - بندروں کے بادشاہ نے ایک ہاتھ سے آم کی ایک ڈال پکڑ کر پچھلی ٹانگیں دریا کے دوسرے پار پہنچائی ہیں اور اس زندہ پُل کے ذریعہ سے کچھ بندر دریا کو عبور کرکے دوسری طرف جنگل اور پہاڑ کی چٹانوں میں جا چھپے ہیں - لوح کے حصہ زیریں میں راجہ برہمدت ' گھوڑے پر سوار ' اپنے سپاہی لئے کھڑا ہی

جنمین سے ایک سپاہی کمان مین تیر جوڑے بودھی ستوا کو نشانہ بنایا جاتا ھی - لوح کے بالائی حصے مین راجہ کو دوبارہ آم کے نیچے بیٹھا اور قریب المرگ بودھی ستوا سے باتین کرتا ہوا دکھایا گیا ھی - کتب " جاتکا " مین لکھا ھی کہ بودھی ستوا نے اس وقت راجہ کو فرائض سلطنت کے متعلق مفید نصیحتین کین -

لوح دوم - تُشیتا بہشت مین بودھی ستوا کا وعظ :—

لوح کے وسط مین بدھہ کا درخت اور تخت ھی اور تخت کے گرد بہت سے دیوتا بوضع پرستش باادب مین کھڑے ھین - اوپر کے حصے مین گندھرب پھولون کے ھار لا رھے ھین اور انکے نیچے درخت کے دونون طرف اندر اور برھما کسی شیر جیسے جانور پر سوار آرھے ھین - اوپر کی تصویرون مین ، اور نیز دیوتاون کے قدمون کے نیچے ، جو بادل دکھائے گئے ھین انکی رسمی طرز ساخت کو غور سے دیکھئے - معلوم ھوتا ھی کہ یہ گویا پہاڑ کی چٹانین ھین جن سے آگ کے شعلے نکل رھے ھین -

لوح سوم :— بدھ (جسکو یہاں تحت سے ظاہر کیا گیا ہی) جنگل میں ایک پھولدار درخت کے نیچے بیٹھا ہی جو ممکن ہی کہ بودھ گیا کا راجاین درخت ہو جسکے نیچے بدھ حصول معرفت کے بعد چند روز بیٹھا تھا - نیچے ' بدھ کے سامنے ' چند اشخاص پرستش کی وضع میں کھڑے ہیں جو اپنی وضع قطع سے دیوتا معلوم ہوتے ہیں -

لوح زیرین :— اس لوح میں پھول پتی کا کام ہی جس پر تین آزمائی شیر بھر کھڑے ہیں - پھول پتیوں کی طرز ساخت رسمی ہی مگر اوپر والے پتوں کے عجیب و غریب شکل دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں - پتوں کے موڑنے کا یہ دلکش طریقہ ابتدائی ہندی صنعت کی خصوصیت ہی جو زمانۂ مابعد کی صنعت میں کہیں نظر نہیں آتی - لوح کے اوپر ایک کتبہ بھی کندہ ہی جسمیں لکھا ہی کہ یہ ستون ایاچوز (آریہ کشدر) کے شاگرد بالا مترے بنوایا تھا -

اندر کا رخ - لوح اول - واقعۂ حصول معرفت (سمبودھی) :—

لوح کے بالائی حصے میں پیپل کا درخت اور بدھ کا

تخت هیں جن کے گرد بہت سے مرد ، عورتیں ، جانور اور دیوتا پرستش کی وضع میں کھڑے هیں - یه منظر مارا اور اسکی شیطانی فوج کی هزیمت کے بعد کا هی جبکه " ناگ " پردار مخلوق ، فرشتے ، اور دیوتا ایکدوسرے کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے " شجر معرفت " کے نیچے هستی معظم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور جوں جوں آگے بڑھتے خوشی میں آکر یه نعرے لگاتے تھے که " آخرش رشی فتحیاب ہوا......اور شیطان مغلوب ہوگیا " - وہ بڑے سر والا دیوتا ، جو لوح کے دائیں جانب ہاتھی یا شیر پر سوار هی ، غالباً اندر یا شاید برهما هی -

وسط لوح میں تین شخص جنکے چہرے مغموم و متفکر معلوم ہوتے هیں تخت کے تین طرف کھڑے هیں - لیکن یه سوال اب تک حل نہیں ہوا که ان تصویروں سے کیا مراد هی - اس سے قبل هم مشرقی پھاٹک پر مہا بھنش کرمن یعنی " ترک دنیا " والے نقش میں دیکھ چکے هیں که سنگتراش نے لوح کے وسط میں ایک جامن کا درخت بنایا هی جس سے اسکا مقصد بودھي ستوا کے سب سے پہلے " دھیان " کو

یاد دلانا اور اُس مسلک کا اظہار کرنا ھی جو بودھی ستوا نے اُس دھیان کی بدولت بعد میں اختیار کیا - ممکن ھی کہ یہاں بھی یہ تین شکلیں (جو مشرقی پھاٹک والے نقش کے تین یکشاؤں کی غمزدہ تصویروں سے بے حد مشابہت رکھتی ھیں اور غالباً ایک ھی کاریگر کی بنائی ھوئی ھیں) ' مہا بھنش کرمن کا واقعہ یاد دلانے کے لئے بنائی گئی ھوں جس کا نتیجہ آخرکار حصول معرفت کی صورت میں رُونما ھوا - ' اور وہ دروازہ جو ان تصویروں کے عقب میں ھی شہر کپل وستو کے دروازے کو یاد دلانے کے لئے بنایا گیا ھو -

لوح دوم - دیوتاؤں کا بدھ سے سلسلہ وعظ و تبلیغ شروع کرنے کی درخواست کرنا -

بودھ مذھب کی کتابوں میں لکھا ھی کہ معرفت حاصل کرنیکے بعد بدھ نے اُس حقیقت کی عام اشاعت کرنیکے بارے میں تامل کیا جو اُسپر آشکار ھوئی تھی اُسوقت برھما ' اِندر ' لوکپال (یعنی چار اطراف عالم کے مدارالمہام) ' اور ملائکہ اعلیٰ نے اُسکی خدمت میں

حاضر هو کر درخواست کي که وه دهرم کے چکر کو حرکت دے - اس درخواست کے وقت بدّهه برگد کے درخت کے نیچے بیٹھا هوا تها اور غالباً یہی وجه هی که اس لوح میں اس واقعه کو صرف بڑا درخت اور اُسي کے نیچے بدهه کا تخت رکھ کر ظاهر کیا گیا هی - سامنے جو چار شخص پہلو به پہلو کھڑے هیں وه چار لوکپال معلوم هوتے هیں -

پُشت : - بدّهه کي وفات کا واقعه حسب معمول ایک ستوپے اور اُسکے گرد چند خدام کي تصویرین بنا کر ظاهر کیا گیا هی -

بایان ستون - سامنے کا رخ - بالائی لوح :-

اس لوح میں غالباً اِندر کي بهشت دکھائی گئی هی جسکے سامنے دریائے منداکنی به رها هی - شمالی پهاٹک پر اور ستوپه نمبر ۳ کے منقش پهاٹک پر بهی اس سے ملتی جلتی تصویرین بنی هوئی هین (دیکھو صفحات ۱۲۷ و ۱۷۴) -

اندر کا رخ - بالائی لوح - شیام جاتک :-

کہتے هین که ایک نابینا زاهد اور اُسکی اندهي

بیوی ' جو اپنی تمام ضروریات کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے شیام کے محتاج تھے ' بنارس کے جنگلوں میں رہا کرتے - ایکدن راجۂ بنارس جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کہ شیام بھی دریا پر پانی بھرنے گیا اور اتفاقیہ راجہ کے تیر سے زخمی ہوگیا - راجہ کی ندامت اور پشیمانی اور شیام کے والدین کی گریہ زاری سے متاثر ہوکر اندر دیوتا بیچ میں پڑا اور حکم دیا کہ شیام کے زخم اچھے ہو جائیں اور اُسکے والدین کی قوت بینائی بحال ہو جائے -

دیکھئے ' اوپر لوح کے دائیں کونے میں ' دو جھونپڑیاں بنی ہوئی ہیں - ایک کے سامنے شیام کا باپ اور دوسرے کے دروازے پر اُسکی ماں بیٹھی ہے - نیچے شیام دریا سے پانی لیئے آرہا ہے - بائیں جانب راجۂ بنارس کی تصویر تین دفعہ بنائی گئی ہے ' پہلے وہ شیام کی طرف (جو پانی میں کھڑا ہے) تیر چلاتا نظر آتا ہے ' اس سے ذرا نیچے کمان ہاتھ میں لئے آرہا ہے اور تیسری جگہ تیر کمان ہاتھ سے پھینک کر افسوس اور پشیمانی کی حالت میں کھڑا ہے - دائیں طرف بالائی گوشے میں ' شیام اور اُسکے والدین

بالکل تندرست اور صحیح و سلامت موجود هیں اور اُنکے پہلو میں راجۂ بنارس اور اندر دیوتا کھڑے هیں -

لوح دوم - واقعہ حصول معرفت (سمبودھي) :—

وسط لوح میں پیپل کے درخت کے نیچے بدھ کا تخت رکھا هی - درخت پر گندھرب پھولوں کے هار چڑھا رهے هیں - اور گرد ناگا قوم کے مرد و زن شیطان پر بدھ کی فتحیابی کی خوشي میں جشن منا رهے هیں (دیکھو صفحہ ۱۵۲) -

لوح سوم :— اس لوح کا صرف بالائی حصہ رہ گیا هی لیکن معلوم هوتا هی کہ اس میں بدھ کے (راجگیر سے شہر ویشالي کو جاتے هوئے) دریائے گنگا کو عبور کرنے کي کرامت دکھائی گئي هی (۱) -

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت — ان مرقعون کي بے شمار تصاویر اور پرتکلف جزئیات

(۱) معلوم هوتا هی کہ اس لوح کے نیچے کا حصہ اُسوقت کاٹ دیا گیا جب میجر کول نے سنہ ۱۸۸۲ع میں پھاٹک کو دوبارہ نصب کیا - میسي کي کتاب میں (پلیٹ ۲۱ پر) یہ لوح مکمل دکھائي گئي هی -

کي تکمیل کے لئے کثیرالتعداد کاریگر بیسیوں برس تک کام کرتے رہے ہونگے - اِن میں بہترین مرقع وہ ہیں جو جنوبي پہاٹک کو مزین کرتے ہیں ' اور سب سے ادنی درجے کے وہ جو شمالي پہاٹک پر بنے ہوئے ہیں ' لیکن عملي دستکاري کے لحاظ سے شاید سب سے زیادہ فرق جنوبي اور مغربي پہاٹکوں کی منبت‌کاري میں پایا جاتا ہی - مثال کے طور پر جنوبي پہاٹک کے درمیاني شہتیر کے اندر والے رخ پر چھہ دندا ہاتھی کی جو تصویر ہی (پلیٹ نمبر ۵ - الف - Plate V, a) ' اُس کا مقابلہ مغربي پہاٹک کے زیرین شہتیر کے روکار والے مرقع (پلیٹ نمبر ۸ - الف - Plate VIII, a) سے کرو جس پر یہي منظر دکھایا گیا ہی :—

جنوبي پہاٹک کے نقش میں تمام تصویرین نہایت پابندي کے ساتھ ایک ہی سطح میں رکھی گئي ہیں کہ دیکھنے والوں کو سب یکساں نظر آئیں ' اور زیادہ اونچي یا ابھري ہوئي نہیں بنائي گئیں کہ اُنکے لمبے لمبے سایے منظر کی خوبیوں کو چھپا نہ لیں - نتیجہ یہ ہی کہ اس مرقع کو دیکھنے سے سنگتراشي کي بجائے زردوزي کے کام کا خیال پیدا ہوتا ہی - اور دیکھئے ' ہاتھیوں کي تصویرین عریض اور مسطح

بنائي هين که اُنکے غیر معمولي ذیل ڈول کی حقیقت بخوبی ذهن نشین هو جائے ' - درختون کو حسب قاعده اُبهرا هوا بنانے کی بجائے اُنکا صرف خاکا سا بنا دیا گیا هی ' - اور تالاب مین کنول کے پهول ' جنکی طرز ساخت رسمي هی ' اُن هاتهیون کے قد و قامت سے بالکل غیر متناسب هین جو تالاب مین چل رهے هین -

ثانی الذکر ' یعني مغربي پهاٹک کے ' نقش مین پهول پتیون کی جسامت اصلي معلوم هوتی هی ' - پانی کو لهردار لکیرون سے ظاهر کیا گیا هی ' - بڑ کا درخت سراسر مطابق اصل هی ' - هاتهیون کي ساخت زیاده زوردار اور مکمل هی ' - اور اگرچه تمام تصویرین ایک هي سطحِ پر بني هوئی هین لیکن کهین کهین پتهر کو گهرا کهود کر عمق اور سایے اور روشني کے اختلاف کا منظر دکهایا گیا هی -

اپني اپني جگه دونون مرقعے قابل تعریف هین ' لیکن اس بارے مین هرگز اختلاف رائے نهین هو سکتا که دونون مین زیاده استادانه کونسا هی -

جنوبي پهاٹک والا مرقع کسي ایسے ذهین کاریگر کا بنایا هوا معلوم هوتا هی جس کو سنگتراشي کي نسبت

مُو قلم کے کام میں (یعنی رنگین تصاویر کے بنانے میں)
زیادہ مہارت تھي ' لیکن ساتھ ھي پیکروں کے خط و خال
کي نفیس ساخت اور مرقعوں کي موزوں اور خوشنما
ترتیب کا نازک احساس بھي قدرت کی طرف سے
اُسکو ودیعت ہوا تھا -

برخلاف اسکے مغربي پھاٹک والا مرقع دستکاری کے
لحاظ سے بڑھا ہوا ھی اور اگر اسکی تصویروں کو فرداً فرداً
دیکھا جائے تو یقیناً زیادہ موثر اور دلکش پائی جائینگي '
لیکن بحیثیت مجموعي یہ مرقع کچھ بھلا نہیں معلوم
ہوتا اسلئے کہ تصویریں اس کثرت کے ساتھ بني ہوئي
ھیں کہ واقعہ کی تفصیل کے سمجھنے میں الجھن سي
ہوتي ھی اور دوسرے اُن کی ترتیب میں حد سے
زیادہ تصنع اور باقاعدگي ھی -

اب اگر جنوبی اور مغربی دروازوں کے اُن مرقعوں کا
آپس میں مقابلہ کیا جائے جن میں " جنگ تبرکات "
کا منظر دکھایا گیا ھی تو بھی اسی خیال کی تائید ہوگی
(دیکھو پلیٹ ۵ ب اور پلیٹ ۸ ب - Plate V, b اور
(Plate VIII, b - دونوں مرقعوں میں تخیل کی افراط
ھی اور واقعیت کا اظہار ' - لیکن دونوں کے تخیل اور
اظہار واقعیت میں باہم اختلاف ھی -

جنوبی پھاٹک والے منظر میں زندگی اور واقعیت کا رنگ پایا جاتا ہے اسلئے کہ سنگتراش نے پہلے اپنے ذہن میں تمام واقعہ کا تصور نہایت اچھی طرح جما لیا ہے اور پھر اپنے خیال کو دلکش سادگی کے ساتھ ادا کردیا ہے - دوسرے یعنی مغربی پھاٹک والے مرقع میں مکانات اور نیزہ تصویریں جو جھروکوں میں بنی ہوئی ہیں محض رسمی اور بے جان معلوم ہوتی ہیں ' اور حملہ آور افواج جو سیلاب کی طرح شہر کی جانب بڑھی چلی آ رہی ہیں ' اُنکی حرکت اور ہَل چَل بھی نسبتاً کم موثر ہے - وجہ یہ ہے کہ سنگتراش نے اپنے تخیل اور ذاتی استعداد سے کام لینے کی بجائے اس قسم کے مناظر کی رسمی طرز ساخت پر زیادہ بھروسہ کیا ہے - پہلے نقش میں جسموں کے ابھار اور تصویروں کے درمیانی فاصلے یکساں نہیں ہیں ' اسلئے اُن کے سایے بھی کہیں ہلکے اور کہیں گہرے ہیں - دوسرے مرقع میں پیکروں کے درمیانی فاصلے بہت کم ہیں ' اور تھوڑی جگہ میں بہت سی تصویریں بنادی گئی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ درمیانی سایے زیادہ گہرے ہو گئے ہیں اور نقش میں " رنگین تصویر " کی سی مشابہت پیدا ہوگئی ہے - پہلے نقش میں تصویریں

مختلف جہات میں حرکت کرتی نظر آتی ہیں جس سے ترتیب میں ایک خاص خوبصورتی پیدا ہوگئی ہے۔ دوسرے مرقع میں اگرچہ تصویروں کے انداز مختلف ہیں لیکن حرکت بحیثیت مجموعی یکسان ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ان تصویروں کی طرز ساخت کا یہ اختلاف ایک حد تک مختلف صناعوں کی انفرادی مہارت اور قابلیت کا نتیجہ ہے لیکن علاوہ اسکے وہ تغیرات بھی اسکے اسباب میں ضرور شامل ہیں جو اس وقت نہایت سرعت کے ساتھ ہندوستان کے فن سنگتراشی میں پیدا ہو رہے تھے، یعنی غیر ملکی صنعت کا ملکی صنعت پر اثر اور اسکا استقرار، عملی دستکاری کی ترقی اور اصول مقررہ کی پابندی کی طرف روز افزون میلان —

بیرونی اثر جسکی طرف مینے ابھی اشارہ کیا ہے اسکی شہادت ایرانی طرز کے جرس نما پرکالوں، اشوری گلکاریوں، اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار جانوروں یا اسی طرح کی دیگر غیر ملکی تصویروں سے ملتی ہے جو دروازوں پر جابجا نظر آتی اور بآسانی تمیز

هوسکتي هين - اس قسم کي تصويرين عموماً سلجوقي اور زمانۂ مابعد کي مغربي سلطنتون کي اُس عالمگير صنعت مين پائي جاتي هين جو بہت سے تمدنون کے مختلف عناصر کے اختلاط سے پيدا هوئي تهي - علاوہ ازين بہت سے پيکرون (مثلاً مشرقي پهاٹک کے کوهستاني سوارون) کي عجيب و غريب وضع ' کہين کہين کيفيت مکاني کے اظہار کي کوشش ' جيسي که عاج کاران ودیشا والي لوح مين نظر آتي هي (۱) ' نيز بعض مجموعون کا خوشنما توازن ' اور سايے اور روشني کے اختلاف سے مصورانه رنگ پيدا کرنا ' جو اس زمانے مين يوناني شامي صنعت کي ممتاز خصوصيت تهي ' ان سب باتون سے بهي بيروني اثر کي زبردست شهادت ملتي هي -

بدهه کے چار مجسمے جو پردکهنا مين دروازون کے سامنے رکهے هين

ستوپۂ کلان کے چارون دروازون کے سامنے ' چبوترے کے سہارے ' بدهه کي چار مورتين رکهي هين جنکے اوپر کسي زمانے مين (پتهر کے) منقش سائبان بهي قائم تهے - يه وهي چار مورتين هين جنکا ذکر عهد گپتا کے سنه ۱۳۱ (مطابق سنه ۴۵۰ - ۴۵۱ ع) والے کتبه مين

(۱) ديکهو صفحه ۱۱۱

کیا گیا ہی (دیکھو صفحہ ۷۹) - چاروں مرقعوں میں بدھہ کو دھیان مُدرا یعنی حالت استغراق میں بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہی - بدھہ کے دونوں طرف ایک ایک خادم کھڑا ہی اور سر کے پیچھے ایک منقش ہالہ سا بنا ہی جسکے اندر دونوں طرف دو گندھرب اُڑ رہے ہیں (۱) - تصویروں کی ترتیب اور خصوصاً خدام کی وضع و ہیئت میں جزوي اختلافات پائے جاتے ہیں اور شمالي مجسمے کی کرسي پر تین چھوٹی چھوٹی مورتین بنی ہوئی ہیں لیکن یہ اختلافات ایسے نہیں کہ انکی مدد سے ہم اس امرکا فیصلہ کرسکیں کہ آیا یہ مورتین خاص خاص دھیانی (۲) بدھوں کی قائم

(۱) برجس (Burgess) صاحب کا یہ بیان کہ جنوبي مرقع میں بدھہ کي کھڑي مورت دکھائی گئی ہی بالکل بے بنیاد ہی - جس تصویر کا برجس صاحب نے حوالہ دیا ہی وہ ساتوین صدي عیسوي کي بنی ہوئی ہی اور گو جنوبي دروازے کے قریب ہی دستیاب ہوئي تھی لیکن جنوبي دروازے والے مجسمے کي کرسی سے اسکو ہرگز کوئی تعلق نہیں - اس تصویر میں بدھہ کا شہر راجگیر میں مست ہاتھي کو مطیع کرنے کا واقعہ دکھایا گیا ہی - (دیکھو مَیسي کی تالیف - سانچي اینڈ اِٹس ریمینز ' پلیٹ ۱۲ شکل اول)

(۲) بودھ مذہب کے شمالي یا مہایاني فریق کا عقیدہ ہی کہ ہر دنیاوي بدھہ کا ایک مخفي ہمزاد (- دھیاني بدھہ) بھي ہوتا ہی جو کسي دھیاني بہشت میں رہتا ہی - اس طرح کاشپ

مقام هین یا نهین - عهد وسطي مین ستوپون کي کرسیون کے گرد دهیانی بدّهون کي تصویرین رکهنے کا عام رواج تها - یه مورتین ستوپون کے چارون طرف طاقچون مین رکهي جاتي تهین اور عام ترتیب یه هوا کرتی که آکشوبهیا کی مورت مشرق مین ' رتن سمبهو کی جنوب مین ' امی تابهه کي مغرب اور اموگه سدّهه کي شمال مین رکهتے تهے - ممکن هے ، که یه چارون مورتین بهی انهین چار دهیانی بدّهون کي هون لیکن ان کی صحیح صحیح شناخت نه تو

[فوٹ نوٹ بسلسله صفحه گذشته]

بدهه کا دهیانی رتن سمبهو هی ' گوتم کا امي تابهه اور آنے والے بدهه یعني میتریا کا دهیاني اموگه سدّهه هی - یه عقیده بظاهر زرتشتي عقیدهٔ " فروشي " پر مبني معلوم هوتا هی جسکے مطابق هر شخص کا ایک فروشی یا همزاد هوتا هی جو پیدائش کے وقت انسان کے جسم مین داخل هو جاتا هی اور موت کے بعد اُسکي شفاعت کرتا هی - اصل مین ان دهیاني بدهون کو بدهه کهنا خلاف قاعده هی کیونکه یه کبهي بودهي ستوا نهین رهے -

انکے طرز نشست سے ہو سکتی ہی نہ کسي اور علامت سے (۱) -

صنعتي نکتۂ خیال سے جنوبی دروازے والي مورت سب سے عمدہ ہی اور اس کے خادموں کی خوبصورت تصویرین بالخصوص بھلي معلوم ہوتی ہین - جنوبي دروازہ چونکہ سب سے اہم دروازہ تھا اس لئے اسطرف کي مورت بھی سب سے قابل اور ہوشیار صناع کے سپرد کي گئي ہوگی - اس مورت کي طرز ساخت اور صنعت کي خوبی کو دیکھ کر اسي زمانے کی وہ تصاویر یاد آتی ہین جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کوہ اودے گری کے غاروں کے سائیبانوں مین منبت ہین -

ستوپۂ کلاں کی مرمت

ستوپۂ کلاں کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہی کہ اسکي عمارت پہاڑي کی برہنہ چوٹي پر واقع ہونے کے باوجود دو ہزار سال تک امتداد ایام اور تغیرات موسم کے تباہ کن اثر کا ایسی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتی رہي ہی - عمارت مذکور اسوقت بھي بہت اچھي حالت مین ہی - پھاٹکوں اور کٹہروں کے مرقعے اور

---

(۱) میسي (Maisey) کا خیال تھا کہ پتھر کا وہ سر جسکے اوپر ایک بلند مکٹ یا تاج ہی اور تاج مین ایک بدھ بیٹھا ہی ، شمالي دروازے والي مورت سے تعلق رکھتا ہی - لیکن یہ خیال درست نہین ہی -

خصوصاً وہ نقش جو مغربي پھاٹک پر بنے ہوئے ھین
اُن مین آج بھي وھي تازگي ھی جو تکمیل تعمیر کے
وقت تھي اور بعض تصاویر کو جو تھوڑا بہت نقصان پہنچا
ھی وہ زیادہ تر موجودہ زمانے مین بعض بُت شکنون کے
ھاتھون پہنچا ھی اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتاہ ھی
کہ اب بھی بعض جاھل اشخاص ان عمارتون کے
خوبصورت نقش و نگار کو خراب کرنے مین ایک قسم
کی مسرّت محسوس کرتے ھین - لیکن ستوپے کی
اصل عمارت کی خستگي کے دو بڑے سبب ھین
ایک تو اُسکے گرد آب باران کا اجتماع اور دوسرے وہ شدید
نقصان جو سنہ ۱۸۲۲ع مین بعض ناتجربہ کار شائقین
حفریات نے گنبد کے جنوب مغربی حصے مین کھدائی
کرکے پہنچایا - ستوپے کي بنیاد کا اکثر حصہ چٹان پر
قائم ھی اسلئے اسکے گرد آب باران کا اجتماع اسکی
بنیاد کے دھس جانے سے نہین ھوا بلکہ اُس ملبے کی
وجہ سے ھوا جو عہد وسطي سے (لےکر موجودہ زمانے تک)
ستوپے کے گرد جمع ھوتا رھا تھا - رفتہ رفتہ یہ ملبہ کئی
فیٹ اونچا ھوگیا اور ھر سال برسات مین ستوپے کے
گرد پانی جمع رھنے لگا (کیونکہ اُسکے نکلنے کا کوئي
رستہ نتھا) - پس ان حالات مین اگر جنوبی اور مغربي

پھاٹک اور فرشی کٹھرے کے وہ حصے جو ان پھاٹکون کے قریب تھے کمزور ہو کر گرپڑے تو کچھ تعجب کی بات نہین ' بلکہ تعجب تو اس بات کا ھی کہ ایسے کمزور اصول کے مطابق بنے ہوئے پھاٹک اب تلک صحیح و سالم کھڑے رہے -

جنوبی اور مغربی پھاٹک میجر کول نے سنہ ۱۸۸۲ع مین دوبارہ قائم کئے تھے - اور اُس کام کے دوران مین جو گذشتہ چند سال مین مصنف کے زیر نگرانی ہوا ھی ' ستوپے کے گرد و پیش سے تمام ملبہ صاف کرکے قدیم سنگی فرش کے بقیہ حصون کو از سرنو ' قدرے ڈھلوان لگا دیا ھی جس سے عمارت مذکور گرد و نواح کی زمین سے کسی قدر بلند ہوگئی ھی اور اُسکے قریب پانی جمع نہین ہوسکتا - علاوہ برین گنبد کا جنوب مغربی حصہ (جسکی مرمت سنہ ۱۸۸۳ع مین محض گارے اور چھوٹے چھوٹے پتھرون سے کی گئی تھی اور جو بوجہ کمزوری کے کھسک کر گرا آتا تھا) از سرنو بنایا جارہا ھی - اس ترمیم کے بعد جب یہ عمارت دوبارہ مستحکم ہوجائیگی تو چبوترے ' زینے اور چوٹی کے کٹھرے اور اور اجزاء جو اپنی اصلی جگہ سے گر گئے ہین ' دوبارہ قائم کردئے جائینگے

که یه بے نظیر عمارت اپنے تمام ضروري خط و خال کے لحاظ سے مکمل هوجائے (۱) -

ستوپے کے گرد سنگي فرش اور مشرقی محافظ دیوار

جس سنگي فرش کا ذکر اوپر آیا هی وہ ستوپهٔ کلاں کے سنگي غلاف اور فرشي کٹهرے کا هم عصر یعنی سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح کا بنا هوا هی - ابتداءً اسمیں پتهر کی چهه سے آٹھ فیت تک لمبی اور تین سے چار فیت تک چوڑي سلیں لگی هوئی تهیں مگر اسوقت یه فرش بہت شکسته حالت میں هی - اسکے نیچے چار اور فرش چونے اور کنکر کے یا اور مصالح کے بنے هوے ملتے هیں - سب سے قدیم فرش جو سنگی فرش کی سطح سے قریباً چار فیت نیچے هی شہنشاہ اشوک کے زمانے کا هی اور اُسکی مفصل کیفیت اشوک کی لاٹھ کے حال میں لکهی جائیگی جو جنوبي پهاتک کے قریب استادہ هی - بالائی فرش ' جو اسوقت ستوپے کے گرد نظر آتا هی ' ابتداءً تمام وسطی رقبے پر ' بلکه مشرقی جانب جو محافظ دیوار هی اُس سے بهي بہت پرے تک لگا هوا تها - چنانچه اس کا ایک حصه عمارت نمبر ۴۳ کے

---

(۱) اب یه کٹهرے وغیرہ دوبارہ نصب کئے جاچکے هیں اور عمارت هر لحاظ سے مکمل هوگئي هی (مترجم)

نیچے سولہ فیٹ گہرائی پر نہایت اچھی حالت میں موجود ہی -

سطح مرتفع کے مشرقی حصے میں جوں جوں قدیم عمارتیں شکستہ ہوکر گرتی گئیں ' نئی عمارتیں آنکے افتادہ ملبے پر تعمیر ہوتی گئیں اور نباھی اور تعمیر کا یہ سلسلہ صدھا سال تک اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ عہد وسطی میں اس حصے کی سطح خاصی بلند ہوگئی اور ایک پختہ سڑک اُسکے وسط میں بنائی گئی جس کا ایک سرا عمارت نمبر ۱۹ (دیکھو سطحی نقشہ پلیٹ ۱۵ - Plate XV) کے شمال میں اسوقت بھی نظر آتا ہی - اسکے بعد بارھویں صدی عیسوی کے قریب جبکہ ان عمارتوں کا ملبہ جمع ہو ہو کر قریباً چودہ فیٹ بلند ہوگیا تو اُسکے سامنے شمالاً جنوباً ایک بڑی دیوار (۱) تعمیر کر دی گئی کہ وہ اس مجتمع ملبے کو اُسی حالت پر قائم رکھ سکے -

---

(۱) دیکھو صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱

باب ۹

وسطی رقبے کے اور ستوپے

ستوپہ نمبر ۳

ستوپہ کلاں سے قریباً پچاس گز جانب شمالمشرق اُس سے چھوٹا مگر اُسی نمونے اور نقشے کا ایک اور ستوپہ ھی (دیکھو تصویر پلیٹ ۹ - Plate IX) (۱) - اس میں جنرل کننگھم کو ساری پُترا اور مہا موگلانہ نامی بدّھہ کے دو مشہور چیلوں کے "تبرکات" دستیاب ہوئے تھے، جس سے معلوم ہوتا ھی کہ قدیم زمانے میں یہ ستوپہ نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا - "آثار" یا "تبرکات" کا خانہ عمارت کے عین وسط میں کرسی کی سطح کے برابر تھا - اُسکے اوپر پتھر کی پانچ فیٹ لمبی سل ڈھکی ہوئی تھی اور اندر پتھر کی دو صندوقچیاں تھیں جنکے ڈھکنوں پر مختصر سے کتبے بھی کندہ تھے یعنی جو صندوقچی جنوب کی طرف رکھی ہوئی تھی اُسپر ساری پُترا سہ اور شمال والی پر مہاموگلانہ سہ

(۱) اس ستوپے کا قطر انچاس فیٹ چھہ انچ اور بلندی تخمیناً ۲۷ فیٹ تھی -

تحریر تھا (۱) - صندوقچیان ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ مکعب تھین اور انکے ڈھکنے چھہ چھہ انچ موٹے تہے - ساري پُترا والي صندوقچی مین سفید سنگ صابون کي ایک گول مسطح ڈبیا تھي جسپر مٹي کی ایک نازک سی سیاہ رنگ کی طشتري ڈھکي هولی تھي - اور صندل کي لکڑي کے دو ٹکڑے ڈبیا کے پہلو مین رکھے هوے تہے (۲) - ڈبیا کے اندر هڈي کے ایک ذرا سے ٹکڑے کے علاوہ موتي ' یاقوت ' بلور ' لاجورد اور نیلم کے چند سوراخدار دانے بھي تھے - مہاموگلانہ والی صندوقچي مین بھي سنگ صابون کي ایک ڈبیا تھي جس مین هڈي کے دو ذرا سے ٹکڑے محفوظ تہے -

جسامت کے علاوہ جن باتون مین یہ ستوپہ بڑے ستوپے سے اختلاف رکھتا تھا وہ یہ هین :— اس کے فرشي کٹہرے پر ابھرے هوئے نقش تہے ' بجاے چار کے صرف ایک منقش پھاٹک تھا اور گنبد (جو

(۱) ان الفاظ کے معني یہ هین :— ساري پترا کے (تبرکات) اور مہاموگلانہ کے (تبرکات) - سَہ حرف اضافت هی -

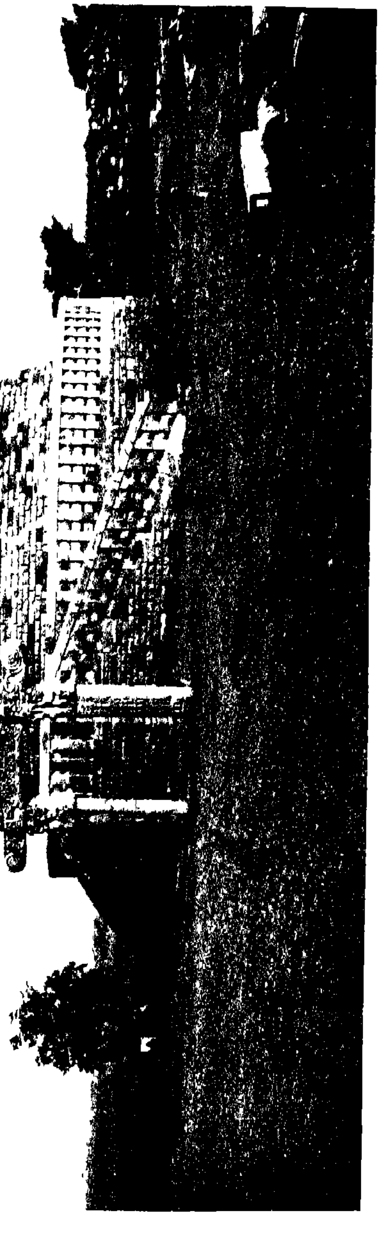
(۲) کننگہم صاحب کا خیال هی کہ صندل کي لکڑي کے یہ ٹکڑے ساري پترا کي چتا سے لئے گئے هونگے -

ستوپہ کلاں کے گنبد سے کچھ زمانہ بعد تعمیر ہوا تھا) زیادہ ترقي یافتہ نمونے کا اور قریباً نیم کُرّوي شکل کا تھا -

فرشي کٹھرے کو قدیم زمانے میں هی توڑ پھوڑ کر دوسري عمارات میں استعمال کر لیا گیا تھا اور بجز چند شکستہ ستونوں کے جو اس وقت اپني اصلی جگہ پر قائم هیں یا باستثنا اُن چند ٹکڑوں کے جو مندر نمبر ۴۵ کی بنیادوں کے قریب دستیاب ہوے هیں باقي تمام کٹھرہ ضائع هوچکا هی - تاهم ان شکستہ ستونوں سے اتنا تو صاف ظاهر هوتا هی کہ یہ کٹھرہ قریباً آٹھ فیٹ بلند اور کنول کی خوبصورت ابھري هوئی گلکاریوں سے مزین تھا - ان گلکاریوں کی طرز ساخت رسمي مگر زوردار هي اور پھول پتوں کے نقشے ، سنگتراش کے تخیل کے مطابق هر ستون پر مختلف هیں -

چبوترے اور زینے کے کٹھرے بھی اپنے عام نقشے اور طرز ساخت کے لحاظ سے بڑے ستوپے کے کٹھروں سے مشابہ هیں - زینے کی چوٹي پر ، جہاں دونوں طرف کی سیڑھیاں آکر ختم هوتی هیں ، منقش پھاٹک کے مقابل ، ایک کشادہ جگہ (یعني چاندا) هی - اسکے کونے والے ستون پر ایک نہایت دلچسپ تصویر منبت هی جس میں غالباً اس ستوپے کا ارتفاعي

PLATE IX



STUPA 3 FROM S.S.E.

نقشہ دکھایا گیا ھی - اس تصویر سے ستوپے کے بالائی کٹھرے اور چھتري کا نقشہ اور اُنکي ترتیب بخوبي معلوم هوسکتي هی -

یہ ستوپہ اور اسکے کٹھرے غالباً پہلی صدي قبل مسیح مین تعمیر هوے تھے مگر منقش پھاٹک ' جو سانچي کے پھاٹکون مین سب سے آخري معلوم هوتا هی ' غالباً پہلي صدي عیسوی کے نصف اول مین اضافہ کیا گیا تھا - اس دروازے کے نصب هونے سے پیشتر پردکھنا کے اوپر اور اُسکے چارونطرف کچھ ملبہ جمع هوگیا تھا جس سے اُس کي سطح ڈیڑھ فٹ کے قریب بلند هوگئی تھی اور طواف‌گاہ کا اصلي فرش اور زینے کی زیرین سیڑھیان ملبے مین چھپ گئي تھین - سیڑھیون کو آشکار کرنے کے لئے ملبے کو صاف کیا گیا مگر اُنکے حصہ پائین تک پہنچنے کے بعد کھدائي بند کر دي گئي کہ پھاٹک کي بنیاد کو کسي طرح کا نقصان نہ پہنچے -

ستوپہ نمبر ۳ منقش پھاٹک

یہ پھاٹک ۱۷ فیٹ بلند هی اور اسکے منبت نقوش کي صنعت بڑے پھاٹکون کے کام سے ملتي جلتی هی انمین سے اکثر نقش اُنهین مضامین و مناظر کا اعادہ کرتے هین جو بڑے پھاٹکون پر دکھائے گئے هین ' اس

لئے اُنکا مفصل حال قلمبند کرنا محض تحصیل حاصل هی - لیکن ایک موقع ' جو اس پهاٹک کے نیچے والے شہتیر کے رکار پر کندہ هی ' دوسرے پهاٹکون کے موقعون سے مختلف هی - اس مین غالباً اِندر دیوتا کی بہشت نندن دکہائی گئی هی - وسط مین ایک شامیانے کے نیچے اِندر دیوتا تخت پر جلوہ افروز هی ' چارون طرف پریون کا جهرمٹ هی ' سامنے دریاے مندا کنی بہ رها هی جو نندن کو گهیرے هوے هی ' - شامیانے کے دائین بائین پهاڑ اور جنگل دیوتاؤن کی تفرجگاہ کا اظہار کرتے هین جو اسمین آرام کر رهے هین - تاج ستون کے اوپر والی مربع تهونیون کے قریب ' کونون مین ' دو ناگ راجه اور اُنکے خادم سات پهنون والے سانپون کے اوپر بیٹهے هین - سنگتراش نے ان سانپون کے پیچ و خم دریا کے پانی کے ساته ملاکر شہتیر کے سرون تک پهنچاے هین اور وهان اُن چکرون مین ملا دئے هین جو سرون پر بنے هوے هین - مربع تهونیون پر پہلوان اور گهڑیال کشتی لڑ رهے هین ' - یه تصویرین نہایت هی مناسب موقع اور موثر معلوم هوتی هین خصوصاً اسلئے که گهڑیالون اور سانپون کی دمون کے پیچ وخم باهم بہت خوبی کے ساته ملائے گئے هین -

ستوپہ نمبر ۴ ستوپہ نمبر ۳ کے پس پشت ' جانب شمالمشرق ' ایک اور ستوپہ هی جو پیمائش مین اُس سے کسی قدر چھوٹا هی - یہ ستوپہ اب قریب قریب منہدم هو چکا هی لیکن جو حصہ تباهي سے بچ گیا هی اُسکی طرز تعمیر سراسر ستوپہ نمبر ۳ سے مشابہ هی اور اس مین شک نہین کہ یہ دونون ستوپے قریب قریب ایک هي زمانے کے بنے هوئے هین - پردکھنا یعني طواف کے رستے پر پتھر کي سلون کا فرش لگا هوا تھا جسکے بعض حصے اسوقت بھي موجود هین - فرشي کٹھرے یا چبوترے اور زینے کے کٹھرون کا کوئي نشان نہین ملا جس سے خیال هوتا هی کہ شاید اس ستوپے مین یہ کٹھرے بنائے هي نہین گئے تھے - مگر برخلاف اسکے بالائي کٹھرے کي منقبر کا ایک پتھر جسپر نہایت خوبصورت نقش و نگار بنے هوئے هین ' اس ستوپے کے قریب هي (جانب جنوب) دستیاب هوا هی اور عجب نہین کہ اسي ستوپے سے تعلق رکھتا هو - یہ پتھر پانچ فیٹ سات انچ لمبا هی (مگر اس کا ایک سرا توٹا هوا هی) ' اور اس کا بیروني رُخ کنول کے پھول پتون کي لہردار آرائش سے مزین هی جن کے درمیان جابجا پرند بیٹھے هوئے نظر آتے هین -

L

ستوپہ نمبر ۶

اس رقبے میں زمانۂ قدیم کا بنا ہوا صرف ایک اور ستوپہ ہی جو مندر نمبر ۱۸ کے مشرق میں واقع ہی - اس کے بھراؤ میں مذکورہ بالا ستوپون کی طرح بڑے بڑے پتھر دئے ہوئے ہیں جنکے درمیانی فاصلون مین چھوٹی چھوٹی کھلین بھردي گئي ہیں - یہ بھرتی یقیناً مذکورہ بالا ستوپون کی ہم عصر ہی مگر روکار کی موجودہ چنائي مابعد کي ہی اور بظاہر ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي مین اسوقت اضافہ کي گئي تھي جبکہ قدیم روکار بوسیدہ ہوکر گرچکا تھا - موجودہ چنائي مین چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ہوئے پتھر لگے ہوئے ہیں اور مزید استحکام کي غرض سے کرسي اور بالائي عمارت کي تعمیر مین حاشیے بھي چھوڑے ہوئے ہیں جو قدیم عمارات مین کہین نظر نہین آتے - عہد وسطي کے اکثر ستوپون کي طرح اسکی کرسی بھي مربع ہی اور کچھ زیادہ بلند نہین ہی - ستوپے کے بھراؤ کے قدیم ہونے کا ایک ثبوت یہ بھي ہی کہ جس چوک مین یہ ستوپہ واقع ہی اسکي شمالي اور مغربي دیوارون کے زیرین حصے (۱) بھي بہت قدیم زمانے کے ہیں -

---

(۱) اب یہ حصے نظر نہین آتے کیونکہ کھدائی کو دوبارہ بھر دیا گیا ہی -

یہ حصے عہد گپتا کے چھوٹے سے مندر نمبر ۱۷ کے فرش سے (جو قریب ہی واقع ہی) کئی فیت نیچے جاتے ہین اور انکي تعمیر مین بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے ہین - عہد وسطي مین ان دیوارون کے وہ حصے جو موجودہ سطح زمین سے اوپر تھے ' چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ہوئے پتھرون سے دوبارہ بنائے گئے تھے -

ستوپہ ہائے ۵ نمبر و ۷ وغیرہ

مذکورہ بالا ستوپون کو چھوڑ کر اور جس قدر ستوپے اس میدان پر واقع ہین وہ سب عہد وسطي کے بنے ہوئے ہین - ان مین سب سے بڑا ستوپہ نمبر ۵ ہی جو غالباً چھٹي صدي عیسوي کے قریب کي تعمیر ہی - اسکے جنوب مین اودے گري کے پتھر کي بني ہوئي کسي مجسمے کي ایک کرسي رکھي ہی جو اپني ظاہري وضع قطع اور طرز ساخت سے ساتوین صدي کي بني ہوئي معلوم ہوتي ہی بدّھہ کے اس مجسمے کے متعلق جو اس کرسي پر رکھا ہی وثوق کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ آیا اصل مین اسي کرسي پر رکھا گیا تھا یا نہین -

ستوپہ نمبر ۷ ' جو میدان کے جنوب مغربي گوشے مین ہی اور نیز ستوپہائے نشان ۱۲ تا ۱۶ جو مندر

نمبر ۱۷ کے قریب دو قطارون مین واقع هین سب
قریب قریب ستوپه نمبر ۵ هي کے هم عصر هین،
سب کي کرسیان مربع شکل کي هین اور انکے بهراؤ
مین مٹي اور ناتراشیده پتهر بهرے هوئے هین - مگر روکار
پر صاف تورشے هوئے پتهر لگے هین اور استحکام کی غرض
سے چارون طرف کسکے چهوڑے گئے هین - انمین سے
اکثر ستوپے تو بالکل ٹهوس هین مگر بعض کے اندر
" تبرکات " رکهنے کے چوکور خانے بهی بنے هوئے هین -
ستوپه نمبر ۷ مین کننگهم صاحب نے کهدائي کروائی
تهی مگر اسمین " تبرکات " نهین ملے - اس وقت
یه ستوپه پانچ فیٹ بلند هی اور اسکے چارون طرف
ایک شکسته چبوتره هی جسکو شامل کرنیسے ستوپے کی
کرسی ۲۹ فیٹ مربع هو جاتی هی - یه چبوتره
مابعد کا اضافه معلوم هوتا هی اور اسکے شمالی پہلو پر
ایک " چنکرم " یا روش کے اثار نظر آتے هین جو غالباً
چبوترے هي کي هم عصر هی - " چنکرم " کے مغربی
سرے پر دو گول ستوپے تهے *

اس ستوپے کا " تبرکات کا خانه " کهدائی سے ستوپه نمبر ۱۲
قبل هي تباه هوچکا تها ، لیکن اسکی دیوارون کے ملبے
مین متهرا کے سرخ پتهر سے بنے هوئے ایک مجسمے کي

کرسی دستیاب ہوئی جو عہد کشان کی ساخت ہی ۔ اسکے روکار پر ایک تین سطر کا کتبہ اور کچھ ابھروان نقش کندہ ہیں مگر افسوس کہ یہ کرسی ٹوٹی ہوئی ہی اور کتبے اور تصویرون کا قریباً نصف حصہ ضائع ہوچکا ہی (۱) ۔ نقش کے موجودہ حصے میں بدّھہ کی ایک تصویر بنی ہوئی ہی جو چار زانو بیٹھا ہی اور اسکے بائین طرف دو عورتین ہاتھون مین ہار لئے کھڑی ہین ۔ کتبے کا موجودہ حصہ حسب ذیل ہی (۲) :—

سطر ۱ — [بودھی] ستواسیا میدریاسیا پرتما پرتشٹت [پتا]

سطر ۲ — سیا کتبن بے رش کلاسیے دھتو رشی

سطر ۳ — تنہ ت سدھارتھم بھواتو

---

(۱) اس کرسی کی عکسی تصویر محکمہ آرکیالوجیکل سروے کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۳ - ۱۹۱۲ء حصہ اول (پلیٹ ۸ شکل ب) مین شائع ہوچکی ہی ۔

(۲) १ [बोधी] सत्वस्य मदेयस्य प्रतिमा प्रतिष्ट [पिता].
२. स कुतुपिनिये विषकुलसे पितु विष-
३. तम [म्] हि [त] सुख [ा] यं [म्] भवतु ।

ستوپہ نمبر ۱۴ اس کتبہ سے معلوم هوتا هی کہ یہ کرسی میتریا بودهي ستوا کے کسی مجسمے کي هی - ستوپہ نمبر ۱۴ کے اندر ایک مجسمہ ملا جو (مذکورہ بالا کرسي کی طرح ملبہ میں پڑا هوا نہیں بلکہ) " تبرکات " کے خانے کي مغربی دیوار سے لگا هوا رکھا تھا اور آسکے سامنے ایک اور دیوار حفاظت کی غرض سے بنی هوئی تھی - یہ مجسمہ بدھ کا هی جسکو دهیان (استغراق) کی حالت میں بیٹھا هوا دکھایا هی - مذکورہ بالا کرسی کی طرح یہ مجسمہ بھي سرخ پتھر کا بنا هوا اور متھرا کی صنعت کا نمونہ هی مگر چہرے کے خط و خال خصوصاً لب اور آنکھوں کی ساخت ' بالوں کے بنانے کا رسمي طریقہ اور لباس کي ترتیب اور آسکے شکن وغیرہ دکھانے میں جو قواعد ترسیم کي حد سے زیادہ پابندي کی گئی هی ' یہ سب باتیں صاف ظاهر کر رهی هیں کہ یہ مجسمہ عہد کشان کا بنا هوا نہیں بلکہ اوائل عہد گپتا کي یادگار هی - ستوپہ نمبر ۱۴ میں رکھے جانیسے پیشتر هي یہ مجسمہ زمانے کي دستبرد سے بہت کچھ خستہ هو چکا تھا جس سے ثابت هوتا هی کہ ستوپۂ مذکور نسبتاً بعد کے زمانے کي تعمیر هی اور بعض دیگر وجوہ کی

بنا پر بھی کہا جاسکتا ھی کہ یہ ستوپہ ساتویں صدي عیسوي کے قریب طیار ہوا ھوگا - اس ستوپے کی تعمیر کے وقت اوائل عہد گپتا کے کثیرالتعداد ستوپے شکست و ریخت کی حالت میں تھے اور معلوم ھوتا ھی کہ مجسمہ مذکور کو اُنھیں میں سے کسی ایک ستوپے سے لے کر اور قابل احترام سمجھکر اس ستوپے میں رکھ دیا گیا - عہد وسطی میں قدیم مذھبی مجسموں کو (خواہ وہ سالم ھوں یا شکستہ) نئے ستوپوں میں دفن کرنے کا عام رواج تھا کیونکہ سانچی کے علاوہ سارناتھ سہیت مہیت اور اور قدیم مقامات میں بھي اس قسم کی مثالیں ملی ھیں -

کسي زمانے میں اہل بودھ کے دیگر مشہور ستوپوں کي طرح سانچی کے ستوپۂ کلاں کے گرد بھی مختلف جسامت کے بے شمار ستوپے بنے ہوئے تھے مگر معلوم ھوتا ھی کہ سنہ ۸۳ - ۱۸۸۱ء میں جب ستوپہ کلاں کي ملحقہ زمین فرشی کٹھرے کے چاروںطرف قریبا ساٹھ ساٹھ فیت صاف کی گئي اُس وقت بہت سے ستوپے تلف ھوگئے - چنانچہ جن ستوپوں کا مفصل حال اوپر بیان ھوچکا ھی اُن کے علاوہ صرف

چند اور ستوپے اس وقت موجود هین - انمین سے کچھ تو ستوپه نمبر ۷ کے قریب واقع هین اور کچھ مندر نمبر ۳۱ کے سامنے ' جہان ملبے کے وسیع انبارون نے ' جو اُنکے اوپر جمع ھو گئے تھے ' اُنکو محفوظ و مصؤن رکھا -

ستوپه هائے نمبر ۲۸ و ۲۹

مندر نمبر ۳۱ کے قریب جو ستوپے هین اُنمین دو چھوٹے چھوٹے ستوپے (نمبر ۲۸ و ۲۹) ' جو اس مندر کی سیڑھیون کے دونون طرف واقع هین ' بالخصوص قابل ذکر هین - یه دونون ستوپے عهد گپتا کے بنے هوے هین ' - ان کی کرسیان بلند اور مربع شکل کی هین اور چنائي مین کسکے اور کارنس بناے گئے هین جو اوائل عهد گپتا کی خصوصیات هین - دونون ستوپون کی ظاهری وضع قطع ایک سی هی مگر اندرونی بناوٹ مختلف هی - جو ستوپه زینے کے مغرب کی طرف واقع هی وہ سراسر پتھر کا بنا هوا هی مگر مشرقی ستوپے کی اندرونی بھرائی مین بڑي بڑي اینٹین دبي هوئی هین جو یقیناً کسی قدیم عمارت سے لی گئی تھین - اینٹون کی اس بھرتی کے وسط مین ' سطح زمین سے تین فٹ بلند " تبرکات " رکھنے کا خانه تھا جس مین مٹی کی ایک معمولی سی پیالی نیچے رکھی تھي اور ویسی هي ایک اور پیالی اُس کے اوپر ڈھکی هوئي

تھی - پیالیون کی اس سادہ ڈبیا میں ذرا سی یادگاری
ہڈی اور مٹی کے برتن کے چند شکستہ ٹکڑے ملے جن
کی مجلی سطح اور عمدہ اور سبک ساخت عہد موریا اور
عہد شنگا کے برتنوں سے ملتی جلتی ہی - اس قدیم
اور شکستہ برتن کا ایک ایسی ڈبیا میں ملنا جو خود بالکل
صحیح و سالم ہی ' نیز اُن اینٹوں کی کُہنگی جن سے
ستوپے کا وسطی حصہ تعمیر ہوا ہی ' اس خیال میں شک
و شبہ کی مطلقاً گنجائش نہیں چھوڑتے کہ یہ یادگاری
ہڈی ابتداءً کسی اور قدیم ستوپے میں رکھی گئی تھی
اور اوائل عہد گپتا میں ' جب وہ ستوپہ خراب و خستہ
ہوگیا ' تو اس چھوٹے ستوپے میں منتقل کردی گئی
جسکے اندر سے راقم الحروف کو دستیاب ہوئی - تبرکات
(یعنی ہڈی کے ٹکڑوں) کو اس چھوٹے ستوپے میں
رکھتے وقت اُس شکستہ برتن کے چند ٹکڑے جس
میں وہ پہلے محفوظ تھے اور نیز قدیم عمارت کی چند
اینٹیں بھی اس ستوپے میں رکھ دی گئیں - ان
اینٹوں کی جسامت اور طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی
کہ قدیم ستوپہ عہد موریا میں تعمیر ہوا تھا اگرچہ اب
اُس کی صحیح جائے وقوع معلوم نہیں ہوسکتی -

باب ۶

وسطي رقبہ کے ستون اور لاٹھین

ستوپون کے علاوہ جو اور آثار ستوپہ کلان کے آس پاس ملتے ھین وہ ستونون اور مندرون کی شکل مین ھین - ستونون کی تعداد کسي زمانے مین بہت زیادہ ھوگی کیونکہ ستونون کے تاج اور عمودون کے بہت سے شکستہ ٹکڑے ملبے مین دستیاب ھوے ھین - لیکن ان مین سے اکثر ستون عہد گپتا کے بنے ھوے ' چھوٹے چھوٹے اور نہایت معمولی حیثیت کے ھین اور صرف پانچ ستون ایسے ھین جو قابل ذکر ھین :—

اشوک کي لاٹھ

ان ستونون مین سب سے قدیم اشوک کي وہ لاٹھ ھی جو ستوپہ کلان کے جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ ھی - یہ خاصکر اس لئے دلچسپ ھی کہ اول تو اسکي ساخت نہایت اعلی ھی ' (۲) اسکے عمود پر چند شاھي منادات کندہ ھین اور (۳) یہ کہ ستوپۂ کلان کے زمانہ تعمیر کے تعین پر قابل قدر روشني ڈالتي ھی - کہتے ھین کہ زمانہ ھوا ایک مقامي زمیندار نے اس لاٹھ کو گرا کر ' اِیکھ کے کولھو مین استعمال کرنے کی

غرض سے ' اسکے عمود کو کاٹنا چاھا تھا - مگر لاٹھ کا زیرین حصہ ابھی تک اپني اصلي جگہ پر قائم ھی ' عمود کے بڑے بڑے ٹکڑے اس کے قریب ھي پڑے ھین ' اور شیرون کي تصویر جو لاٹھ کے اوپر قائم تھي مندر نمبر ۱۷ کے سامنے رکھي ھی (۱) - مکمل حالت میں یہ لاٹھ بیالیس فیٹ بلند تھي - عمود شکل مین گول اسطوانہ نما ' کسی قدر مخروطي اور ایک ڈال پتھر کا بنا ھوا تھا - تاج ستون یا پرکالہ شکل میں جرس نما تھا ' اسکے اوپر ایک گول کرسی تھي جسپر چار شیر پشت بہ پشت کھڑے تھے ' - اور اوپر سے نیچے تک تمام ستون کو نہایت عمدگی اور صفائي سے مکمل و مجلّے کیا گیا تھا - تاج کي کرسی پر ھنی سکل (۲) کے چار پھول بنے ھوے ھین اور پھولون کے درمیان ایک ایک جوڑا راج ھنس کا بنا ھوا ھی جن سے شاید اھل بودہ کی جماعت مُراد ھی -

شیرون کی تصویرین بہت کچھ خستہ ھوگئي ھین مگر اس حالت مین بھي فن پیکر سازي کی بہترین

(۱) اب یہ شیر عجائب خانے میں رکھ دئے گئے ھین (مترجم)
(۲) Honey-suckle (زھر العسل)

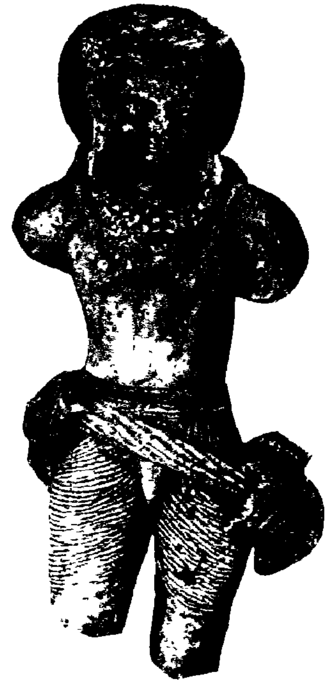
مثال هین (پلیت ۱۰ - الف — Plate X, a)
دیکھئے ' ان کے جوش قوت کا اظہار کس خوبي سے
کیا هی اور آرائشي جزئیات کي ساخت مین ایک حد
تک قواعد تعمیر کي پابندي کي هی که ستون کي
عمارتي حیثیت کے ساتھ ایک قسم کي مناسبت پیدا
هوجائے - علاوہ برین شیرون کے پٹھون کي مضبوط
نشو و نما اور انکي ابھري هوئی رگون ' فولادي پنجون '
اور چھوٹي چھوٹي گھونگریالي ایالون کا پرزور طریق ساخت
بھي کچھ کم دلچسپ نہین هی -

اب اگر ان شیرون کا ستونۂ کلان کے جنوبي پھاٹک
کے شیرون سے مقابلہ کیا جاے تو زمین آسمان کا فرق
نظر آئیگا اور ایک هي نگاہ مین ان کي فوقیت ظاهر
هو جائیگي - یہان یہ سوال پیدا هوتا هی که باوجودیکہ
اس دو سو سال کے عرصے مین ' جو ان شیرون اور جنوبي
دروازے کے شیرون کی ساخت کے مابین حائل هی '
هندي صنعت نے نہایت سرعت کے ساتھ ترقي کي
هی پھر بھی لاٹھ کے شیرون کو اس قدر فوقیت کیون
حاصل هی - اس کا جواب یہ هی که جنوبي پھاٹک
تو خالص هندي صنعت کي یادگار هی جس نے ابھي
بمشکل ابتدائي منزلین هی طے کي تھین اور اشوک

PLATE X



a LIONS FROM THE SUMMIT OF ASOKA'S PILLAR



b STATUE FROM THE SUMMIT OF PILLAR 35

کي لاٹھ ايراني يوناني صناعون کي دستکاري کا نمونه هی جنکي بے شمار نسلين صنعتي جد و جهد مين سرگرم رهي تهين - في الحقيقت لاٹھ کے هر خط و خال مين يهان تک که اُس کتبے مين بهی جو اُسپر کنده هی ' يوناني يا ايراني اثر صاف عيان هی -

يه بات تو زمانه دراز سے معلوم هی که اشوک کے منادات مين ايران کے اخمينی بادشاهون کے اُن منادات کو پيش نظر رکها گيا هی جو کوه بيستون کي چٹانون پر يا ديگر مقامات پر کنده هين - ليکن ايران هي مين جرس نما تاج بهي ايجاد هوا - ايراني نمونون هی سے جو مرغاب کے ميدانون ' اصطخر ' نقش رستم اور پرسي پوليس وغيره مين اب تک موجود هين ' موريائي ستونون کے صاف اور ساده عمود بهي نقل کئے گئے - اور ايران هی سے ' جهان اس فن کي بهت سي مثالين پرسي پوليس وغيره مين پائي جاتي هين ' اشوک کے کاريگرون نے پتهر کو ايسي نفيس جلا دينا بهي سيکها - علاوه برين سانچي کے اس ستون پر ' اور نيز اشوک کي دوسري لاٹھ (واقع سارناتھ) پر جو اس سے بهي زياده شاندار اور خوبصورت هی ' بعض حيواني تصويرين بني هوئی هين جنکا ذمه‌دار تاريخ عالم کے اُس زمانے مين صرف يوناني صنعت کا اثر هوسکتا تها اور يه معلوم کرنا

خالي از دلچسپي نه هوگا که یه یوناني اثر بهي ایران هي کي راه سے ' یا شاید یه کہنا زیاده مناسب هي که ایران کے اُس حصے سے هندوستان پہنچا جو کسي زمانے مین صوبهٔ باختر کہلاتا تها اور اُسوقت شاهان سلجوق کي حکومت سے آزاد هونے کي کوشش کر رها تها (۱) -

وہ شاهي فرمان جو اس ستون پر براهمي رسم خط مین کنده هي اُس کا بیشتر حصه ضایع هوچکا هي - لیکن

---

(۱) ان ستونون کي تعمیر کے وقت دوبادون کي اوس طاقتور نو آبادي کو قائم هوئے ' جو سکندر اعظم نے باختر مین آباد کي تهي ' دو نسل سے کچهه هي زیاده عرصه گزرا هوگا - یه یوناني ایک ایسے حصه ملک مین آباد تهے جو سلطنت موریا کي عین دهلیز پر واقع تها اور جهان هندوستان ' ایران ' اور وسط ایشیا کي تجارتي شاهراهین آکر ملتي تهین - اور چونکه یه لوگ مغربي ایشیا کي تهذیب کے بڑے بڑے مرکزون سے باخبر اور خلط ملط رهتے تهے اسلئے ضرور هي که یوناني صنعت اور تہذیب کو هندوستان تک پہنچانے مین انهون نے معتدده حصه لیا هو - في الحقیقت تمام شهادتون سے ' خواه وہ جغرافیائي حالات پر مبني هون ' یا اُن سیاسي اور تجارتي تعلقات پر جو هندوستان اور مغربي ایشیا کے درمیان قائم تهے ' یا ایراني اور یوناني صنعتون کي خوش آیند آمیزش پر جو ان آثار مین نظر آتي هي ' غرض سب سے یهي ثابت هوتا هي که جن صناعون نے یه یادگارین تعمیر کي تهین وہ غالباً باختر هي سے مستفیض هوے تهے -

بظاہر اس مین بھی وھي احکام لکھے ھوے معلوم ھوتے ھین جو سارناتھ اور کوشامبھی کے منادات مین ھین - یہ فرمان مذھب مین تفرقہ اندازي کي سزا کے متعلق ھی اور اس کا ترجمہ حسب ذیل ھی -

" بھکشوؤن اور بھکنیون کے لئے ایک طریق عمل مقرر کر دیا گیا ھی - جب تک میرے بیٹے اور میرے بیٹون کے پوتے بر سر حکومت ھین اور جب تک چاند اور سورج قائم ھین ' ھر اُس راھب اور راھبۃ کو جو شنگھا مین تفرقہ ڈالے مجبور کیا جائیگا کہ وہ سفید لباس پھنے اور شنگھا سے علیحدہ رھے - کیونکہ میري خواھش کیا ھی ؟ بس یہي کہ شنگھا مین اتفاق رھے اور وہ زمانۂ دراز تک قائم رھے " -

جس ریتیلے پتھر کا یہ ستون بنا ہوا ھی وہ چنار (۱) کے پہاڑ سے لایا گیا تھا جو سانچي سے کئي سو میل کے فاصلے پر واقع ھی - اور اشوک کے انجنیرون کي قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ھی جو چالیس فیت سے زیادہ طویل پتھر کو ' جس کا وزن قریباً اتنے ھي تن (یعني ۱۱۰۰ من کے قریب) ھوگا ' اسقدر دور و دراز فاصلے سے یہان تک صحیح و سالم لے آے - اس مین شک نہین کہ اُنھون

(۱) ضلع اعظم گرہ - صوبجات متحدہ (E. I. Ry) - مترجم

نے دریائی وسائل باربرداری سے فائدہ اٹھایا ہوگا اور برسات میں دریاے گنگا ، جمنا ، اور بیتوا میں ستون کو کشتیوں پر لائے ہونگے - پھر بھی اسقدر وزنی پتھر کو کشتیوں پر منتقل کرنا ، اور پھر سانچی کی بلند اور ڈھلوان پہاڑی کی چوٹی پر پہنچانا ، ایسا دشوار کام ہے کہ قابل سے قابل انجنیر بھی اسکی تکمیل پر بمشکل فخر کر سکتا ہے -

اب رہی وہ شہادت جو یہ لاٹھ ستوپہ کلاں کے سنگی روکار اور اسکے فرشی کٹہرے کی تاریخ تعمیر کے متعلق مہیا کرتی ہے ، سو وہ اُن قدیم فرشوں پر مبنی ہے جو دوران حفریات میں اس لاٹھ کے اور ستوپہ کلاں کے گرد آشکار ہوے تھے - خود لاٹھ کی بنیاد موجودہ سطح زمین سے بارہ فیٹ نیچے چٹان پر قائم ہے - پہلے آٹھ فیٹ تک اسکا عمود قریباً مدور اور نیم تراشیدہ اور بڑے بڑے پتھروں کی مضبوط بھرتی میں جمایا ہوا ہے - ان پتھروں کو اپنی جگہ پر قائم رکھنے کی غرض سے بنیاد کے چاروں طرف بھاری بھاری دیواریں بنائی گئی تھیں جنکا سطحی نقشہ قریب قریب مستطیل شکل کا ہے اور دیواروں اور بھرائی کے پتھروں کے اوپر "بجری" اور چونے کا چھہ انچ موٹا فرش ستون کے

گرد اُس مقام پر بنا ہوا ھی جہان عمود کا مصفی حصہ ختم اور کھردرا حصہ شروع ھوتا ھی - ستون کے قیام کے وقت یہ فرش سطح زمین کے برابر تھا لیکن آجکل پتھر کے اُس شکستہ فرش سے ' جو موجودہ سطح زمین پر لاٹھ کے آس پاس نظر آتا ھی ' قریباً چار فیٹ نیچے ھی - ان دونون فرشون کے درمیان تین اور فرش ملے ھیں جنکے درمیانی فاصلون مین ملبے کی مختلف مقدار ملتی ھی - اب جو شخص ھندوستان کے قدیم مقامات کی کھدائي سے کماحقہ ' واقفیت رکھتا ھی وہ بخوبی سمجھ سکتا ھی کہ ملبہ کا یہ انبار (جو چار فیٹ گہرا ھی اور جسمین تین فرش بھی بنے ھوے ھین) ایک صدي سے کم عرصے مین جمع نہین ہوا ھوگا بلکہ اغلب یہ ھی کہ اس عمل کي تکمیل مین اس سے بھی زیادہ وقت صرف ھوا ھو - پس پتھر کا فرش (جو موجودہ سطح زمین پر نظر آتا ھی کسی طرح بھی) دوسري صدي قبل مسیح کے نصف ثانی سے پیشتر کا نہین ھوسکتا اور چونکہ یہ فرش ستوپہ کلان کے سنگي روکار اور فرشي کٹہرے کا ھم عصر ھی اسلئے ظاھر ھی کہ اس روکار کی چنائی بھی دوسري صدي قبل مسیح کے نصف ثاني ھی مین عمل پذیر ھوئي ھوگي -

ستون نمبر ۲۵

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے اب هم اُس ستون کا تذکرہ کرتے هین جس کو نقشے مین نشان (25) سے ظاهر کیا گیا هی - یه ستون دوسري صدي قبل مسیح مین اُس زمانے کے قریب طیار هوا تها جس وقت بیس نگر کا ستون " کهام بابا " نصب کیا گیا اور میسی اور دیگر مصنفین کا یه خیال محض غلط هی که یه عهد گپتا کي یادگار هی -

ستون کے جنوبی پہلو پر ' سطح زمین سے چهه فیت بلند ' عهد وسطی کے ایک کتبے کے چند حروف نظر آتے هین اور جنوب مغربی پہلو پر' کرسی کے قریب ' سنکھ (۱) کے نمونے کي کچهه مٹي هوئي سي عبارت کنده هی - یه دونو کتبے ستون کے نصب هونے سے بہت بعد اُس پر لکهے گئے تهے ' اسلئے ان سے اُسکے زمانهٔ تعمیر کا کچهه پته نہین چلتا - لیکن ستون کی طرز ساخت اور اُسکي سطح کی تراش و تکمیل وغیره سے صاف پایا جاتا هی که وہ عهد شُنگا کے قریب طیار هوا تها -

(۱) Shell characters - ایک قسم کا رسم خط جو آج تک کسي سے پڑها نہین گیا - اسکے حروف بہت پیچ در پیچ اور کسي قدر سنکھ سے مشابه هوتے هین - ان کتبون کي زبان غالباً سنسکرت هی اور کننگهم صاحب کا خیال هی که یه خط غالباً ساتوین یا آٹهوین صدي عیسوي کے قریب رائج تها ' (مترجم)

تاج کو شامل کرکے ستون کي اونچائي پندرہ فیٹ ایک انچ (۱) اور بنیاد کے قریب اس کا قطر ایک فٹ چار انچ هی - نیچے سے ساڑھے چار فیٹ تک ستون هشت پہلو شکل کا هی اور اس سے اوپر سولہ پہل - هشت پہلو حصے کے تمام ضلعے مسطح هین لیکن بالائي حصے کے زائد آٹھ پہلو مذمن کے کونون کو مجوف تراش کر بنائے گئے هین جس سے هر تیسرا پہلو مقعّر یعني کسي قدر گہرا هوگیا هی - ستون کے پہلوون کي یہ مقعّر ساخت ' اور دو مختلف الشکل حصون کے مقام اتصال پر گوشون کي مخصوص تراش ' اور انکي تدمیل کا دلنشین طریق ' دوسري اور پہلي صدي قبل مسیح کے طرز کي خصوصیات سے هین اور جہان تک همین علم هی بعد کي سنگتراشي مین نہین پائي جاتین -

ستون کے عمود کا مغربي حصہ ضائع هو چکا هی مگر اسکي چوٹي پر وہ چول اب تک موجود هی جس پر تاج یا پرکالہ قائم کیا گیا تھا - یہ پرکالہ حسب معمول جمشیدي طرز کا بنا هوا هی ' اسکے " دوش " سے کنول کي پتیان لٹک رهي هین ' - " گردن " پر پہلے " ڈوري نما "

(۱) یعني اگر قدیم سطح زمین سے ناپا جائے -

آرائش اور اوپر "دانه ولوز" کي کندہ کاری ھی ' - گردن کے اوپر ایک مربع کرسي ھی جسکے چارون طرف کٹھرے کا نقشہ منبت ھی ' - اور کرسي پر غالباً شیر کا مجسمہ قائم تھا جو اب ضائع ھو چکا ھی -

ستون نمبر ۲۹ تیسرا ستون (نشان 26) مذکورہ بالا ستون سے کسي قدر شمال کو واقع ھی اور آغاز عہد گپتا کا بنا ھوا ھی - یہ ستون طرز ساخت کے علاوہ اپنے پتھر کي غیر معمولي نفاست اور رنگ کے باعث بھي اس مقام کے دوسرے ستونون سے امتیاز رکھتا ھی - اودےگری کے پہاڑ سے جو پتھر عموماً نکلتا ھی اُس کي بہ نسبت یہ زیادہ سخت ھی اور رنگ بھي قدرے بھورا زردي مائل ھی جس مین کہین کہین فالسئی رنگ کے دھبے اور دھاریان بھي ھین - سانچي مین اس قسم کا پتھر صرف عہد گپتا کے آثار مین پایا جاتا ھی -

یہ ستون بائیس فیٹ چھ انچ بلند اور صرف دو پتھرون کا بنا ھوا تھا ' - ایک سے مربع کرسي اور اسطوانہ نما عمود تراشا گیا تھا اور دوسرے سے گھنٹہ نما تاج ستون ' گردنہ ' اور ' شیر اور اُنکے اوپر کا چکر - لیکن افسوس ھی کہ ستون کا عمود ٹوٹ کر تین ٹکڑے ھوگیا

اور یہ ٹکڑے ایسی بری طرح ٹوٹے ہیں کہ انکے جوڑ
ملا کر ستون کو پھر سے درست کرنا ممکن نہیں -
عمود کے حصۂ زیرین پر ' جو ابھی تک اپنی اصلی
جگہ قائم ہی ' شمالمغربی جانب ایک شکستہ سی
تحریر عہد گپتا کے حروف میں کندہ ہی جس میں
لکھا ہی کہ یہ ستون کسی " وِہار سوامی " (یعنی
خانقاہ کے سردار) نے بنوایا تھا جو " گوشور سنھابل " کا
بیٹا تھا - عہد گپتا کے دوسرے ستونوں کی طرح اس
ستون کی کرسی بھی شکل میں مربع اور سطح
زمین سے ایک فٹ دو انچ اوپر نکلی ہوئی تھی اور
اسکے گرد ایک چھوٹا سا چوکور چبوترہ بنا ہوا تھا -

اس ستون کا شیر والا تاج ' اُس تاج کی کمزور
اور بھدی سی نقل ہی جو اشوک کی لاٹھ پر قائم تھا -
صرف جزئیات میں کسی قدر اختلاف ہی اور شیرونکے
اوپر ایک چکر بڑھا دیا گیا ہی - جزئیات کا اختلاف
ایک تو " ڈوری " کی اُس آرائش میں نظر آتا ہی
جو " گردنہ " پر بنی ہوئی ہی اور جس کو خلاف
معمول چند اکہری رسیوں کے گرد ایک چوڑا فیتہ
لپیٹ کر ظاہر کیا گیا ہی - اور دوسرے اُن تصویروں

مین جو تاج کي مدور کرسی کے رُخ پر بنے هوئے
هین - ان تصویرون مین مختلف قد و قامت کے
پرند اور کنول کے پهول نهایت بے ترتیبی کے ساته
بنے هوئے هین اور ان کي ساخت مین اُس توازن
اور تناسب کا لحاظ نهین کیا گیا جو قدیم هندي صنعت
کي خصوصیت تهی - جنوبی پهاٹک کے بهدّے
مضحکه انگیز شیرون کی مانند ان شیرون کے بهي
هر پنجے مین پانچ پانچ ناخن بنے هوئے هین اور دیگر
امور مین بهي ان کي بناوٹ مین مشابهت بالاصل
اور صنعتي مراعات کا بهت هي کم لحاظ رکها گیا هی -

ستون نمبر ۳۵ ستوپهٔ کلان کے شمالي پهاٹک کے قریب جو ستون
استاده هی ' وه بهی عهد گپتا هی مین تعمیر هوا تها -
اس ستون کي نسبت (زمانهٔ حال کی تصنیفات مین)
اکثر بیان کیا گیا هی که اشوک کي لاٹه کا جواب اور
اُسکا هم عصر هی - لیکن اسکے سرسري معاینے سے
هي واضح هو جائیگا که اسکو عهد موریا سے منسوب کرنا
سخت غلطي هی - حقیقت یه هی که اس ستون کی
طرز ساخت ' اسکے اجزاء کي ترتیب ' اور اُن کا اصطلاحي

طریق تکمیل ، الغرض تمام خط و خال عہد گپتا کی صنعت کا صحیح نمونہ پیش کرتے ھین -

ستون کے عمود کا اکثر حصہ ضائع ھوچکا ھی مگر حصہ زیرین ابھی تلک اپنی اصلی جگہ پر قائم ھی ، - بنیاد بالکل صحیح و سالم ھی ' ستون کے گرد جو چبوترہ بنا ھوا تھا اُسکا نقشہ صاف نظر آتا ھی ، اور تاج اور وہ مجسمہ جو اسکے اوپر قائم تھا دونون نسبتاً اچھی حالت مین محفوظ ھین - عمود کا موجودہ حصہ نَو فیٹ بلند ھی جس مین سے اوپر کا تین فیٹ دس انچ کا ٹکڑا مدوّر اور صاف سُتھرا بنا ھوا ھی - باقی حصہ جو اصل مین ستون کی کرسی کا کام دیتا تھا شکل مین مربع ھی اور نیم تراشیدہ سا ھی - عہد گپتا مین دستور تھا کہ ایسے ایک ڈال پتھر کے ستونون کی کرسیان مربّع رکھتے تھے اور عہد موریا مین ، (جہان تلک مجھے علم ھی) ، ھمیشہ گول بنایا کرتے - علاوہ برین عہد موریا کے جتنے ستون اسوقت تلک دریافت ھوئے ھین اُنکی امتیازی خصوصیت یہ ھی کہ آنکی سطح نہایت صاف اور ھموار اور اُسپر نہایت چمکدار جلا ھوتی ھی ، حالانکہ ستون زیر بحث کی سطح اس قسم کی جلا سے بالکل معّرا ھی -

اب رهي اس ستون کي بنياد (جو ايک مضبوط چار ديواري کے بيچ مين بهاري بهاري پتهر جماکر بنائي گئي هی)، سو همارے پاس ابهی اور مقامات سے اتنا کافي مصالحه جمع نهين هوا هی که اسکو زمانۂ تعمير کے تعين کا صحيح اور معتبر معيار قرار دے سکين، تاهم اتنا ضرور هی که اشوک کی لاٹھ کي نسبت اس ستون کی بنياد کا نقشه زياده صاف اور باقاعده هی - علاوه بريں اس ستون کی کرسي کے گرد جو پتهر کا چبوتره بنا هوا تها اُس کا نقشه اور طرز تعمير عهد گپتا کے مخصوص طرز کے مطابق هی اور وه لوهے کے فانے جو ستون مذکور کو صحيح عمودي حالت مين قائم رکهنے کی غرض سے اِسکے نيچے دئے هوئے هين اُن کے کيميائي امتحان سے بعينسه وهی اجزاء برآمد هوئے هين جو عهد گپتا کی ديگر آهنی اشياء کے تجزيه سے (۱) -

(۱) اس تجزيه کے لئے مين سر رابرٹ هيڈ فيلڈ (Sir Robert Hadfield.) کا ممنون هون - اسکے اعداد حسب ذيل هين :—

کاربن	سلفر	سليکن	فاسفورس	مينگنيز
.05	.09	.009	.303	.09

ستون کا جمشیدي تاج اور اُسکے اوپر کي مربع کرسی جو کنھرے کے ابھروان نقش سے آراستہ هی ' دونون ایک پتھر سے تراش کر بنائے گئے هین - یہی کیفیت اُس مجسمے کي هی جو کنگھم اور میسي کو اس تاج کے قریب پڑا هوا ملا تھا اور اصل مین غالباً اس ستون کے اوپر قائم تھا (دیکھو پلیت ۱۰ - ب - (Plate X,b - یہ مجسمہ (وجرا پاني) بودھي ستوا کا هی جو ایک سادہ دھوتي باندھے کھڑا هی - اسکے هاتھون مین کنگن ' کانون مین مرکیان ' گلے مین جڑاؤ هیکل اور سر پر مرصع پگڑي هی - پُشت اور شانون پر گھونگریالے بال اور بالون کے نیچے پیٹھ پر دو فیتون کے سرے لٹک رهے هین - تصویر کي ایک دلچسپ خصوصیت وہ هالہ هی جس کے کنارے کے گرد مساوي فاصلون پر بارہ چوٹے چھوٹے

[فوٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشتہ]

ان اعداد کے ساتھ چندرا کي لوھے کي لاٹھ (واقع قطب ' دهلي) کے تجربہ کا مقابلہ کرنا خالي از دلچسپي نہ هوگا جو ذیل مین درج هی :—

کاربن	سلفر	سلیکن	فاسفورس	مینگنیز	لوها
.08	.006	.046	.111	ندارد	99.72

سوراخ بنے ہوئے ہیں - ظاہر ہی کہ اپني موجودہ حالت میں یہ ہالہ مجسمے کے قد و قامت کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہی ' - اور معلوم ہوتا ہی کہ کنارے کے سوراخ ' ہالے کے گرد شعاعیں لگانے کے لئے بنائے گئے تھے جو غالباً ملمّع شدہ تانبے کي تھیں اور باقی تمام تصویر پر شاید سنہري یا کوئی دوسرا رنگ کیا گیا تھا - کننگھم اور میسي کے اس بیان میں کہ یہ مجسمہ اس ستون کے اوپر استادہ تھا ' مجھے شک و شبہ کی قطعی گنجائش نظر نہیں آتي اور جو شخص ہندي سنگتراشي کي تاریخ سے واقفیت رکھتا ہی وہ بغیر کسي مزید دلیل کے تسلیم کریگا کہ مجسمۂ مذکور عہد گپتا کی یادگار ہی -

ستون نمبر ۳۴ — پانچواں اور آخري ستون نمبر ۳۴ ہی جو کسي وقت ستوپہ کلاں کے مشرقی پھاٹک کے (جنوبي) پہلو میں قائم تھا - جنرل میسي نے اپنی کتاب میں اس ستون کی ایک تصویر اُس وقت کي دي ہی جب وہ سنہ ۱۸۵۱ع میں بالکل صحیح و سالم کھڑا تھا - اب اسوقت اصلي جگہ پر تو اس ستون کا کوئي نشان نہیں ملتا مگر اُس ملبے میں جو ستوپۂ کلاں کے گرد جمع ہو گیا تھا اسکے دو ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں -

انمین سے ایک ٹکڑے مین جرس نما تاج بنا ہوا ہی جسکے اوپر (گردن پر) ڈوري نما آرائش اور نیچے عمود کا ایک قلیل حصہ ہی - دوسرے ٹکڑے مین ایک گول کرسی بني ہوئی ہی جسکے اوپر شیر کا مجسمہ قائم ہی - ان چیزون کی صنعت سے صاف ظاہر ہی کہ وہ عہد گپتا کی بنی ہوئی ہین لیکن اگر ان کا اسي زمانے کي اور یادگارون سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انکي ساخت بہت بھدي اور ناتراشیدہ ہی اور دوہرا تاج تو بالکل ہی ناموزون اور نہایت ہی ادنی درجے کی صنعت کا نمونہ ہی -

باب ۷

وسطي رقبے کے مندر

مندر نمبر ۱۸ وسطي رقبے پر جو چند مندر بنے هوئے هین اُنمین دلچسپي اور شان و شوکت کے لحاظ سے مندر نمبر ۱۸ ' جو ستوپه کلان کے جنوبي پهاٹک کے سامنے ایک پست سی کرسي پر واقع هی ' سب سے اهم هی (دیکھو پلیٹ ۱۱ - الف - (Plate XI,a - اس مندر کا سطحی نقشه ' جو کهدائی کرنیسے آشکار هوا هی ' اُن چیتیا مندرون کے نقشے سے مشابه هی جو کارلي اور دیگر مقامات کے پهاڑون مین چٹانون کو تراش کر بنائے گئے تھے - فرق صرف یه هی که پهاڑون مین ترشے هوئے مندرون کے قوسي ضلع کے گرد ستون هوتے هین اور اِس مندر مین ستونون کي بجائے ایک دیوار بني هوئي هی - اس اختلاف کي وجه یه هی که یه عمارت چارون طرف سے کهلی تهي اور اس لئے اس کے اندر روشنی پهنچانے کا انتظام بیرونی دیوار مین کهڑکیان بنا کر کیا جاسکتا تها - اس دیوار کا موجوده حصه اندروني فرش کي سطح سے کچھ کم دو فیٹ بلند هی اس لئے

اب ہمارے پاس اس امر کی تحقیق کا کوئی ذریعہ نہین کہ کھڑکیان کس طرح ترتیب دی گئی تھین ' انکی پیمائش کیا تھی اور وہ تعداد مین کتنی تھین ' - لیکن یہ قیاس کچھ زیادہ غلط نہ ہوگا کہ پہلو کی ہر دیوار مین آٹھ آٹھ اور پشت کی دیوار مین شاید چار کھڑکیان تھین جو ایک دوسرے سے مساوی فاصلون پر بنی ہوئی تھین - قوس کی اندرونی اور بیرونی دیوارین حسب معمول پتھر کی ہین ' انکی چنائی خشک اور عہد وسطی کے ان ستونون سے ملتی جلتی ہی جن کا ذکر پہلے آچکا ہی - وسطی کمرے کے قدیم ستون اور نیم ستون سب سترہ سترہ فیٹ لمبے اور چوکور مگر اوپر کی جانب ذرا ذرا گاؤدم ہین اور ہر ستون ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا ہی - انکے زیرین حصے زمین مین گڑے ہوئے نہین ہین بلکہ اوپر ہی پتھر کی سلون پر قائم کئے گئے ہین جو خود بھی کچھ ایسی مضبوط اور پایدار نہین ہین - معلوم ہوتا ہی کہ اس عمارت کے مہندس کو اعتماد تھا کہ چھت کے چوبی شہتیر ان ستونون کو ایک دوسرےکے ساتھ اسطرح مربوط کر دینگے کہ یہ اپنی جگہ پر بخوبی قائم رہ سکینگے - اسمین شک نہین کہ جب تک

شهتير موجود رهے يه ستون بهي اپني جگه پر قائم رهے ليکن شهتيرون کي شکست و ريخت کے بعد مغربی جانب کا نيم ستون اور شمالمغربی کونے کے تين ستون تو بالکل گرگئے اور باقی خطرناک طور پر مختلف اطراف مين جهک گئے اور اگر ان کے اوپر پتهر کي بهاري بهاري سردلين نه هوتين تو کب کے گرگئے هوتے -

وه دلچسپ اور عجيب و غريب نقش جو ان ستونون کے چارون پهلوؤن پر کنده هي اور بظاهر نامکمل حالت مين چهوڑا هوا معلوم هوتا هی ساتوين صدي عيسوي مين سانچی کے صناعون کا منظور نظر تها اور اس زمانے کی اور عمارات مين بهی پايا جاتا هی جو سانچي سے نهايت دور دراز مسافت پر واقع هين ، مثلاً دکن مين بمقام الورا اور احاطه بمبئی مين بمقام ايهولی (ضلع دهاروار) ، ليکن جهانتک مجهے علم هی ساتوين صدي سے بعد کی کسي عمارت مين يه نقش نظر نهين آتا - پس ان ستونون سے صاف ظاهر هوتا هی که يه مندر تخميناً سنه ۶۵۰ع کے قريب تعمير هوا تها ۔ اور بعض ديگر شواهد سے بهي ، خصوصاً ديوارون کي طرز تعمير سے ، اور ان اضافون سے جو اس عمارت پر بعد مين

کئے گئے نیز اُن قدیم عمارات کے کھنڈروں سے جو موجودہ مندر سے قبل اس مقام پر تعمیر ہوئی تھیں ' اس تاریخ کی بخوبی تائید و تصدیق ہوتی ہی - ما بعد کے اضافوں میں ایک تو پتھرونکي وہ بھرائي ھی جو گول کمرے کے اندر ملي ھی اور دوسرے اندروني دروازے کي سنگی چوکھٹ جس کا شرقي بازو چند سال قبل تک اپني جگہ قائم تھا مگر اب زمین پر پڑا ھوا ھی - چوکھٹ کے اس بازو کي ساخت میں جو پتھر استعمال ھوا ھی وہ اندروني ستونوں کے پتھر سے بالکل مختلف ھی اور اسپر کچھ ابھروان تصویرین بني ھوئی ھین جنکی طرز ساخت سے ظاھر ھوتا ھی کہ یہ بازو دسوین یا گیارھوین صدي عیسوي مین طیار ھوا تھا -

کسي زمانے مین گول کمرے کے اندر ایک ستوپہ بنا ھوا تھا جس کے کھنڈر سنہ ۱۸۵۱ع مین جنرل میسی نے دریافت کئے تھے - اس کھنڈر مین سنگ صابون کی ایک شکستہ ڈبیا ملی تھی اور قیاس یہ ھی کہ اس ڈبیا مین کبھي تبرکات رکھے ھوئے تھے - معلوم ھوتا ھی کہ یہ ستوپہ گول کمرے مین عقبي دیوار کے بالکل قریب بنا ھوا تھا اور مندر کي دیوارون کي طرح

اسکي بنیاد بهی کچه ایسی گہري نه تهی کیونکه اب اس کا کہین نشان بهی نہین ملتا -

چهوٹي چهوٹی قدیم اشیاء جو اس چیتیا مندر سے برآمد هوئین آنمین صرف (پخته) مٹی کی چند چهوٹی چهوٹي تختیان قابل ذکر هین جو ساتوین یا آٹهوین صدي عیسوي کی بنی هوئی هین اور گول کمرے کے مشرق مین جو بغلي رسته هی اُسکے فرش پر اکٹهی ایك هي جگه پڑي هوئی ملي تهین - یه تختیان مختلف ناپ کی هین مگر نمونه قریب قریب ایك هي هی یعني هر تختي پر دو مُہرین ثبت هین اور کنارے صدف نما آرائش سے مزین هین - نیچے والي مہر ذرا بڑي اور شکل مین پیپل کے پتے سے مشابه هی اس مین بدهه کی ایك تصویر بنی هوئی هی جو بهومي سپرسا (۱) وضع مین کنول کے تخت پر بیٹها هی - بدهه کے سر کے قریب دونون طرف دو ستوپے هین اور نیچے جسم کے دونون طرف

(۱) (भूमि स्पर्श मुद्रा) یعني بدهه چار زانو بیٹها هی اور دائین هاته سے زمین کي طرف اشاره کر رها هی (مترجم)

ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي کے حروف مین بودھ
مذهب کا کلمہ منقوش هی - اوپر والي مهر یا تو گول هی
یا بیضوي شکل کی هی اور اس مین بهي یہ کلمہ
لکھا ہوا هی -

اس مقام کی قدیم عمارات

اس مندر یا چیتیا هال کي تاریخ تعمیر کا ذکر
کرتے هوئے مین نے اشارہ کیا تها کہ اسکي تعمیر سے قبل
اس مقام پر کچھ قدیم عمارات بنی هوئي تهین -
ان عمارات کے بقیہ آثار مین حسب ذیل چیزین
ملتي هین :— (۱) گول کمرے کے موجودہ فرش کے
نیچے چند اور قدیم فرش جنکو ملبہ کي تہین ایک
دوسرے سے جدا کرتی هین (۲) اُن دیوارون کے نیچے
جو گول کمرے اور بغلي رستون کے عقب مین هین
چند قدیم دیوارون کي بنیادین اور (۳) چار دیواري کے
گرد مضبوط پشتے کی دیوارین جو عہد موریا کی بنی
هوئی هین -

قدیم فرش تعداد مین تین هین اور اگر سانچی
کے دیگر آثار کے حالات سے اندازہ کیا جائے تو سب سے
اوپر والا فرش (جو چونے اور کنکر کا بنا هوا هی ')

پانچوین یا شاید چھٹی صدی عیسوی سے تعلق رکھتا ھی ' اس سے نیچے والا پہلی یا دوسری صدی قبل مسیح سے اور تیسرا یعنی سب سے نیچے والا فرش عہد موریا سے منسوب کیا جاسکتا ھی (۱) - بجری کے اُس قدیم فرش کی مانند جو اشوک کی لاٹھ کے گرد بنا ہوا ھی ' اس زیرین فرش کے نیچے بھی پہلے چٹان کی سطح تک گول گول پتھر جمائے گئے ھین جو گویا اسکی بنیاد کا کام دیتے ھین ' - لیکن چونکہ یہ فرش ایک مسقف عمارت کے اندرونی حصے مین بنایا گیا تھا اس لئے ان پتھرون کے اوپر موتی موتی بجری بچھانے کی بجائے صرف تھوری سی متی ڈال کر خوب کوت دی گئی اور اسکے اوپر چونے کا صندلہ کردیا گیا - جس زمانے سے اس زیرین فرش کا تعلق ھی اُسی زمانے کی وہ پشتے کی دیوارین بھی ھین جو اس چیتیا کے مشرق ' جنوب ' اور مغرب مین نظر آتی ھین اور نیز وہ دیوار جو اسکے مغرب مین وسطی سطح مرتفع کے جنوبی کنارے کے ساتھ ساتھ

---

(۱) جس کھدائی مین یہ فرش آشکار ہوئے تھے اُس کو دوبارہ بھروا دیا گیا ھی -

دور تک بني هوئي هی - بات یه هے که میدان مرتفع کے اس پہلو پر پہاڑي کي سطح یکایک جنوب کي طرف ڈھالو هوگئي هی اسلئے عہد موریا کے معماروں کو اپني عمارتوں کے لئے ایک هموار کُرسي حاصل کرنے کي غرض سے بھاري بھاري پُشتے کي دیواریں اٹھاني پڑین جنکے درمیاني خلا کو بعد مین مٹي اور بڑے بڑے پتھر بھر کر مسطح کرلیا گیا - یه دیوارین دو اور تین فیت کے درمیان موٹی ' بارہ تیرہ فیت اونچی اور اُسی قسم کے نیم تراشیدہ پتھروں کی بنی هوئي هین جیسے بعد کے زمانے مین ستوپۂ کلان کی توسیع کے وقت استعمال کئے گئے - معلوم هوتا هی که پشتے کي وہ دیوار ' جو اس هال کے پاس جنوب مین واقع هی ' دباؤ کے مقابلے کے لئے ناکافی ثابت هوئی کیونکه اسکی بیروني جانب تھوڑے هی زمانے کے بعد ایک اور دیوار تعمیر کي گئي اور دونوں کے درمیاني خلا کو انگھڑ پتھروں سے بھر دیا گیا - اس دوسري دیوار کی بنیاد بھی چٹان هی پر رکھي گئي هی ؛ موٹائي چار فیت سے کچھ زیادہ هی اور بیروني جانب کگر چھوڑے هوئے هین - اس دیوار کا بالائي حصه ضائع هوچکا هی اس لئے

اب یہ اندازہ نہین ہو سکتا کہ آیا اونچائي مین پہلی دیوار کے برابر هي تهی یا کچھ کم و بیش -

جس مقام پر میدان مرتفع کے جنوبي ضلع کی پُشتے کي دیوار اُس محافظ دیوار سے ' جو هال کے مغربی پہلو مین واقع هی ' زاویۂ قائمہ بناتی هوئی کر ملي هی ' رهان ملبے کا ایک عظیم انبار جمع تها جس کا اکثر حصہ ضرور اُس اوپر والے چبوترے سے گرا هوگا جسپر موجودہ هال واقع هی - اس ملبے کے اندر سے ' تہ کے قریب ' پختہ مٹي کے بہت سے کهپرون کے علاوہ پتهر کا ایک شکستہ پیالہ بهی دستیاب هوا جو قدیم صنعت کی ایک نفیس یادگار هی - یہ کهپرے غالباً مُوریائي عمارت کي چهت سے گرے هونگے جسکي بنائے فوقانی ' اُس زمانے کي دیگر عمارات کي طرح ' غالباً لکڑي کي تهي -

هال یا مندر کے مدوّر حصے کے سامنے ایک بڑا چوکور پتهر رکها هی جو چار فیٹ مربع اور بیچ مین (اوکهلي کي طرح) مجوف بنا هوا هی - یہ چوکا کهدائی کے زمانے مین عہد موریا کی اُس سنگي دیوار کي کرسي پر رکها هوا ملا تها جو گول کمرے کے

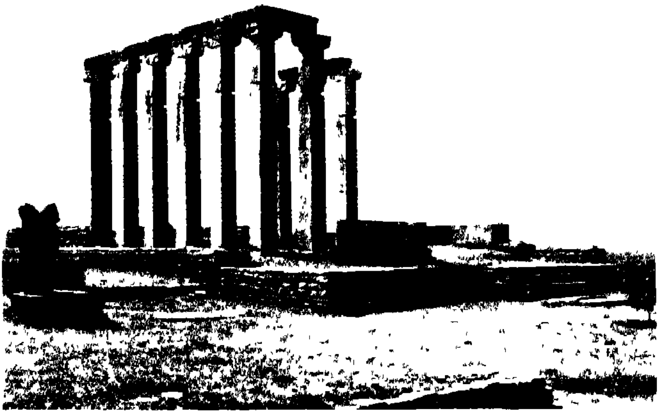
اگلے حصے کے نیچے واقع ہے ' لیکن اصل میں مصنف هذا سے پہلے کسی اور محقق نے اسکو آشکار کیا تھا اور چونکہ اسکے متعلق کوئی تحریر نہیں ملتی اس لئے اس کا تصفیہ مشکل ہے کہ جس جگہ یہ چوکا ہمیں ملا وہی اسکی اصلی جگہ بھی تھی یا نہیں - علاوہ بریں اسکی ظاہری وضع قطع سے یہ پتا لگانا بھی دشوار ہے کہ اس سے کیا کام لیا جاتا تھا ' لیکن پتھر کی خاص قسم اور چوکے کی طرز ساخت سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وہ غالباً عہد وسطی کا بنا ہوا ہے -

مندر نمبر ۱۷ دوسرے باب میں ' جہاں ہندی صنعت کے ارتقاء کا ذکر کیا گیا ہے ' یہ بیان ہوچکا ہے کہ گپتائی صنعت کی اصلی خصوصیت اسکا ذوق سلیم کے موافق ہونا ہے جسکو دیکھ کر یونان کی بہترین صنعت کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے - اس خصوصیت کے اظہار کی عمدہ مثال وہ چھوٹا سا مندر ہے جو چیتیا ہال نمبر ۱۸ سے چند قدم مشرق کو واقع اور پانچویں صدی عیسوی کے آغاز کا تعمیر شدہ ہے -

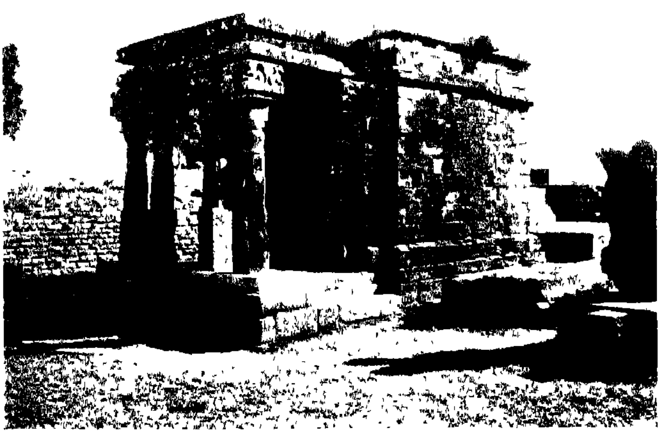
یہ مندر نہایت سادہ ہے اور اس میں صرف

ایک کمرہ اور اُسکے سامنے ستونوں پر ایک سائبان ھی - دونوں کي چھتیں مسطح ھیں - مگر باوجودیکہ یہ عمارت مختصر سی ھی اور اُس نفاست اور وضاحت سے ' جو یوناني فن تعمیر کي امتیازي خصوصیات ھیں ' معرا بھي ھی ' تاھم اس سے انکار نہیں ھو سکتا کہ اس عمارت کی طرز ساخت میں ' آرائش کي موزونیت میں ' اور جزئیات کے صحیح تناسب میں یونانی تعمیرات کي سي مشابہت ضرور پائي جاتی ھی (دیکھو پلیٹ ۱۱ ب - Plate XI, b) -

ایک لمحہ کے لئے اس عمارت کا ستوپۂ کلاں کے پھاٹکوں سے مقابلہ کیجئے جو عہد اندھرا کے بنے ھوئے ھیں اور دیکھئے کہ پھاٹکوں کي چوبی طرز تعمیر کي بجائے ' جو بالکل غیر معقول اور ناموزوں بلکہ مضحکہ انگیز ھی ' اس مندر میں پتھر کي سب چیزیں سنگي طرز تعمیر پر بني ھوئي ھیں جو بہت معقول ھی ' - عمارت کا ھر جزو خواہ کرسی یا ستون ' پرکالہ یا چھجہ ' ایک معقول فرض ادا کر رھا ھی جو بالکل واضح اور سنگی تعمیر کي ضروریات کے عین مطابق ھی ' - اور آرائش و زیبائش میں بھي نسبتہً اعتدال اور سادگی آگئي ھی -



a Temple 18



b Temple 17

دوسري طرف اس مندر کا ونگ لس وکٹري (۱) کے
ندر واقع قلعه ایتهنز جیسي کسي یوناني عمارت سے
قابله کیجئے - دونون عمارتین ایک دوسرے سے اسقدر
شابه هین که خواه مخواه سوال پیدا هوتا هی که یه مندر
ر اس زمانے کی دیگر هندي تعمیرات کهین مغربی
مونون سے تو نقل نهین کي گئین ؟ اس سوال کا
جواب یقیناً نفي مین هی - گو اس مین کلام نهین
ه عهد گپتا کي صنعت بعض مضامین اور خیالات
کے لئے مغربی دنیا ' بالخصوص ایشیائے کوچک اور
مصر ' کي شرمندهٔ احسان هی ' تاهم اس مندر کی
ور اس زمانے کي دیگر عمارات کي مستند وضع کسي
ندها دهند تقلید کا نتیجه نهین هی بلکه اس کے
سباب کچه اور هي هین اور ' جیسا که پہلے بیان
هوچکا هی ' اس واقعه سے تعلق رکهتے هین که عهد گپتا
مین اهل هند کي ذکاوت اور خیالات مین قریب قریب
یسي هي همه گیر اور فوري نشو و نما ظاهر
هوئي جیسي پانچوین اور چوتهي صدي قبل مسیح

(۱) "(Wingless Victory)" - بے پر کي فتح (کي دیبي) -
مترجم

میں یونانی دل و دماغ میں رونما ہوئی تھی -
پس اگر ، ہندی تخییل کی طرح ، ہندی صنعت
میں بھی رہی عقل سلیم کا اتباع ، حسن کا صحیح
امتیاز ، اور اظہار و اتمام مقصد کا احساس نظر آئے
جو یونانی صنعت میں پایا جاتا ہی تو کچھ تعجب
کا مقام نہیں ہی - حقیقت یہ ہی کہ جس زمانے
میں یہ مندر تعمیر ہوا وہ زمانہ تقلید کا نہیں بلکہ
ایجاد و اختراع کا زمانہ تھا اور اس چھوٹی سی عمارت
کے ایک ایک پتھر میں اُس زمانے کے مذاق اور
اُسکے بنانے والوں کے میلان طبع کا سچّا عکس نظر آتا
ہی اور اگر ہم اس عمارت کو عہد اندھرا کی عمارات سے
مقابلہ کرنے کی تکلیف گوارا کریں تو معلوم ہو جائیگا
کہ یہ مندر اُس انقلاب کی بھی مکمل فہرست ہی
جو سنہ عیسوی کی پہلی چار صدیوں کے دوران میں
ہندوستان کے تمدن و تہذیب میں رونما ہوا -

مندر نمبر ۹ جس مندر (نمبر ۱۷) کا ابھی ذکر ہوچکا ہی
اُس سے کسی قدر بڑا اور قریباً اُسی زمانے کا ایک
اور مندر ، چَیتیا ہال نمبر ۱۸ کے شمالمغرب میں بنا ہوا
تھا - اس وقت اس مندر کی صرف کرسی اپنی

جگہ پر قائم ھی بلکہ اُسکے بھی ررکار کے پتھر ضایع ھوچکے ھین اور صرف اندرونی ناتراشیدہ پتھرون کی چنائی باقی رہ گئی ھی - لیکن کرسی کے اُوپر جو ملبہ پڑا تھا اُس مین ' اور بہت سے عمارتی اجزا کے علاوہ ' پتھر کے دو دروے اور دو چھوٹے نیم ستون برآمد ھوئے ھین جنکی وضع قطع سے پایا جاتا ھی کہ یہ عمارت بھی اوائل عہد گپتا کی یادگار ھی - ان ستونون کے عمود ' نیچے مربع ' وسط مین ھشت پہلو اور اوپر شانزدہ پہلو ھین ' - گردنون پر " ڈوری " کے نمونے کی آرائش اور سرون پر " کمرکی گلدان " بنے ھوئے ھین -

مندر نمبر ۳۱ اس رقبے مین چوتھا مندر نمبر ۳۱ ھی جو ستوپہ نشان ۵ کے عین پس پشت ' شمالمشرقی گوشے مین ' واقع ھی - اس مین صرف ایک سادہ ' مسطح چھت کا ' ستون‌دار کمرہ ھی جو ایک بہت چوڑے چبوترے پر بنا ھوا ھی - کمرے کے اندر ' دروازے کے بالکل سامنے ' بدھہ کا ایک مجسمہ کرسی پر رکھا ھی جو کنول کی گلکاریون سے آراستہ ھی -

مندر کا یہ چبوترہ اصل مین کسی اور قدیم مندر کے لئے تعمیر ھوا تھا جو اسی مقام پر بنایا گیا تھا

اور وہ چوکي بھي جسپر بُدّھہ کا کنول والا تخت رکھا ہوا ہی سابقہ مندر ھي سے تعلق رکھتي ہی اور موجودہ مندر کي سطح فرش سے کسي قدر نيچے اب تک اپني اصلی جگہ پر موجود ہی -

قديم مندر کي تعمير ضرور چھٹّي يا ساتوين صدي عيسوي مين عمل پذير ہوئي ہوگي اس لئے گمان غالب ہی کہ موجودہ عمارت کے ستونون مين سے وہ دو نيم ستون جو وضع قطع مين چيتيا ہال نمبر ۱۸ کے ستونون سے مشابہ اور بوجہ مشابہت اُسی زمانے کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہين، سابقہ مندر سے تعلق رکھتے تھے - باقي ستونون مين سے دو ستون اوائل عہد گپتا کے بنے ہوئے ہين - يہ ضرور کسي دوسري عمارت سے لئے گئے ہونگے اور ممکن ہی کہ جن منہدم شدہ عمارتون کي کرسيان حال ھي مين مشرقي جانب والي پُشتے کي ديوار کے نيچے آشکار ہوئي ہين اُنھي عمارتون مين سے کسی کے يہ ستون ہون - بدھہ کا وہ مجسمہ جو اس مندر مين رکھا ہی سرخي مائل بھورے رنگ کے ريتلے پتھر کا بنا ہوا ہی اور اس مين بُدّھہ کو کنول کے شگفتہ پھول پر چار زانو بيٹھا ہوا دکھايا ہی - سوء اتفاق سے

اس تصویر کے ہاتھ کہنیوں تک ضائع ہوچکے ہیں ' مگر چونکہ سینے پر شکستگی کے دو نشان موجود ہیں اسلئے ظاہر ہوتا ہی کہ دونوں ہاتھ سینے کے سامنے اٹھے ہوئے تھے اور اس تصویر میں بدھ کو دھرم چکر مُدرا یعنی تلقین کی وضع میں دکھایا گیا تھا - یہ مجسمہ جس قدم چوکی پر رکھا ہوا ہی اُسی کا ہم عصر یعنی چھٹی ساتویں صدی عیسوی کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی لیکن چونکہ یہ اس چوکی پر ٹھیک نہیں بیٹھتا اس لئے ماننا پڑیگا کہ مندر کے بعض ستونوں کی طرح یہ بت بھی کسی دوسرے مندر سے لے کر اس چوکی پر رکھدیا گیا ہی -

ناگی کا مجسمہ

ایک دلچسپ یادگار جو کھدائی کے دوران میں اس مندر کے چبوترے کے قریب ہی برآمد ہوئی وہ ناگی کا وہ مجسمہ ہی جو زینے کی مغربی جانب ' چبوترے اور زینے کے درمیانی گوشے میں قائم ہی - یہ مجسمہ ' نیچے کی چُول سمیت ' سات فیٹ چھ انچ بلند ہی اور چوتھی یا پانچویں صدی عیسوی کا بنا ہوا ہی ' اور چونکہ ابھروان نہیں بلکہ چاروں طرف سے مکمل ہی اسلئے اصل میں ضرور کسی ایسی کھلی

جگہ قائم کیا گیا ہوگا کہ ہر طرف سے بخوبی دیکھا جاسکے - اس کے نیچے کی جانب ایک بڑی چُول ہے جو ابتداءً کسی سنگی چوکی میں بٹھائی ہوئی تھی - لیکن عہد وُسطی کے اواخر میں جب مجسمے کو اس جگہ منتقل کیا گیا جہاں وہ اسوقت قائم ہے تو چوکی کو غیر ضروری سمجھکر رہنے چھوڑ دیا گیا اور مجسمے کی بنیادی کرسی کو پتھر کی خشک چنائی میں چُن دیا گیا - بعد میں کسی وقت یہ مجسمہ ٹخنوں کے اوپر سے ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا چنانچہ اس کا زیرین حصہ تو اپنی اصلی جگہ اور بالائی حصہ اسکے قریب ہی ذرا فاصلے پر پڑا ہوا ملا ہے - مندر کے چبوترے کی چنائی میں بعض نشان ایسے پائے جاتے ہیں جن سے گمان ہوتا ہے کہ غالباً اس تصویر کے جواب میں زینے کی مشرقی جانب ناگا یا ناگی کا ایک اور بھی مجسمہ قائم تھا -

وسطی اور مشرقی رقبوں کے درمیان پشتے کی دیوار

وسطی رقبے کا بیان ختم کرنیسے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طویل پُشتے کی دیوار کا جو وسطی میدان کے مشرقی پہلو پر بنی ہوئی ہے، اور نیز

اُن عمارات کا جنکے آثار اس دیوار کے نیچے برآمد ہوئے هین ، کچھ ذکر کردیا جائے -

اُس کشادہ رقبے کے تذکرے مین جو ستوپۂ کلاں کے گرد واقع هی اور جس مین پتھر کی سلون کا فرش لگا ہوا هی ، مین بیان کرچکا ہون کہ یہ سنگی فرش ابتداءً اِس محافظ دیوار کے مشرق مین بہت دور تک پھیلا ہوا تھا - یہ کیفیت پہلی صدی قبل مسیح مین تھی اور غالباً اُسکے بعد بھی تین سو سال یا اس سے کچھ زیادہ زمانے تک اس فرش پر کسی قسم کا ملبہ جمع نہین ہوا ، - لیکن جب مشرقی حصے کی عمارتین بوسیدہ ہوکر گرنی شروع ہوئین تو رفتہ رفتہ اُن کا ملبہ اس فرش پر جمع ہونے لگا - ان قدیم منہدمہ) عمارات کے آثار پر اور نئی عمارتین بنین اور بمرور ایام تباہ ہوگئین - غرض ساتوین صدی عیسوی کے قریب تک شکست و ریخت کا یہی عالم برابر رہا بالآخر اس ملبے کے اجتماع سے ایک پانچ فیٹ اونچا ٹیلہ سا بن گیا جس کا طول محافظ دیوار کے موجودہ طول کے برابر تھا -

عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور سڑک نمبر ۲۰

عمارات نشان ۱۹ ، ۲۱ و ۲۳ اور نیز سڑک نمبر ۲۰ جو عمارت ۱۹ کے شمال کی طرف واقع هی سب کی سب

غالباً ساتوین صدي عیسوي کي بني هوئي هین - سڑک صرف نو فیٹ چوڑي هی اور قریباً ½ کي نسبت (رفتار) سے مشرق کي جانب بلند هوني چلي گئی هی - اس کے فرش مین گول گول پتھر لگے هوئے هین جنکي فرسودگي سے اندازہ کیا جاتا هی کہ یہ سڑک مدتون تلک مستعمل رهی هوگي -

عمارت نمبر ۲۳ کا صرف دروازہ برآمد هوا هی جسکي دهلیز کے سامنے نصف دائرے کي شکل کا ایک بڑا پتھر جمایا هوا هی - عمارت نشان ۱۹ کي موجودہ دیوارین صرف ایک اور دو فیٹ کے درمیان بلند هین اور آنکي خشک اور بھدي چنائی مین معمولي نیم تراشیدہ سے پتھر لگے هوئے هین - بخلاف اسکے عمارت ۲۱ کي تعمیر مین کوہ اودے گري کے بھاري بھاري پتھر استعمال کئے گئے هین اور کرسي کے دامن پر بطور آرائش چارون طرف " زنّاري گولہ " بنا هوا هی جس سے ظاهر هوتا هی کہ عمارت مذکور عهد گپتا کي تعمیر هی -

پشتے کي دیوار جو ان عمارات کے اوپر سے گذرتي هی اُس وقت بنائي گئی تھي جب مشرقي رقبہ ملبے کے اجتماع کے باعث) چودہ فیٹ کے قریب

بلند ہوگیا تھا اور گیارھوین صدی عیسوی سے پہلے کی بنی ہوئی نہین بلکہ اغلب تو یہ ہی کہ مندر نمبر ۴۵ کی ہم عصر ہو - اس کی تعمیر کے وقت ضرور کچھ ملبہ اسکی مغربی جانب بھی جمع ہوگا کیونکہ اسکی بنیاد مشرقی میدان کی سطح سے نیچے نو فیت سے زیادہ نہین جاتی - دیوار کے وسط مین ایک پختہ زینہ ہی جس کے ذریعہ سے وسطی رقبے سے مشرقی میدان پر چڑھتے ہین - کچھ زمانے کے بعد جب اس دیوار کی مرمت کی گئی تو اس کے اُس حصے کے نیچے ' جو موجودہ زینے کے شمالی جانب ہی ' پتھرونکی خشک چنائی کرکے ' اسکے ساتھ مٹی کا پُشتہ بنا دینا کافی سمجھا گیا لیکن باقی دیوار کو توڑ کر ' اور اُسکی بنیاد کو اور سات فیت نیچے لے جاکر ' از سرنو بنایا گیا -

باب ۸

جنوبي رقبه

مندر نمبر ۴۰ جنوبي سلسلۂ عمارات کے آثار مین وہ بڑا مندر سب سے اهم هی جو نقشے مین نشان ۴۰ سے تعبیر کیا گیا هی اور اس حصے کي اور عمارات کی طرح کچھ دنون قبل تک ملبے مین چھپا هوا تها - اصل ابتدا مین یه مندر ایک قوسي چیتیا هال (Chaitya-hall) تها اور اس نمونے کا یه قدیم ترین چیتیا هی جسکے کچھ آثار اب تک باقی هین -

قدیم عمارت کی اب صرف ایک مستطیل سنگی کرسي رهگئی هی جس کے مشرقي اور مغربي پہلوؤن پر ایک ایک زینه هی - اس کرسی کی ظاهري وضع قطع سے یه معلوم نہین هوتا که بالائی عمارت مدور شکل کي تهي یا کیا - مگر اسکے وسطی حصے مین ' جو بظاهر تهوس معلوم هوتا تها ' کهدائی کرنیسے اسکے اندر دو جداگانه دیوارین ملین جنکے درمیانی خلا مین ملبه بهرا هوا تها - بیروني دیوار کے جنوبی سرے کا اندروني رخ ذرا قوسي شکل کي گولائی لئے هوے تها

اور اندروني ديوار اسي كي هم شكل تهي - ان ديواروں كي چنائي محض بهدي تهي اور ان سے صرف بنيادوں كا كام ليا جاتا تها مگر ان بنيادوں کے نقشے سے صاف ظاهر هوتا تها كه انكے اوپر ضرور ايک چيتيا هال بنا هوا تها جو اپني وضع قطع ميں بهاجا اور مغربي هند کے ديگر مقامات کے اُن بڑے بڑے چيتياؤں سے ملتا جلتا تها جو پهاڑ كاٹ كر بنائے گئے هيں - اگر كوئي نماياں فرق تها تو صرف يه كه ان پهاڑي چيتياؤں ميں قوسي حصے کے سامنے ايک يا زياده دروازے هوتے هيں اور سانچي کے اس عمارتي چيتيا ميں صرف پهلوؤں كي لمبي ديواروں ميں ايک ايک دروازه تها - اسكي اس خصوصيت كو ديكهكر غار سداما اور عهد موريا کے ديگر غاري منادر ياد آتے هيں جو كوه براب ميں واقع هيں -

اس عمارت كا بالائي حصه زياده تر لكڑي كا بنا هوا تها اور ايام قديم هي ميں آگ كي نذر هوگيا تها كيونكه لكڑيوں کے چند سوخته اجزا کے سوا جو اس عمارت کے قديم كچے فرش پر دستياب هوئے اور كوئي نشان بالائي عمارت کے ملبے كا نهيں ملا -

اس آتشزدگي کے زمانے كا كچھ پته اُن ستونوں سے چلتا هے جو بعد ميں اس كرسي پر قائم كئے گئے - يه

ستون ' دس دس ستونون کی ' پانچ قطارون مین مرتب هین لیکن انکي ترتیب مین قدیم عمارت کي بنیادون کے نقشے کا مطلق لحاظ نہین رکھا گیا - اس سے ظاهر هوتا هی که جسوقت ان ستونون کی تعمیر عمل مین آئی اُس وقت قدیم عمارت کا سطحي نقشه کسي کو یاد نہین رها تھا - مگر چونکه ستونون پر قدیم براهمي رسم‌خط مین کچھ کتبے کنده هین (۱) اس لئے وه پہلي صدي قبل مسیح سے بعد کے نہین هوسکتے بلکه ممکن هی که اس سے بھی بہت پہلے کے بنے هوے هون - ان وجوه سے یه نتیجه نکلتا هی که قدیم (چیتیا کی) عمارت غالباً عہد موریا مین تعمیر هوئي تھی ' - چنانچه عمارت کي طرز ساخت اور نیز اُسکي بنیادون اور اصل چٹان کے مابین کسی ملبے وغیره کي عدم موجودگي سے همارے اس خیال کي پوري تائید و تصدیق هوتي هی -

ان ستونون کو قائم کرتے وقت پرانی کُرسی کو بڑھاکر بڑا کر لیا گیا ' - وه اسطرح که کرسی کے چارون طرف ' اس سے کچھ فاصلے پر ' ایک مستحکم پشتے کي دیوار بنا کر دونون کے درمیاني خلا مین بڑے

(۱) یه تحریرین ابتدائي نمونے کے رسم خط مین کنده هین -

بڑے منبت‌کار اور سادہ پتھر بھر دئے گئے جو غالباً قدیم عمارت هي سے لئے گئے تھے - (ان بھرائي کے پتھروں میں ہاتھی کا ایک شکستہ مجسمہ بھي برآمد ہوا جسکي صنعت نہایت اعلیٰ ہی) - ان توسیع سے کرسي کا طول ۱۳۷ فیٹ اور عرض ۹۱ فیٹ ہوگیا - اسکے ساتھ ہی عمارت کا فرش بھی ایک فٹ چار انچ اونچا کرکے اُسپر چھہ سے آٹھ فیٹ تک لمبی اور ساڑھے تین تین فیٹ چوڑي سلوں کا فرش لگا دیا گیا -

اس جدید کرسي کے تین جانب یعنی شمالی ، جنوبی اور مغربي پہلوؤں میں مختلف جسامت کے تین برج ہیں اور خیال ہی کہ مشرقی جانب بھی غالباً اس قسم کا برج تھا لیکن اسطرف کھدائی نہیں کی گئي - ان میں سے شمالی اور مغربی برج تو پشتے کی دیوار کے ہم عصر ہیں مگر جنوبي پہلو کا برج بعد کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی اس لئے کہ اس کا سطحي نقشہ بے ترتیب ہی اور چنائي بھي پشتے کي دیوار کي چنائي کے ساتھ وصل نہیں بلکہ اُس سے علیحدہ ہی - وہ دیواریں جو اس برج کے مشرقي اور جنوبي پہلوؤں پر بیروني جانب بني ہوئي ہیں اس سے بھي بعد کی تعمیر معلوم ہوتي ہیں -

قديم کرسي کي توسيع سے وہ دونون زينے جو آسکے مشرقي اور مغربي پہلوون مين بنے هوے تھے جديد تعمير مين چھپ گئے اور آندی بڑھانے بشتے کي شمالي ديوار کے عرض کو المضاعف کرکے اُسکے ساتھ ايک دوهرا زينه بنا ديا گيا - موضع سُناري (رياست بھوپال) کے مندر مين بھی ' جو اسی توسيع کا هم عصر هی ' سرے والي ديوار کے ساتھ اسي قسم کا دوهرا زينه بنا هوا هی -

هم پہلے بتا چکے هين که اس هال کے هشت پہلو ستون ' جو سب کے سب پتھر کے بنے هوے هين ' دس دس کي پانچ قطاروں مين مرتب تھے اور يهی ترتيب هم نے نقشے مين بھي دکھائی هی - جہان تک ان پچاس ستونون کا تعلق هی انکي ترتيب مين کلام نهين هوسکتا ' کيونکه اکثر ستونون کے شکسته عمود اپني اصلي جگه پر موجود هين - مگر يه بھي ممکن هی که اصل مين ان ستونون کی تعداد پچاس سے بہت زيادہ هو اور ستونون کي ايک يا زيادہ قطارين موجودہ سلسلے کے پہلوون يا سرون پر ترتيب دي گئي هون - في الحقيقت بادي النظر مين ايسا هي معلوم هوتا هی (که انکي تعداد پچاس سے زيادہ تھي) کيونکه اُس

ملبے مین جو عمارت کے چارون طرف جمع تھا ' بہت سے شکستہ ستون دستیاب ہوے ہین جو وضع قطع مین سراسر اُن ستونون سے مشابہ ہین جو ابتک اپنی جگہ پر قائم ہین - پس یہ قیاس قرین عقل معلوم ہوتا ہی کہ شاید اصل مین یہ شکستہ ستون بھی توسیع یافتہ کُرسي کے اوپر قائم تھے اور جب بعد کے زمانے کي محافظ دیوار کا بالائي حصہ گرا اور اپنے ساتھ چھہ سات فیٹ پیچھے تک کي پتھرون کي بھرتی کو ' جو اس کے عقب مین بھري ہوئی تھي ' لے کر نیچے آرھا تو یہ ستون بھي اُسکے ساتھ ھي گر گئے - لیکن اس قیاس مین اعتراض کي بھي گنجائش ہی اور وہ یہ ہی کہ ملبے سے ستونون کے جسقدر عمود برآمد ہوے ہین وہ سب کے سب بلا استثناء ٹوٹے ہوے ہین اور اکثر ٹکڑے لمبائي مین تین چار فیٹ سے زیادہ نہین - پس عجب نہین کہ یہ ٹکڑے در اصل اُن ستونون کے اوپر کے حصے ہون جو اسوقت اپني جگہ پر قائم ہین اور انکے جن نا تراشیدہ حصون کو ہم نیچے کے سرے خیال کرتے ہین وہ اصل مین ستونون کے نامکمل اوپر کے سرے ہون - اس دوسري صورت کا ذکر مینے اسلئے نہین کیا کہ مین اسکو یقیني یا کم از کم اغلب خیال کرتا ہون ' بلکہ صرف

اسلئے کہ جو شہادت همارے پاس موجود هی اُس سے ستونون کے پچاس سے زیادہ هونے کا یقیني ثبوت نہین ملتا ' - اور بین ثبوت کي عدم موجودگي مین نقشے مین صرف وهي ستون دکھانے مناسب سمجہے گئے جو في الواقع اپني جگہ پر قائم اور موجود هین -

ان بڑے هشت پہلو ستونون کے علاوہ (هال مین) اور بہت سے چھوٹے ستون بھي برآمد هوے هین جو قریب قریب الهي کے هم عصر هین - یہ ستون نیچے مربع اور اوپر هشت پہلو هین اور بعض پر براهمي رسم خط مین مختصر نذري (۱) کتبے بھي کندہ هین - انمین سے کچھ ستون قدیم کرسي کے مشرقي پہلو پر ایک قطار مین مرتب هین لیکن یہ جگہ وہ نہین هی جہان یہ اصل مین قائم کئے گئے تھے کیونکہ کھدائي کرنیسے معلوم هوا هی کہ ان کے عمودون کے صاف حصے عمارت کے قدیم ترین (نیچے) فرش سے بھي کسی قدر نیچے جاتے هین اور بڑے ستونون کے شکستہ ٹکڑے انکي بنیادون مین استعمال کئے گئے هین - آخرالذکر واقعہ نہایت اهم هی

---

(۱) Donatory inscriptions - ان کتبون مین صرف نذر گذرانے والے کا نام اور بعض اوقات نذر کا ذکر هوتا هی (مترجم)

اسلئے کہ اس سے ثابت هوتا هی کہ ان چھوٹے ستونون کي تعمیر اور انکي موجودہ ترتیب بڑے ستونون کی شکست و ریخت کے بعد عمل مین آئي تھی - باقي رهي ان ستونون کي اصلي جائے قیام ' تو اسکي نسبت محض قیاس سے کام لیا جاسکتا هی - ممکن هی کہ ستون‌دار هال کے گرد کوئي برآمدہ بنا هو جسکي چھت ان ستونون پر قائم کي گئي هو - اور یہ بھي ممکن هی کہ هال کے جنوبي پہلو پر کسي حاشیے کي عمارت مین استعمال کئے گئے هون - بہر حال کہین بھي لگائے گئے هون اتنا تو ان کے حصص زیرین کي ناهموار تراش سے صاف ظاهر هی کہ وہ کسي زیرین منزل کے فرش پر قائم تھے ' بالائی منزل پر نہین تھے -

ایک اور سوال ' جسکی نسبت یقینی طور پر کچھ نہین کہا جاسکتا ' یہ هی کہ یہ ستون‌دار هال کبھي مکمل بھي هوا تھا یا نہین ؟ - بڑے هشت پہلو ستون ایک دوسرے سے سات سات فیٹ کے فاصلے پر قائم هین اور اگر اس فاصلے سے اندازہ کیا جائے تو خیال هوتا هی کہ غالباً ان ستونون کے اوپر لکڑي کی بجائے پتھر کے شہتیر رکھنے مقصود تھے - لیکن سوائے ان ستونون کے نہ تو شہتیرون یا ہرکالون هي کا کوئي

نشان ملا ' نہ کوئي اور عمارتی اجزا دستیاب ہوئے اور نہ بالائي فرش پر چھت کي جلي ہوئي لکڑیون هي کے نشانات پائے گئے - یہ سب باتین دلالت کرتي هین کہ اس دوسري عمارت کي تعمیر ستونون کے قائم کرنے کے بعد موقوف کردي گئی تھي - کچھ دنون کے بعد یعني ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي کے قریب کرسی کے مشرقی جانب ایک اور مندر تعمیر ہوا جس کا دروازہ اور ڈیوڑھي مغرب کو تھے اور غالباً اُسي وقت وہ چھوٹے چوکور ستون بھی ' جن کا ذکر اوپر آیا هی ' اپنی موجودہ جگہ پر نصب کئے گئے - اس نئے مندر کي ڈیوڑھي کے سامنے تین سیڑھیون کا زینہ بنایا گیا جو قدیم چیتیا کے مشرق میں ' بغلي رستے کے اوپر ' واقع هی - زینے کے سامنے چند ستونون کے حصص زیرین قائم تھے جنکو کاٹ کر فرش کے برابر کردیا گیا کہ آمد و رفت میں مزاحم نہ هون - خود ڈیوڑھي کي اندروني پیمائش شمالاً جنوباً ۲۴ فیٹ اور شرقاً غرباً ۹ فیٹ هی - اسکے عقب میں مندر کي دیوارون کے کچھ نشانات ملے تھے -

عمارت نمبر ۸ اس رقبے میں ایک اور قدیم عمارت وہ هي جسپر

نقشے میں نشان 8 دیا گیا ھی - اب اس عمارت کی صرف کرسی رہ گئی ھی جو شکل میں مربع ' سراسر ٹھوس بنی ھوئی اور شمالی پہلو پر اسوقت بھی چٹان سے بارہ فیت بلند ھی - کرسی کے سامنے ' مشرقی پہلو کے وسط میں ' ایک پُشتہ یا دمدمہ سا باھر کو نکلا ھوا ھی جس کے نیچے کے سرے پر صرف چند سیڑھیاں موجود ھیں اور باقی سیڑھیاں اور اُنکے نیچے کی چنائی چیتیا ہال نمبر ۴۰ کی چُنائی سے ملتی جلتی ھی مگر فرق یہ ھی کہ اس کرسی کا تمام اندرونی حصہ سراسر ٹھوس اور ناتراشیدہ پتھروں سے بھرا ھوا ھی اور اس کے اندر بنیادی دیواریں نہیں ھیں -

جنرل کننگھم نے اس کرسی کے وسط میں ایک عمیق گڑھا کھدوایا تھا اور اسمیں انگھڑ پتھروں کی بھرائی دیکھ کر ' عمارت کا نقشہ دریافت کئے بغیر ھی ' خیال کرلیا تھا کہ یہ بھی کوئی قدیم ستوپہ ھوگا - لیکن جس زمانے کی یہ عمارت بنی ھوئی ھی اُس زمانے میں ستوپوں کی کرسیاں مربع نہیں ھوتی تھیں اور کوئی وجہ نہیں کہ عمارت زیر بحث اس عام رواج سے مستثنی ھو - میرے خیال میں اس کرسی پر

ایک مربع (شکل کا) مندر بنا هوا تها جس کي بالائی عمارت غالباً لکڑي کي تهي - اس قسم کي عمارتین ستوپۂ کلان کے منقش پهاٹکون پر کئي مرقعون مین نظر آتي هین -

جس مقام پر زینے والے دمدمے کا جنوبی پهلو اور کرسي کا مشرقی پهلو آکر ملتے هین اُس جگه زمانۂ مابعد مین ایك مستطیل قطعۂ زمین دیوار بناکر گهیر لیا گیا تها - معلوم هوتا هی که یه محاط کي دیوار عهد وسطی مین تعمیر هوئي هوگی -

خانقاهین نمبر ۳۶ - ۳۷ - ۳۸

جنوبي رقبے مین جو اور عمارتین برآمد هوئي هین وہ تین خانقاهین نمبر ۳۶ ، ۳۷ و ۳۸ هین - یه تینون خانقاهین قریب قریب ایك هي نقشے کے مطابق بني هوئي هین اور یه وهی نقشه هی جس سے هم پہلے بهي هندوستان کے دیگر مقامات مین آشنا هوچکے هین ، - یعنی هر خانقاہ کے وسط مین ایك مربع صحن هی جس کے چارون طرف چهوٹے چهوٹے حجرے ، اور حجرون کے سامنے صحن کے گرد ایك ستون‌دار برآمدہ هی اور صحن کے وسط مین ایک چبوترہ هی - کسي کسي خانقاہ مین باهر کي جانب

ایک زائد کمرہ بھی ھی - آمد و رفت کا رستہ خانقاہ
کے کسی پہلو کے درمیانی حجرے مین سے گذرتا ھی
اور اسکے دونون پہلوؤن پر بیرونی جانب ایک ایک بُرج
بنا ہوا ھی - نیچے کی منزل مین پتھر کی خشک
چنائی ھی مگر بالائی منزل کا اکثر حصہ غالباً لکڑی کا
بنا ہوا تھا - سب سے پہلے خانقاہ نمبر ۳۶ بنی تھی
جو اس رقبے کے وسط سے قریب تر ھی - اُسکے بعد نمبر ۳۸
اور اخیر مین نمبر ۳۷ -

خانقاہ نمبر ۳۶

اس خانقاہ کی چنائی ناھموار ھی اور بہت
بے اعتنائی سے کی گئی ھی - صحن کے وسط مین
جو مربع چبوترہ ھی اُس پر اینٹ کی روڑی اور چونے
کی کوئی تین انچ موٹی تہ جمائی گئی ھی -
چبوترے کے بیرونی کنارون کے گرد ایک پست سی
دیوار تھی جس پر برآمدے کے ستون قائم تھے - بالائی
منزل پر جانیکے لئے شمال مغربی گوشے مین ایک زینہ
بنا ہوا تھا جسکی صرف ایک سیڑھی رہ گئی ھی
اور وہ بھی کثرت استعمال سے بہت فرسودہ ھو گئی ھی -
بارش کا پانی صحن مین جمع ھو کر ایک زمین دوز
نالی کے ذریعے سے باھر جاتا تھا ' جسپر پتھر کی

سلين پٹي هوئي تهين - يه نالي أس تنگ رستے کے نيچے سے گذرتي تهي جو عمارت کے جنوب مغربي گوشے مين بنا هوا هی - خانقاه کا دروازه مشرقي پهلو مين هی اور دروازے کے سامنے ايک بد قطع سا احاطه تها جسکي ديوارون کے آثار ابتک موجود هين -

خانقاه نمبر ۳۷ سطحي نقشے کے لحاظ سے يه خانقاه مذکوره بالا خانقاه کي نسبت زياده وسيع اور مکمل هی اور اسکي چنائي بهي نسبتاً صاف اور بهتر هی - ساتوين صدي عيسوي کے بنے هوئے مربع ستونون کي طرح اس خانقاه کي ديوارون مين بهي بيروني جانب دسکے چهوڑے هوئے هين جن سے ظاهر هوتا هی که يه عمارت بهي ساتوين صدي عيسوی مين تعمير هوئي هوگی - صحن کے وسط مين جو چبوتره هی أس کے چارون گوشون پر پتهر کے چار مربع چوکے لگے هوئے هين جو چنائي کو مستحکم کرنے کے علاوه برآمدے کے ستونون کي کرسيون کا بهي کام ديتے تهے - حجرون کي جنوبي اور مغربي قطارون کے عقب مين بهي چند کمرے بنے هوئے هين جو ذرا غير معمولي سي بات هی - مگر کچهه صاف پته نهين چلتا که ان کمرون سے خاص کام کيا ليا جاتا تها -

خانقاه نمبر ۳۸

یہ خانقاہ ' نمبر ۳۶ سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد تعمیر ہوئي تھي - اور اسکی چنائي بھي نمبر ۳۶ کی چنائي کي طرح نہایت بھدي اور ناھموار ھی - معلوم ھوتا ھی که اس جگه پہلے کوئي اور عمارت بني ھوئی تھي جسکي پخته بنیادوں کے کچھ حصے ابتک موجود ھین - علاوہ ازین شمالي پہلو کے درمیاني حجرے مین ایک خشتي دیوار بھي بني ھوئی ھی جو بعد مین اضافه کیگئي تھی ' - لیکن جو اینٹین اسکی تعمیر مین لگائی گئین وہ کسی قدیم عمارت سے لی گئی تھین - اُس مربع چبوترے کي بجائے جو دوسري خانقاھون مین عموماً ملتا ھی ' اس خانقاہ کے صحن مین ایک مربع نشیب ھی جیسا که اکثر قدیم رومی مکانات مین پایا جاتا ھی اور نشیب کے گرد چارون طرف برآمدہ ھی جو کسی قدر بلند کرسي پر قائم ھی - بالائي منزل پر جانے کا زینه جنوب مغربی گوشے مین بنا ھوا ھی -

اس عمارت کے آس پاس کھدائي نہین کي گئي لیکن خیال ھی که نمبر ۳۶ و ۳۷ کي طرح غالباً اسکے سامنے بھي رمنا یا احاطه بنا ھوا ھوگا اور چونکه

خانقاہ کا دروازہ مغربي جانب هی اسلئے یہ رمنا بهی غالباً مغربی جانب هي هوگا -

عمارت نمبر ۴۲ یہ عمارت مندر نمبر ۴۰ کے شمال مین واقع اور اسوقت قریباً چهہ فیت بلند هی - اسکے جو حصے کهدائي کرنیسے آشکار هوئے هین اُن سے ظاهر هوتا هی کہ یہ بهی کسي مندر کی عمارت هی جو شاید مندر نمبر ۴۴ سے مشابہ هوگا -

PLATE XII



GENERAL VIEW OF MONASTERIES 45, 47 AND OF STUPA 3 FROM S.E.

باب ۹

مشرقي رقبه

مندر و خانقاه نمبر ۴۵

اب هم مشرقي رقبہ کی جانب متوجه هوتے هين جسكے سب سے بلند حصے پر مندر اور خانقاه نمبر ۴۵ واقع هين (ديكهو پليٹ ۱۲ - Plate XII) - مندر مذكور دسوين يا گيارهوين صدي عيسوي كا بنا هوا هی اس لئے سانچي كي أن عمارات مين سے ايك هی جو سب کے بعد تعمير هوئين - اس سے دو يا تين صدي قبل اسی مقام پر ايک اور مندر بنا تها جس كے سامنے ايك كشاده چوكور صحن ، صحن کے گرد بهكشوؤن کے رهنے کے لئے حجرون کے سلسلے اور بيچ مين چند ستونے تهے - اس قديم مندر کے آثار مابعد كي عمارات سے كسي قدر پست سطح پر واقع هين اور بآساني پهچانے جا سكتے هين -

بعد کے زمانے كي تعمير ايک تو وه (دو منزله) مندر هی جو صحن کے مشرقي پهلو مين ايك بلند چبوترے کے پچهلے حصے پر واقع هی اور دوسرے وه حجرے

اور برآمدے جو اس مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤن پر بنے هوئے هين -

باقي رها حجرون کا وہ سلسلہ جو صحن زيرين کے شمالی ' جنوبي اور مغربی پہلوؤن پر بنا هوا هی ' نيز اُن تين ستونون کی کرسيان جو اسي صحن مين الگ الگ واقع هين اور پتهر کا وہ حاشيہ جو حجرون کے سامنے والے برآمدے کي حد بندي کرتا هی ' تو يہ سب قديم زمانے سے تعلق رکھتے هين -

قديم مندر اور خانقاہ

پراني خانقاہ کے حجرون مين چهوٹے چهوٹے پتهرون کی خشک اور صاف ستهري چنائي هی جو اُس زمانے مين رائج تهی اور ان کي بنيادين پورے نو فيٹ نيچے لے جاکر خاص چٹان پر رکهي گئی هين - کونے کے حجرے مين داخل هونيکے لئے عموماً متصلہ حجرے کے اندر سے هوکر جانا پڑتا تها ليکن اس خانقاہ مين ايسا نهين کيا گيا بلکہ (متصل سلسلون کے سرون والے) دو حجرون کے درميان ايك گلي چهوڑ کر کونے والے حجرے کا دروازہ گلي کي جانب بنا ديا گيا هی - اسي طرح خانقاہ کے دروازے سے صحن مين داخل هونے کے لئے بهي مغربي پہلو کے بيچ مين ايك اور گلي بنا دي گئی هی - حجرون کے

سامنے جو برآمدہ تھا وہ آٹھ فیٹ سے کچھ زیادہ چوڑا اور سطح صحن سے آٹھ انچ کے قریب اونچا تھا اور ایک سنگي حاشیہ اُسکو صحن سے جدا کرتا تھا - اس حاشیے میں برابر برابر فاصلے پر پتھر کے مربع چوکے لگے ہوئے ہیں جنپر برآمدے کے ستون قائم تھے - انمیں سے ایک ستون صحن کے جنوب مشرقي گوشے میں نمونے کے طور پر دوبارہ اپنی اصلی جگہ پر قائم کیا گیا ہی - یہ چھہ فیٹ نو انچ بلند ہی اور اس کے گوشے کسی قدر ترشے ہوئے ہیں جس سے عمود ہشت پہلو سا(۱) ہو گیا ہی - ستون کے عریض پہلوؤں کو آرائشي کندہ کاري سے مزین کرنا مقصود تھا -

قدیم صحن کے سنگي فرش میں پتھر کی مختلف شکل اور پیمائش کی بھاري بھاري بے ڈول سلیں لگي ہوئي ہیں - اُن تین ستونوں میں سے جو صحن میں اس فرش کے اوپر بنے ہوئے تھے ' دو تو موجودہ مندر کی تعمیر سے پیشتر منہدم ہوچکے تھے اور بجز کرسیوں کے اُن کا کوئي نشان باقي نہ رہا تھا اور تیسرے ستوپے کا کچھ حصہ معلوم ہوتا ہی کہ نئے مندر کے فرش کی خاطر

(۱) یعنی آٹھوں پہلو یکساں نہیں - کونے والے چار پہلو نسبةً تنگ ہیں اور سامنے والے چار پہلو ذرا چوڑے ہیں (مترجم) -

قصداً گرا دیا گیا تھا - اس ستوپے کا نقشہ صلیبي شکل کا هی اور صلیب کے چارون سرون کے روکارون پر چند طاق بنے هوئے هین جن مین بلا شبہ کسي زمانے مین بت رکھے هوئے تھے - قدیم مندر اور ملحقه حجرون کے آثار جو صحن کے مشرقي پہلو پر واقع تھے سراسر عمارات متاخرہ کے نیچے دب چکے هین مگر قدیم مندر کے سامنے جو چبوترہ تھا اُس کا کچھ حصہ موجودہ مندر کے چبوترے کے نیچے ملبہ وغیرہ هٹا کر برآمد کیا گیا هی - یہ قدیم چبوترہ اگرچہ اوپر والے چبوترے سے کسي قدر چھوٹا هی لیکن بظاهر دونون ایک هی طرز پر بنے هوئے تھے(۱) اور قیاس کیا جاتا هی کہ غالباً سابقہ مندر کا نقشہ بھی جدید عمارت کے نقشے سے بہت کچھ مشابہ تھا -

معلوم هوتا هی کہ سانچي کي اور بہت سي عمارات کي طرح یہ قدیم مندر بھي آگ کي نذر هو گیا تھا اور زمانۂ دراز تک اسي بربادي کي حالت مین پڑا رها - چنانچہ اُس سوختہ ملبے سے جس کی کثیر مقدار صحن کے فرش پر ملی هی ' اور نیز مٹي کي اُس

---

(۱) قدیم چبوترے کے حصہ پائین پر " غلطہ اور گولا " کي آرائش هی جسپر " کنول اور تیر " کي کندہ کاري هی-

موٹي ته سے جو اُسکے اوپر جمع هوگئي تهي ' اس خيال کي بخوبي تائيد و تصديق هوتي هي -

بظاهر تو يه خيال هوتا هي که جب اهل بوده نے اس عمارت کي دوباره تعمير شروع کي تو اُن کا پہلا کام يه هونا چاهئے تها که تمام پرانے ملبے کو ايک طرف کرکے جهان تک هوتا قديم عمارت کا مصالحه هي استعمال کرتے - ليکن مذهبي يا ديگر وجوه کي بنا پر اُنهون نے اس ملبے کو هموار کرکے قديم فرش سے ڈهائي فيت اوپر ايک نيا فرش لگانا اور صحن کے مشرق مين از سرنو ايک بالکل جديد مندر بناکر اُسکے دونون طرف حجرے تعمير کرنا زياده مناسب خيال کيا - اس کے ساته هي اُنهون نے صحن کے باقي مانده تين پهلوؤن کے پرانے حجرون کي مرمت بهي نئے سرے سے کردي اور اُنکي ديوارون اور چهتون کو پانچ چهه فيت اونچا کرکے اُنکے سامنے اُتنا هي بلند برآمده بنا ديا جو نئے صحن کے فرش سے قريباً تين فيت اونچا هو گيا -

موجوده مندر — نئے مندر مين صرف ايک عبادتگاه هي جسکے اندر ايک پيش دالان هوکر داخل هوتے هين - عبادتگاه کے اوپر ايک خالي شکهر (शिखर) يعني مخروطي شکل

کا گنبد ھی جس کا بالائي حصہ ضائع ھو چکا ھی - مندر ایک بلند چبوترے کے پچھلے یا شرقي حصے پر قائم ھی - چبوترے پر چڑھنے کے لئے مغربي پہلو میں پختہ زینہ ھی - مندر کے تین جانب طواف‌گاہ یا پردکھنا اور اُسکے گرد ایک بلند دیوار بني ہوئی ھی -

اس زمانے کے دوسرے مندروں کی طرح اس مندر کي تعمیر میں بھي بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے ھیں - یہ پتھر ایک دوسرے کے ساتھ اچھي طرح پیوست نہیں ھیں اور گو اُن کے بیروني رخ صاف ھیں مگر باقي رخ ناھموار ھیں - مندر کے عمارتي مسالے کا اکثر حصہ بلا شبہ کچھ تو اُس مندر سے لیا گیا تھا جو اس سے پہلے اس جگہ قائم تھا اور کچھ اور قدیم عمارات سے - لیکن منبت کاري اور آرائشي تصاویر زیادہ تر عہد وسطي کے اواخر کي بني ہوئي ھیں اور غالباً اسي مندر کي خاطر بنائي گئي تھیں - اسطرح دروازے کے منقش بازو، عبادتگاہ کي منقش چھت اور اسکے بیروني طاقچوں کي مورتیں، نیز چبوترے اور شکھر کي آرائشي کندہ کاري سب کي سب مندر کي ھم عصر ھیں - لیکن کونوں کے نیم ستون (اور غالباً بدھہ کا وہ مجسمہ بھي جو عبادتگاہ میں رکھا ھوا ھی) قدیم زمانے سے تعلق رکھتے ھیں -

عبادت‌گاه کے چارون کونون مین ایک ایک مربع نیم ستون هی جس کے بالائی نصف حصے کے دونون رخ " گلدستے " کے نمونے کي نهایت خوبصورت کنده کاري سے مزین هین - " گلدستے " کے نیچے ایک ایک کیرتی مُکھ اور اوپر پھول پتي کي منبت کاري اور سب سے اوپر " پامت(۱) " کي سنجاوي آرایش هی - تاجون پر ابھروان دھاریان بني هوئي هین اور اُنکي تنگ گردنون پر " بُدّھی " کے نمونے کی رسمي آرائش هی - تاجون کے اوپر هندوانی وضع کي ساده بربدتین (brackets) هین - ان نیم ستونون کے نقش و نگار کی طرز' سنگتراشي کے بعض اُن قدیم نمونون سے بهت مشابه هی جو بارو (واقع ریاست گوالیار) کے مندر مین پائے جاتے هین - اس سے ظاهر هوتا هی که یه نیم ستون آٹھوین یا نوین صدی عیسوي سے تعلق رکھتے هین اور اصل مین اس مندر کے لئے نهین بنائے گئے تھے - اس خیال کي تائید خود ان نیم ستونون کي کورون کي ناهموار تراش سے بھي هوتي هی کیونکه اس سے ثابت هوتا هی که اصل مین انکے کچھ حصے دیوارون کی چنائي مین دبے هوئے تھے -

---

(۱) Palmette - کھجور کے چھوٹے درخت کے مشابه ایک آرائش جو یونانی اور دیگر قدیم عمارات مین پائي جاتي هی (مترجم) -

عبادتگاه کي چهت حسب معمول بتدريج چهوٹے هونے والے مربع کے نمونے کے مطابق بنی هوئي هی (۱) اور چار شهتيرون پر قائم هی جنکے سرے ستونون کے اوپر والي بريکٹون پر رکهے هوئے هين - شهتيرون کو زياده مستحکم کرنے کي غرض سے اُن کے نيچے هر ديوار کے وسط مين اسي طرح کي اور بريکٹين لگادي گئی هين - ان بريکٹون اور شهتيرون کے متعلق دو باتين بالخصوص قابل ذکر هين - ايک تو يه که عقبي ديوار والي بريکٹ نامکمل حالت مين هی دوسرے يه که اُسکے اوپر والے شهتير کی نيچلي کور، غالباً شهتير کے سامنے کسی اور چيز کے لئے جگه بنانے کي غرض سے، قريباً دو فيٹ تک تهوڑي تهوڑي کٹي هوئی هی - اب يه قياس کچه بےجا نهين معلوم هوتا که جس چيز کی خاطر اس شهتير کو کاٹا گيا وه غالباً بدهه کے مجسمے کا هاله هوگا - ليکن يه سوال ابهي فيصله طلب هی که آيا وه مجسمه يهی تها جو اس وقت مندر مين موجود هی اور شايد

(۱) اس چهت کا نقشه يه هی :— (مترجم)



پہلے کسي اونچي کرسي پر قائم هو، يا کولي اور بڑا مجسمه تها جسکي بجائے بعد مين موجوده مورت کو يهان رکھ ديا گيا - موجوده مجسمه جس کرسي پر رکها هوا هی اُس پر ٹهيک نهين بيٹهتا جس سے صاف ظاهر هوتا هی که اصل مين يه مجسمه اس کرسی کے لئے نهين بنايا گيا تها - علاوه برين عبادتگاه کي عقبی ديوار اور منقش ستونون کے ايک حصے کو اس چٹائي مين پوشيده کرنا بهي مقصود نه تها جو مجسمے کو قائم رکهنے کي غرض سے اسکے اور ديوار کے درمياني فاصلے مين کرنی پڑي - مگر اس مجسمے کي طرز ساخت سے معلوم هوتا هی که مندر سے بهت پہلے کا بنا هوا هی اس لئے ممکن هی که اصل مين موجوده کرسي کے اوپر ايک اور تين چار فيت اونچي کرسی رکھ کر اُسکے اوپر مجسمے کو رکها گيا هو اور بعد مين کسي وقت اسکي اونچائي کم کر دي گئی هو -

اس تصوير مين بدّهه کنول کے تخت پر، جس کے نيچے ايک اور شيرون والا سنگهاسن هی، بهومی سپرشا وضع مين بيٹها هی - کنول کے پتون کی زيرين قطار پر

قریباً دسوین صدي عیسوي کے حروف مین بودھ مذھب
کا کلمہ تحریر ھی جو مجسمہ کي طیاري کے بعد
لکھا گیا تھا - سنگھاسن کے وسط مین کرسي کا ایک حصہ
آگے کو بڑھا ھوا ھی جس پر دو انساني تصویرین
شکستہ حالت مین ھین - انمین ایک شخص چارون
شانے چت پڑا ھی اور دوسرا فاتحانہ انداز سے اُسکے
سینے پر کھڑا ھی - بالکل اسی قسم کي تصویرین مقام
الورا کي غار نمبر ۱۱ مین بدّھہ کے ایک اور مجسمہ کي
کرسي پر بھي بني ھوئی ھین جو ساتوین صدي عیسوي
کي ساخت ھی - میرا خیال ھی کہ ان تصویرون مین
بدّھہ کی اُس فتح کا اظہار کیا گیا ھی جو اُسکو بودھي
درخت کے نیچے مارا کي شیطاني فوجون پر حاصل
ھوئي تھي -

پیش دالان کے دونون نیم ستون ، عبادتگاہ کے
نیم ستونون سے ذرا مختلف ھین - انکي آرائشي
منبت کاري بھدي ھونے کے علاوہ نامکمل حالت مین
چھوڑ دي گئي ھی اور شمالي ستون بیچ سے کٹا ھوا ھی -
غالباً اس کو موجودہ جگہ پر قائم کرتے وقت ایسا کیا گیا
تھا جس سے ھم اس نتیجے پر پہنچتے ھین کہ جس عمارت

سے یہ ستون لئے گئے تھے وہ خود بھي مکمل نہيں
هوئي تھي -

دروازے کي چوکھت پر کثرت کے ساتھ آرائشي
کندہ کاري ھی - دھلیز کے پتھر کا وسطي حصہ کسي قدر
ابھرا ھوا ھی اور اسپر کنول کي بيل بني هوئي ھی
جس کے پھولوں پر پرندے بیٹھے هيں - کنول کے
دونوں طرف دھلیز پر آدھے آدھے ديوتي مُکھ ،
پھر چھوٹي چھوٹي انساني تصویریں جنکے هاتھوں میں
برتن هيں ، اُنکے بعد رسمي طرز کے مطابق بنے هوئے
شیر ، اور سروں پر اُبھر کي بھاري بھرکم تصویریں
بحالت نشست بني هوئی هيں - بائيں بازو کا اکثر حصہ
اور سردل ضائع ھوچکے هيں - ليکن داہاں بازو قریب قریب
صحیح و سالم موجود ھی - چوکھٹ کے دونوں جانب
جو کندہ کاري ھی اسمیں ایک حسین عورت ایک درخت
کے نیچے کھڑي ھوئي دکھائي ھی اور اُس کے اوپر " عربي
وضع " کي بيل بنی ھوئي ھی - چوکھٹ کے دائيں بازو کے
روکار پر نیچے چار تصویریں هيں اور اُنکے اوپر بالائي حصے کي
آرائش چار عمودي پٹیوں میں منقسم ھی - نیچے والے
موقع میں بڑي تصویر جمنا (دریائے جمنا) کي ھی جس

کے پاؤں کے قریب ایک کچھوا بنا ہوا ہی جو اُسکي سواري ہی - جمنا کے پیچھے ایک خواص اُسکے سر پر چھتري لگائے کھڑي ہی - جمنا اور خادمہ کے بیچ میں ایک اور چھوٹي تصویر ہی جو شاید کسی بچے کي ہی اور اس سے بھي چھوٹي تصویر لوح کے بائین گوشے مین جمنا کے دائین پاؤن کے قریب بیٹھي ہوئي نظر آتي ہی - جمنا کے سر سے ذرا اوپر کسي ناگا کا اوپر کا دھڑ بنا ہوا ہی اور خادمہ کے سر کے اوپر کنول کا پھول ہی جس مین بدھہ کي چھوٹي سي تصویر بھومي سپرسا وضع مین بني ہوئي ہی - اوپر کي عمودي پٹڑیون مین سب سے اندر والی یعني بائین جانب کي پٹڑي پر مرغولہ‌نما گلکاري ہی - دوسري پٹڑي مین، جسکو ایک پستہ قد دیو اُٹھائے ہوئے ہی، ہاتھیون کے اوپر سیمرغ کھڑے ہین اور اُن کي پشت پر سوار بیٹھے ہین - تیسري پٹڑي، کہ وہ بھي ایک پستہ قد دیو پر قائم ہی، تین حصون مین منقسم ہی اور ہر حصے پر ایک ایک مرد اور دو دو عورتون کي تصویرین بني ہوئي ہین - چوتھي پٹڑي ایک منقش نیم ستون کي شکل کي ہی - بائین بازو کا

جو حصه اسوقت موجود هی اُس کے نقش و نگار سراسر دائین بازو کے نقش و نگار سے ملتے هین - فرق صرف یه هی که نیچے والے مرقع مین بجائے جمنا کے گنگا (یعني دریائے گنگا) کی اور اُسکے واهن ' گهڑیال کی تصویر بني هوئی هی -

باهر کي طرف مندر کي دیوارین بالکل ساده هین - صرف شمالي جنوبي اور مشرقي جانب اُن کے بیچ مین تین طاقچے بنے هوئے هین - جنوبي طاق مین ایک دیوتا جو شاید میُور ودیا راجه هی بائین هاته مین کنول کي شاخ لئے کنول کے تخت پر بیٹها هی ' تخت کے نیچے دیوتا کا واهن یعنی سور بنا هوا هی اور دونون طرف ایک ایک پرستار کهڑي هی - مشرقي طاقچے مین بدهه کي مورت رکهي هی جس مین بدهه کو بحالت استغراق کنول کے تخت پر بیٹها هوا دکهایا هی جو دو شیرون کے اوپر قائم هی ' - بدهه کے دونون طرف ایک ایک خادم هی جسکے دائین هاته مین چوري اور بائین مین کنول کی شاخ هی - شمالي طاقچه خالي هی -

مندر کي دیوارون کے بعض پتهرون پر کچه نام بهي کنده هین جو غالباً سنگتراشون کے نام هین - انمین سے

بعض ناموں کے حروف الٹے هیں جس سے ثابت هوتا هی که یه کتبے' جو دسویں صدي عیسوي کے رسم خط میں لکھے هوئے هیں' مندر کي تعمیر سے قبل ان پتھروں پر کندہ کئے گئے تھے (۱) -

شکھر یا مخروطي گنبد جو عبادتگاہ کے اوپر بنا هوا تھا اسی منحنی طرز کا تھا جیسے شمالي هند کے مناور کے شکھر عام طور پر بنائے جاتے هیں - اسکی چوٹی پر معمولي وضع کا ایک بھاري آملک (۲) اور اسکے اوپر کلس بنا هوا تھا جسکے بہت سے شکسته ٹکڑے مندر کے قریب هي شمالمغربي جانب پڑے هوئے ملے هیں - علاوہ بریں شکھر کے بے شمار آرائشی اور عمارتي پتھر بھي ملبے میں دستیاب هوئے هیں - جن سے ظاهر هوتا هی که شکھر کے بیروني رخ کی کندہ کاري میں کثرت کے ساتھ آملک کي تصویریں بنی هوئي تھیں جنکے بیچ میں ایک خاص وضع کے چیتیا کندہ تھے لیکن

---

(۱) یعني یه پتھر کسي قدیم عمارت سے لئے گئے هیں (مترجم) -

(۲) آمله نی کٹھلي کي شکل کا ایك بہت بڑا پتھر جو هندي منادر کی چوٹي پر قائم کیا جاتا هی - اسکا وزن کم رهنے سے اکثر شکھر خود بخود گر جاتے هیں (مترجم) -

یه بے شمار اجزا آپس میں ایسے گڈمڈ ہوگئے ہیں که انکي مدد سے شکھر کی بلندي کا صحیح اندازہ لگانا اور اُسکو اُس بلندي تک مرمت کرنا محض ناممکن هی - شکھر کا جو حصه زمانے کي دستبرد سے بچا هی اور اپنی جگه پر قائم هی وہ ایک تو وہ چھوٹا سا کمرہ هی جو عبادت گاہ کي چھت پر واقع هی اور دوسرے اُسکے سامنے ایک چھوٹي سی ڈیوڑھي کے کچھ نشان ہیں جس کا ایک حصه نیچے والے پیش دالان کي چھت پر بنا ہوا تھا -

اُس بیروني دیوار میں ' جو طواف گاہ (پردکھنا) کے گرد واقع هی ' دو خوش تناسب کھڑکیاں بنی ہوئي ہیں جنمیں پتھر کي بھاري بھاري جالیاں لگي ہیں - یه جالیاں منقش پھولوں اور پری چکروں سے مزین ہیں اور انکي چوکھٹوں پر کنول کے پتوں کي رسمي طرز کي منبت کاری هی -

مندر کے سامنے جو بلند چبوترہ هی اُسکي فرش بندي میں متعدد قدیم عمارتوں کے پتھر استعمال کئے گئے تھے اور ستوپه نمبر ۳ کے بہت سے ٹوٹے ہوئے ستون اور کٹھہرے کے ٹکڑے بھي انمیں شامل تھے - چبوترے کی

ديواررن پر طاقچون کے علاوہ بے شمار ابهار، دباؤ، اور کهرے افقی حاشیے بنے هوئے هین جن سے سایه اور روشنی کا اثر ویسا هی غیر معین هوتا هی جیسا بالعموم چالوکي تعمیرات مین پایا جاتا هی - هر طاقچے مین ایک یا زیاده مورتین هین جنمین بعض عشقیه بهي هین - یه مورتین اس زمانے کي رسمي طرز کے مطابق بني هوئي هین، اور طاقچون کے اوپر کي زیبائشي منبت کاري مین، جو چهت کے نمونے کي هی، نیز افقي حاشیون پر کنول کی گلکاري اور دیگر پهول پتي کے کام مین بهي رسم کی پابندي ویسي هي نمایان هی جیسي که ان تصاویر مین -

مندر کے شمالي اور جنوبي پهلوؤن مین تین تین حجرون کي دو قطارین هین جنکے سامنے برآمدے بنے هوئے هین - وه دونون حجرے جو مندر کے متصل واقع هین، انکي چوکهٹون کے بازو بالکل اسي قسم کے نقش و نگار سے مزین هین جیسے خود مندر کے دروازے پر کنده هین - علاوه ازین مندر کے دروازے کي سردل کي طرح ان حجرون کي سردلین بهي زمانهٔ مابعد کي بني هوئي هین اور انکي طرز ساخت چوکهٹون کي ساخت

سے بالکل مختلف هی - اسکي وجه غالباً یه هی که مندر اور حجرون کي تعمیر بعض نامعلوم اسباب کے باعث دفعةً رک گئي تهی اور کچه عرصے تک دوبارہ شروع نهین کي جا سکي -

ان حجرون کے برآمدے کی تعمیر میں جو ستون استعمال کئے گئے وہ اُس قدیم خانقاہ سے لئے گئے تهے جس کا ذکر اوپر هوچکا هی اور یه امر دلچسپي سے خالي نهین که ان میں سے ایک ستون کے نقش و نگار غیر مکمل حالت مین چهوڑ دئے گئے تهے اور ستون مذکور کو اس جگه قائم کرتے وقت اُن کا اوپر کا حصه کاٹ دیا گیا تها - ستونون کي کرسیاں اور تاج گلدستے کی صورت مین هین اور درمیان کے مربع حصون پر تین تین کیرتی مکه بنے هوئے هین جنکي طرز ساخت عبادتگاہ ۱۸ نیم ستونون کي منبت کاري سے بہت مشابه هی -

مشرقي میدانون کا نظارہ

مندر نمبر ۴۵ کے شمال میں ایک کشادہ جگه هی - یہان سے اُن زیرین میدانون کا دلفریب منظر دیکهنا چاهئے جو دریائے بیس اور بیتوا کے کنارے واقع هین - اگر ریل کی لائن کے ساته ساته نظر دوڑائي جائے تو سانچي سے پانچ چه میل کے فاصلے پر بهیلسه کي وہ بلند اور تنها

پہاڑي نظر آئیگی جو (آجکل لوهانگي کے نام سے مشهور هی اور) شاهان گپتا کے وقت سے بھیلسوامن یعني بھیلسه کے ارک قلعه کا کام دیتي آئي هی (دیکھو صفحه ۹۰ گذشته) - بھیلسه سے قریباً دو میل جانب شمال مغرب کوه اودے گري هی - اس میں بہت سے برهمني مندر(۱) هیں جو عهد وسطي کے اوائل میں پہاڑ کو کاٹ کر بنائے گئے تھے - ان مندروں پر بہت سي ابھروان تصویریں بني هوئی هیں اور کچھ کتبے بھي کنده هیں -

ان دو پہاڑیوں کے مابین ایک وسیع قطعۂ زمین هی جو قدیم شہر ودیشا کے کھنڈرات سے پٹا پڑا هی - اس مدفون شہر کے ایک حصے پر بیس نگر کا چھوٹا سا گاؤں آباد هی جس میں هیلیو ڈورس کي لاٹھ کھڑي هی - کچھ دن هوئے اس رقبے میں کھدائي کي گئي تھی - کھدائي سے دلچسپي کی بے شمار چیزیں دستیاب هوئي تھیں جنمیں سے اکثر لاٹھ کے قریب هی ایک سائبان کے نیچے رکھي هوئی هیں -

---

(۱) یعني ان مندروںکا بودھ یا جین مذهب والوں سے کوئي تعلق نہیں هی (مترجم) -

مذکورہ بالا مندر کے جنوب میں عمارت نمبر ۴۴ واقع خانقاہ نمبر ۴۴
ہے یہ عمارت غالباً آٹھویں یا نویں صدی عیسوی میں تعمیر ہوئی تھی اور اسکی بنیادوں کے نقشے سے پایا جاتا ہے کہ یہ ایک چھوٹی سی ' مگر غیر معمولی طرز کی ' خانقاہ تھی - اسکے عرض میں ایک پیش دالان اور اسکے پیچھے ایک بڑا مستطیل ہال تھا - [دالان عمارت کے تمام عرض میں بنا ہوا تھا یعنی اسکا طول عمارت کے عرض کے برابر تھا] ہال میں پتھر کا فرش تھا جسکے نشان ابتک موجود ہیں اور اسکے بیچ میں ایک ستونہ تھا - اس ہال یا بڑے کمرے کے دونوں جانب کچھ بنیادیں ملی ہیں جنکے نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالباً انکے اوپر چھوٹے چھوٹے حجروں کے دو سلسلے تعمیر کئے گئے تھے - لیکن اگر بنیاد کے نقشے سے بالائی عمارت کے نقشے کا صحیح صحیح اظہار ہوتا ہے تو یقیناً یہ حجرے بھکشوؤں کی رہائش کے لئے بہت ہی چھوٹے ہیں اور ممکن ہے کہ ان میں صرف بت رکھے جاتے ہوں جیسا کہ صوبۂ سرحدی میں اہل بودھ کے بعض قدیم مندروں اور اہل جین کی عبادتگاہوں میں اکثر دیکھا گیا ہے -

یہ خانقاہ پتھر کی چار فیٹ اونچی کرسی پر قائم

هی جسکے مغربی پہلو کے وسط مین ایک زینه هی - دیوارون کی اندرونی چنائی نا تراشیده پتهرون کی هی ' صرف رخ پر دونون جانب ترشے هوئے چوکور پتهر استعمال کئے گئے هین - کرسی کے اوپر ' دیوارون کے بیرونی جانب ' کسکے چهوٹے هوئے هین -

خانقاہ نمبر ۴۶ و ۴۷

مندر نمبر ۴۵ کے سامنے جو حجرون والا صحن هی اسکی شمالی اور مغربی دیوارون کے عقب مین ایک اور خانقاه هی جو نسبتاً زیاده وسیع اور شاندار هی - یه خانقاه مندر مذکور کی تعمیر ثانی کے بعد بنائی گئی تهی ' اسلئے بارهوین صدی عیسوی سے قبل کی تعمیر نہین هوسکتی - نقشه (پلیٹ ۱۵) دیکهنے سے معلوم هوگا که اس خانقاه مین دو چوک هین جنکو نقشے مین نشان 46 اور 47 سے تعبیر کیا گیا هی - بڑا چوک (نمبر ۴۷) مع اُن برآمدون اور حجرون کے جو اسکے تین جانب واقع هین ' شمالاً جنوباً ۱۰۳ فیٹ اور شرقاً غرباً ۷۸ فیٹ هی - اس کے جنوبی پہلو پر ایک ستون‌دار برآمده اور برآمدے کے پیچهے دو کمرے هین ایک بالکل چهوٹا اور دوسرا بہت لمبا مگر تنگ - مغربی جانب صرف ایک سایبان سنگی ستونون پر قائم هی - اور شمال مین سامنے ایک

ستون‌دار برآمدہ اور منذر ھی اور آنکے پیچھے ایک دالان اور پانچ حجرے بنے ھوئے ھین - اس چوک مین آمد و رفت کا بڑا دروازہ مغربي دالان کے شمالي سرے پر ھی اور ایک اور چھوٹا دروازہ ' (جسکے سامنے دو سیڑھي کا زینہ ھی) ' شمالي برآمدے کے مشرقي سرے پر بھي ھی - اس دروازے سے چھوٹے چوک (نمبر ۴۹) مین داخل ہوتے ھین جو کسي قدر بلند سطح پر واقع ھی - بڑے صحن کي طرح اس کے بھي تین پہلوؤن پر حجرے بنے ھوئے ھین -

یہ خانقاہ نسبتاً اچھي حالت مین ھی :- چھتون کے بعض حصے اور بہت سے ستون ابتک بدستور اپني اصلی جگہ پر قائم ھین - دیوارون کي چنائي بھي اکثر صاف اور باقاعدہ ھی ' لیکن جنوبي پہلو کے برآمدے اور کمرون اور چھوٹے صحن کي بعض اندروني دیوارون کی چنائی نسبتاً گھٹیا ھی - ممکن ھی کہ یہ بعد مین اضافہ کئے گئے ھون - غالباً ان دیوارون اور ستونون پر استرکاري کي بھی تجویز تھي مگر کچھ کا کہین کوئی نشان نہین ملتا اس لئے گمان یہ ھی کہ اس تجویز پر عمل درآمد نہین ھوا -

خانقاہ کے دونون صحنون مین پتھر کی بڑي بڑي

سلون کا فرش لگا ہوا تھا جو چار سے آٹھ آٹھ انچ تک موٹی اور ان سلون سے کہین زیادہ وزنی تھین جو مندر نمبر ۴۰ کے فرش مین یا قدیم ستوپون کے ملحقہ فرش مین استعمال کی گئی تھین - بڑے صحن کی فرش بندی کے نیچے (کھدائی کرنیسے) قدیم زمانے کے بے شمار عمارتی اجزا دستیاب ہوئے جنمین ایک گپتالی وضع کا ستون بھی تھا - اس سے نیچے، سطح فرش سے کوئی تین فٹ گہرائی پر، کسی قدیم عمارت کا سنگی فرش ملا، اس سے نو انچ نیچے ایک "کچا" فرش تھا اور اس سے بھی دو فٹ تین انچ نیچے ایک اور فرش تھا جو چونے اور کنکر کا بنا ہوا تھا - یہ سب فرش ان قدیم خانقاہون سے تعلق رکھتے ہین جو موجودہ عمارت سے قبل اس جگہ تعمیر ہوئی تھین لیکن چونکہ سب سے نیچے والا فرش عہد گپتا سے قبل کا تھا اس لئے کھدائی کو جاری رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا -

عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰ و ۳۲

احاطے کی وہ طویل دیوار جو عمارات نمبر ۴۹ و ۵۰ کے عقب مین ہی اور خانقاہ نمبر ۴۷ کے شمال مشرقی گوشے سے آکر ملتی ہی خانقاہ مذکور سے بہت پہلے کی تعمیر معلوم ہوتی ہی، اسلئے کہ خانقاہ کی مغربی

ديوار اسکے اوپر بني هوئي هی - يه ديوار سات فيت بلند هی اور اسکي چنائي کچهه ايسي مضبوط نهين هی - اسکے جنوبي سرے کے قريب بعد مين ايک چهوتي سي عمارت (نمبر ۴۹) تعمير کي گئي تهي جسکي صرف کرسي باقي رہ گئي هی - ايک اور عمارت جو (اس ديوار کے قريب) بعد مين طيار هوئی رہ هے جو نقشے مين نشان (50) سے ظاهر کی گئي هی - اسکی تعمير کے لئے احاطے کي ديوار کا کچهه حصه منهدم کرنا پڑا تها - اب اس عمارت کي صرف ديوارين ' ستونون کی کرسيان اور چند سنگي فرش باقي رہ گئے هين ' مگر ان سے بهي صاف ظاهر هوتا هی که يه عمارت کوئی خانقاه تهی اور قريب قريب اُسي زمانے مين بنائي گئی تهی جبکه خانقاه نمبر ۴۷ تعمير هوئی -

اس خانقاه کے قريب هي ايک چهوتا سا مندر (نمبر ۳۲) هی جو بظاهر اس کے صحن مين بنا هوا معلوم هوتا هی - يه مندر عهد وسطي کے اواخر کي تعمير هی اور سطح زمين سے آٹهه فيت بلند هی - اسمين تين چهوتے کمرے هين جنکے سامنے ايک پيش کمره اور وسطي کمرے کے نيچے ته خانه هی - مندر مين داخل هونے کا دروازه پيش کمرے کے

مشرقی پہلو مین هی ' - اسکے سامنے ایک اور دروازہ هی جس سے گذر کر وسطی کمرے مین پہنچتے هین لیکن یہ عجیب بات هی کہ پہلوؤن کے کمرون مین صرف کھڑکیان بنائی گئی هین اور جو شخص ان کمرون مین داخل هونا چاهے اُسکو گھٹنون کے بل جانا پڑتا هی -

وہ موٹی موٹی دیوارون والی عمارت (نمبر 43) جس کا کچھ حصہ مشرقی سطح مرتفع پر اور کچھ اُسکے جنوب کی طرف پست زمین پر واقع هی ' سانچی کے آخری دور تعمیر کی یادگار هی - یہ عمارت شاہ کنشک کے مشہور و معروف ستوپہ واقع پشاور سے بہت مشابہ هی کیونکہ اسکا سطحی نقشہ صلیب کی شکل کا هی اور چارون کونون پر چار مدور برج بنے هوئے هین - لیکن چونکہ بالائی عمارت کا کوئی نشان نہین ملا اسلئے یہ بات مشتبہ هی کہ کبھی اسپر کوئی ستوپہ بھی تھا یا نہین - عمارت نمبر ۴۳

عمارت کی موجودہ کیفیت یہ هی کہ ایک بلند صحن کے گرد پست سی چار دیواری بنی هوئی هی اور کہین کہین چند اندرونی دیوارون کے نشان بھی ملتے هین - یہ دیوارین زمانہ مابعد کی بنی هوئی معلوم هوتی هین اس لئے نقشے مین نہین دکھائی گئین -

اس عمارت کي چار ديواري اور برجون کي تعمير مين بڑے بڑے ' مختلف جسامت کے ' پتھر استعمال کئے گئے هين - ان مين بعض پتھر گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي کي شکسته عمارات سے لگے هوئے معلوم هوتے هين مگر چونکه يه پتھر ديوارون کے بالائي حصون مين لگے هوئے هين اسلئے ممکن هی که کسي بعد کي مرمت سے تعلق رکھتے هون -

اس عمارت کے اندر کھدائي کرنيسے وسط کے قريب چند حجرے آشکار هوئے جنکے شمال مين ايک صحن هی - يه کسی قديم خانقاه کے آثار هين جو غالباً ساتوين يا آٹھوين صدي عيسوي مين اس جگه تعمير هوئي تھي - اس خانقاه کا فرش ' بالائي فرش سے باره فيٹ نيچا هی اور اس کي پتھر کي ديوارين ' جنکي چنائي خشک اور معمولی هی ' اسوقت بھی چھه اور سات فيٹ کے درميان بلند هين - اس طرح انکے بالائي حصے سطح زمين سے صرف پانچ چھه فيٹ نيچے هين -

باب ١٠

ستوپه نمبر ٢ و دیگر آثار

پہاڑي كي چوٹي پر جس قدر آثار و عمارات واقع هين اُن سب کے حالات بیان هوچکے - اب هم پہاڑی کے اُس مسطح حصے کي طرف جائینگے جسپر ستوپه نمبر ٢ بنا هوا هی اور پہاڑي كي مسطح چوٹي سے قریبا ٣٥٠ گز نیچے پہاڑی کے مغربی پہلو پر واقع هی - ستوپۂ کلان کے مغربي پہاٹک کے سامنے ' چار دیواري کے ساتھ لگا هوا ' ایک پختہ زینہ هی - اس زینے سے اُتر کر هم اُس پگڈنڈي پر پہنچتے هین جو نئی زمانہ کا ستوپہ نمبر ٢ كي طرف جاتي هی - يه زينه اور پگڈنڈي دونوں زمانۂ حال کے بنے هوئے هین - قدیم رستہ (جس مین پتھر کی بڑي بڑي سلون کا فرش لگا هوا تھا) موجودہ پگڈنڈي سے جنوب کو واقع تھا اور نسبۃً زیادہ چکردار تھا - يه رستہ ستوپہ نمبر ٧ کے جنوب سے شروع هو کر پتھر کی ایک قدیم کان کے برابر سے (جسکو بعد مین تالاب بنا لیا گیا) گذرتا هوا اور دور تک چکر کھاتا هوا ستوپہ نمبر ٢ کی جانب

مُڑ جاتا تھا - آجکل یہ رستہ ستوپے سے ذرا آوپر جدید رستے میں مل جاتا ھی -

قدیم رستے کے نزد کھنڈرات

قدیم رستے کے دونوں جانب بہت سي پراني عمارتوں کے آثار پائے جاتے ھیں جن میں ایک قوسي مندر کي شکستہ کرسي بالخصوص قابل ذکر ھی - اس مندر کا دروازہ مشرقی جانب تھا اور اسکي کرسی ۶۱ فیٹ لمبی اور ۳۲ فیٹ چھ انچ چوڑي ھی - باقي آثار محض چند شکستہ چبوترے ھیں جنکي چنائي بھدي اور ناھموار ھی اور بالائی عمارتیں بالکل ضائع ھوچکي ھیں - ان میں سے تین چبوترے قوسي مندر کے مغرب و شمالمغرب میں واقع ھیں، چوتھا اسکے مشرق میں، اور پانچواں قدیم رستے کي دوسري جانب چوتھے چبوترے سے کوئي سّتر گز شمال کو ھی - پانچویں چبوترے سے قریباً اسّی گز اوپر کي طرف دو اور چبوترے قریب قریب نظر آتے ھیں - ان کے شمال میں شکستہ اینٹوں اور پتھروں کے ملبے کا وسیع انبار ھی جس میں عہد وسطي کي ایک خانقاہ کے کھنڈر مدفون ھیں (جدید رستہ ملبہ کے اس ٹیلے کے بیچوں بیچ سے گذرتا ھی) - اسکے قریب ھي مغربي

سنگی پیالہ
جانب ایک اور چھوٹا سا ٹیلہ هی جسکے اوپر پتھر کا ایک بہت بڑا پیالہ رکھا هوا هی - اس پیالے کا بیرونی قطر آٹھ فیٹ آٹھ انچ هی اور جنرل کننگھم صاحب کا خیال هی کہ اس میں نیٹل (Nettle) کا وہ متبرک پودا لگا هوا تھا جسکی بابت مشہور هی کہ خود بدھ نے اسکی قلم اپنے دانتوں سے کاٹ کر لگائی تھی - لیکن میری رائے میں ایسا خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ، کیونکہ جنرل موصوف کی یہ رائے سانچی اور ساچی کو (جس کا ذکر فاهیان نے کیا هی) ایک سمجھنے پر مبنی هی ، حالانکہ یہ تعیین خود غلط هی - میرا خیال هی کہ یہ پیالہ غالباً ایک بہت بڑا کشکول تھا جس میں اهل بودھ نذرانے ، چڑھاوے ، وغیرہ ڈالدیا کرتے تھے -

ستوپہ نمبر ۲
یہ ستوپہ اپنی جسامت ، نقشے اور طرز تعمیر کے لحاظ سے ، ستوپہ نمبر ۳ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا هی اور حال کی تجدید و ترمیم کے بعد ستوپہ نمبر ۳ کی جو شکل صورت نکل آئی هی اُس سے ستوپہ نمبر ۲ کا اُسوقت کا نقشہ ناظرین کی آنکھوں میں پھر جائے گا جب اسکی چھتری اور کٹھرے صحیح و سالم

اپنی اپنی جگہ قائم تھے - بڑا فرق ان دونوں ستوپوں میں یہ ھی کہ ستوپہ نمبر ۲ کے چاروں دروازوں میں سے ایک کے سامنے بھی تورنا یا منقش پھاٹک نہیں ھی - لیکن اس کمی کو اس کا فرشی کٹہرہ ' جو مسلم موجود اور بے شمار دلچسپ تصاویر سے آراستہ ھی ' بخوبی پورا کر دیتا ھی -

سنہ ۱۸۲۲ع میں کپتان جانسن نے اس ستوپے میں کھدائی کر کے اسکو بہت نقصان پہنچایا تھا ' - لیکن " تبرکات " کی دریافت ' اور ساتھ ھی گنبد کی مکمل تباھی ' جنرل کننگھم کے حصے میں آئی جب کہ اُنھوں نے اس میں سنہ ۱۸۵۱ع میں ' دوبارہ کھدائی کی - تبرکات کا خانہ ستوپے کے ٹھیک وسط میں ھونے کی بجائے مرکز سے دو فیٹ مغرب کو ھٹا ھوا تھا اور چبوترے کے فرش سے سات فیٹ بلند تھا - اس خانے میں سفید پتھر کی ایک (گیارہ انچ لمبی ۹½ انچ چوڑی اور اتنی ھی اونچی) صندوقچی رکھی ھوئی ملی جس میں سنگ صابون کی چار ڈبیاں بند تھیں اور ھر ڈبیا میں انسانی ھڈی کے چند ذرا ذرا سے ٹکڑے محفوظ ہیں (۱) - صندوقچی کے اوپر ایک طرف

(۱) " دی بھیلسہ ٹوپس " مصنفہ کننگھم کے صفحات ۲۸۵ تا ۲۹۴ پر اس دریافت کا مفصل حال تحریر ھی -

قدیم براهمي حروف میں ایک کتبه کنده تها جس کا ترجمه حسب ذیل هی :—

" رشی کاشپ گوت اور رشی واچهي سوري جئیت معلم سے لیکر تمام معلموں کے (تبرکات) "

سنگ صابوں کي چاروں ڈبیوں پر بهی کتبے تهے - ان سے معلوم هوا که ان ڈبیوں میں بوده مذهب کے دس رشیوں اور مبلغوں کے " تبرکات " محفوظ تهے جن میں سے بعض تو اهل بوده کی تیسري " مجلس " میں شامل هوئے تهے جو شہنشاه اشوک کے زمانے میں منعقد هوئي تهي اور باقي اُن عقاید کي نشر و تبلیغ کے لئے جو اس مجلس میں طے پائے تهے کوه هماله کے علاقے میں بهیجے گئے تهے (۱) - ذیل میں وه دس نام درج کئے جاتے هیں جو ان ڈبیوں پر کنده تهے :—

(۱) کتاب " دیپ ونس " میں اُن چار مبلغوں کے نام دئے هوئے هیں جو کاشپ گوت کوتی پُتر کے همراه علاقه هماونت میں قبیله یکها کو بوده مذهب کي دعوت دینے گئے تهے - یه نام حسب ذیل هیں :—

مجهم ، دُ دُ بهسر ، سهدیو اور مولك دیو - انمیں سے خود کاشپ گوت اور مجهم اور دُ دُ بهسر کے نام ان ڈبیوں پر لکهے هوئے هیں

कासपगोत (काश्यपगोत्र)	(۱) کاشپ گوت تمام ھماوتي قبایل کا معلم
2. मझिम (मध्यम)	(۲) مجھم
3. हारितीपुत (हारितीपुत्र)	(۳) هاريتي پت
4. वच्छि-सुविजयत (वात्सि-सुविजयत ?).	(۴) وچھي سوي جيت
5. महवनाय.	(۵) مہا ونایہ
6. आपगोर	(۶) آپ گیر
7. कोदिणिपुत (कौन्डिनीपुत्र)	(۷) کوڈنی پت
8. कोसिकिपुत (कौशिकीपुत्र)	(۸) کوسکی پت
9. गोतिपुत (गौप्तीपुत्र)	(۹) گوتي پت
10. मोगलिपुत (मौद्गलीपुत्र)	(۱۰) موگلي پت

(فوٹ نوٹ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ)

جو سانچی اور سناري سے دستیاب ہوئی ہیں (دیکھو رسالہ جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹی بابت سنہ ۱۹۰۵ع صفحہ ۶۸۳ و آیندہ ، فرگسن صاحب کی تالیف " انڈین اینڈ ایسٹرن آرکیٹیکچر " مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ جلد اول صفحہ ۶۸ ،- گیگر صاحب کی " مہاونس " کا دیباچہ صفحہ XIX)

مہاموگلانہ اور شاري پترا جن کے تبرکات ستوپہ نمبر ۳ سے دستیاب ہوئے تھے ' گوتم بدھہ کے چیلے اور رفیق تھے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ستوپہ بھی بدھہ کے زمانے کا بنا ہوا ہے - اسی طرح جن مبلغوں کے " آثار " ستوپہ نمبر ۲ میں محفوظ تھے اُن سب کا یا اُن میں سے بعض کا شہنشاہ اشوک کے ہم عصر ہونے سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ یہ ستوپہ عہد موریا ہی میں تعمیر ہوا تھا - برخلاف اسکے ' چونکہ یہ ممکن نہیں کہ ان سب مبلغوں کی وفات ایک ہی وقت میں واقع ہوئی ہو اسلئے ضرور ہے کہ یہ " تبرکات " پہلے کسی اور جگہ دفن ہوئے ہوں اور بعد میں وہاں سے لاکر اس ستوپے میں رکھدئے گئے ہوں - تبرکات کے مدفن کی یہ تبدیلی غالباً عہد شنگا میں ہوئی ہوگی کیونکہ بعض ایسی شہادتیں موجود ہیں جنکی بنا پر وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ستوپہ اسی عہد میں تعمیر ہوا تھا (۱) -

---

(۱) جنرل کننگھم کی رائے ہے کہ اصل میں یہ ستوپہ صرف کاسپ گوت اور وچھی سوی‌جیت کے " آثار " کی خاطر بنایا گیا تھا کیونکہ پتھر کی صندوقچی پر صرف انہی دونوں کے نام کندہ ہیں (" دي بھیلسہ ٹوپس " صفحہ ۲۹۱)

اس ستوپے کے کٹہرون کے بہت سے شکستہ ٹکڑے حال کی کھدائی مین زمین سے برآمد ہوئے ہین - یہ سب کٹہرے اُسی نمونے کے ہین جیسے ستوپۂ کلان اور ستوپہ نمبر ۳ کے کٹہرے ہین ' اسلئے انکی ساخت کے متعلق کچھ لکھنا غیر ضروری ہی - چھوٹے کٹہرون کی آرائشی منبت کاری بھی دوسرے ستوپون کے کٹہرون کے نقش و نگار سے بہت مشابہ ہی - لیکن بڑے یعنی فرشی کٹہرے پر جو ابھروان نقش بنے ہوئے ہین وہ نہایت دلچسپ اور ہندوستان مین اس قسم کے کام کی واحد مثال ہین ' اسلئے کہ چند مابعد کے مرقعون کے سوا ' جنکا ذکر آگے کیا جائیگا ' ان مرقعون مین ہندی صنعت کی قدیم حالت اور وہ خالص ملکی خصوصیات نظر آتی ہین جو ابتدائی مدارج طے کرنیسے قبل اس مین پائی جاتی تہین - مناظر و واقعات تو انمین بھی بالعموم وہی دکھائے گئے ہین جو ہم ستوپہ کلان کے پھاٹکون کی تصویرون مین دیکھ چکے ہین لیکن ان کے طریق ساخت مین بہت سادگی اور خامی پائی جاتی ہی اور تصویرون مین خالص آرائشی خوبصورتی پیدا کرنے کا خیال زیادہ رکھا گیا ہی - ان مرقعون مین بُدھہ کی زندگی کے چار اہم واقعات یعنی اُسکی ولادت '

حصول معرفت ' وعظ اول ' اور وفات کے مناظر فوراً شناخت هو سکتے هین کیونکه یہان بهي ان واقعات کو اُنهین علامات سے ظاهر کیا هی جو هم مابعد کے (یعني ستوپهٔ کلان کے) مرقعون مین دیکه چکے هین - پهر یکشني یا محافظ پري کی آشنا صورت بهي یہان موجود هی ' کئي پهن والا ناگ بهی دکهائي دیتا هی اور بے شمار حقیقي اور خیالي جانور بهی نظر آتے هین جن مین بعض کوتل هین اور بعض پر سوار بیٹهے هین - یه جانور ان جانورون سے بہت مشابه هین جو ستوپه کلان کے پهاٹکون(۱) مین مربع تهونلهون پر بنے هوئے هین - علاوه برین هاتهي ' گهوڑے ' بیل ' هرن ' پردار شیر ' گهڑیال ' سیمرغ اور بعض ایسے فرضي اور خیالي جانور بهي ان مرقعون مین بنے هوئے هین جو پہلے هماري نظر سے

(۱) بعض سوارون کي تصویر مین رکابون کے تسمے بهي نظر آتے هین - رکاب کے استعمال کی دنیا مین یه سب سے پہلي مثال هی اور تمام معلومه مثالون سے قریباً پانسو سال قدیم تر هی - ایران مین رکاب کا رواج ساسانی زمانے سے قبل نہین هوا - پروفیسر کالز کی سند پر مسٹر سیورکنگ مجهے اطلاع دیتے هین که جس مین رکاب کا ذکر کتاب نن شه مین آیا هی جو پانچوین چهٹی صدي عیسوي کي تصنیف هی - یونان اور روما کے قدیم لٹریچر مین رکاب کا کہین نام تک نظر نہین آتا اور معلوم هوتا هی که یورپ مین غالباً عهد وسطي کے اوائل سے پہلے رکاب نہین آئي -

نهین گذرے مثلاً " اسپ سر ماهي دم انسان " اور " انسان چهره گهوڑے " جنكي پشت پر عورتین سوار هین - یه فرضي تصویرین هندي الاصل نهین هین بلکه انکا خیال مغربي ایشیا سے هندوستان آیا تها - نباتي نمونون مین کنول ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر هی - اسکی بعض نقش تو بالکل ساده هین اور بعض نهایت پرتکلف اور پیچیده بنے هوئے هین - پرندون مین بالخصوص مور ' راج هنس ' اور سارس نظر آتے هین - اور اُن نشانات مین جو بوده مذهب مین خصوصیت کے ساته متبرک سمجهے جاتے هین ' پهیا ' دري رتن یا ترشول ' اور ڈهال یا ناگ کي علامات نظر آتي هین -

طرز ساخت اور اصطلاحی خصوصیات کے لحاظ سے جو بات ان مرقعون مین نهایت عجیب معلوم هوتي هی وہ یه هی که حیواني او انساني تصویرون مین تو غیرمعمولي بهداپن اور خامي پائي جاتي هی مگر آرائشي کام نهایت زوردار اور اعلی درجے کا هی - هندوستاني کاریگرون نے آرائشی کنده کاری مین عموماً اور پهول پتي کے کام مین خصوصاً ' همیشه ذوق سلیم اور اعلی درجے کی قابلیت کا ثبوت دیا هی اور اس قابلیت کا بهترین

اظهار جيسا كنول كي اُن تصويرون سے هوتا هى جو اس كٹهرے پر بني هوئي هين (اور جنكا ايك خوبصورت نمونه پليٹ ۱۳ - الف مين دكهايا گيا هى) ' ويسا اور كهين نهين پايا جاتا - برخلاف اسكے انساني تصوير كے بنانے مين قديم هندي صناع ايسے هوشيار نتهے ' بلكه ابهروان تصويرون يا كامل مجسمون كي ساخت مين معمولي دسترس بهي اُنهين اُسوقت تلك حاصل نهين هوئي جبتك وه يوناني صنعت كي تعليم سے فيضياب نهوئے - اس فيضيابي كے بعد جو نمايان ترقي هندي سنگتراشي نے كي اُسكا صحيح اندازه اس كٹهرے كي ابتدائي سنگتراشي كا اُن چند تصويرون كے ساتھ مقابله كرنيسے هوسكيگا جو بعد مين اسكے مشرقي دروازے پر كنده كي گئين - پراني تصويرون كے دو نمونے پليٹ نمبر ۱۳ (Plate XIII) پر اشكال a و d مين اور جديد مرقعون كي دو مثالين اُسي پليٹ پر اشكال c و d مين دكهائي گئي هين - قديم تصويرون مين عموماً آرائش بهت زياده هى اور اگرچه جس مقصد سے وه بنائي گئي هين اُسكے لئے بهت موزون هين تاهم صنعتي نقطهٔ خيال سے وه ايك حد تلك ابتدائي حالت مين هين اور انمين بهت سي خاميان پائي جاتي هين مثلاً :— تمام تصويرون

کو قریباً ایک هي سطح مین رکھا گیا ھی اور اس بات کی عملاً کوئی کوشش نہین کي گئي که اُن مین (عمق اور فاصلے کے اختلاف سے) تفاوت مکاني کي کیفیت دکھائی جائے - هر تصویر ایک ابھروان سِلہت (Silhouette) یا خاکا سا هی جسکي زمین کي سطح بالکل علیحدہ هی اور پیکر ساري کا جو تھوڑا بہت هنر کہین نظر آتا هی وہ خاکے کی حدود یا اندرونی جزئیات مین کسی قدر گولائي پیدا کرنے تک محدود هی - تصویرین بھی چوڑي چپٹي اور کاواک سی هین اور (بھرھوت کے اکثر بتون کی طرح) ابتدائی صنعت کی یقیني علامت یعني صناع کي حد درجے کي خام توجہي ' تصویرون کے پاوُن کی بناوٹ مین نظر آتي هی جن کی ساخت مین تشریحي تطابق کا خیال مطلق نہین رکھا گیا یعنی پاوُن کو کچھ پھرے هوئے بناکر انکا فراخ ترین پہلو دکھایا گیا هی -

ابتدائی صنعت کي یہی صفات اُن نصف دائرون کی منبت کاري مین بھی نظر آتي هین جو پلیٹ ۱۴ پر ستون نشان (c) کے اوپر اور نیچے اور ستون نشان (d) کے زیرین حصے مین بنے هوئے هین - لیکن ان ستونون کے

بقیه نقوش بالکل مختلف طرز کے هیں - یه اُن صناعوں کے کمال کا نمونه هیں جو قدرت سے براہ راست اخذ کرتے تھے اور "ذهنی تصویر" کی بندشوں سے قریب قریب آزاد هوچکے تھے - یه نقش نری آرائش نہیں بلکه تصویر معلوم هوتے هیں - پیکروں کی بناوٹ علم تشریح الاعضاء کی رُو سے بالکل صحیح اور درست هے - تصویروں کے انداز اور اُنکی ترتیب میں نسبتاً آزادی اور بے تکلّفی پائی جاتی هے - صناع نے کیفیت مکانی دکھانے میں کافی مہارت حاصل کرلی هے اور تصویروں میں باهم قریبی ربط اور یگانگی پیدا کرنے کی قصداً کوشش کی هے -

یه معابد کے مرقعے کس وقت اس کٹھرے پر کنده کئے گئے اور اُسوقت قدیم تصویروں کو بنے هوئے کس قدر زمانه گذر چکا تھا ؟ یه ایک ایسا سوال هے که اس کا صحیح جواب دینا سردست ممکن نہیں - البته اتنا تو صاف ظاهر هے که یونانی صنعت کا جلتا اثر اِن مرقعوں میں پایا جاتا هے اُتنا سانچی کے منقش پھاٹکوں یا کٹھروں کی سنگتراشی میں اور کہیں نظر نہیں آتا - اس سے یه نتیجه نکلتا هے که یه مرقعے غالباً شمالمغربی

PLATE XIII



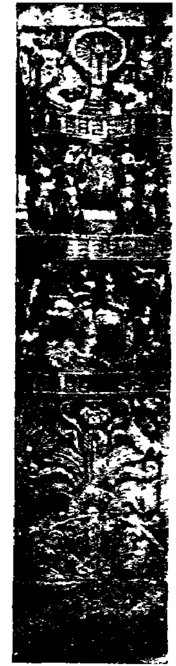
(a)



(b)



(c)



(d)

STUPA 2. RELIEFS ON THE GROUND BALUSTRADE

ہند کے سنگتراشوں کے بنائے ہوئے ہیں جو یونانی صنعت اور خیالات سے متاثر ہوچکے تھے اور اس وقت ' جبکہ ہندوستان کی مقامی صنعت ابھی ابتدائی مدارج ہی طے کر رہی تھی ' ان کی صنعت نسبتاً کمال کے زینے تک پہنچ چکی تھی - اگر یہ درست ہی تو یہ قیاس کچھ بے جا نہ ہوگا کہ ان مرقعوں اور قدیم تصویروں کے درمیان غالباً کچھ زیادہ وقفہ نہیں گذرا ہوگا -

ستوپہ نمبر ۲ کے قریب دیگر آثار

ستوپہ نمبر ۲ سے گوشۂ شمال و شمالمغرب کی طرف اور پہاڑی کے مغربی پہلو پر ایک مستطیل سنگی چبوترہ بنا ہوا ہی - اس چبوترے پر قدیم زمانے میں ایک ستون استادہ تھا جسکے تاج کا شیر(۱) اور عمود کے چند شکستہ ٹکڑے چبوترے کے قریب ہی پڑے ہوئے ملے ہیں - عمود کا زیریں حصہ ہشت پہلو ہی اور بالائی حصہ شانزدہ پہلو - ہر پہلو کسی قدر مقعر ہی - ستون کی طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دوسری صدی عیسوی کے قریب نصب کیا گیا تھا - چبوترے پر ایک چھوٹے سے سنگی کٹھرے کی چند پٹریاں ملیں - اور

(۱) یہ شیر عجائب خانے میں ہی -

اُس سے ذرا شمال کی جانب کسی ستوپے کی شکستہ
کرسی کے آثار پائے جاتے ہیں ۰

سانچی کے نواح میں دلچسپی کی اور اشیاء

اب ' ختم کتاب سے پیشتر ' اُن چند دلچسپ قدیم
اشیاء کا مجمل حال بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی
جو سانچی کے قرب و جوار میں پائی جاتی ہیں -

سانچی کی پہاڑی کے جنوب میں ایک اور چھوٹی
سی پہاڑی ہی جسکی چوٹی پر موضع ناگوری آباد
ہی - اس پہاڑی کے دامن سے ذرا اوپر گاؤں کے شمالمغرب
میں کسی ناگا کا مجسمہ چٹان پر کھڑا ہی جو غالباً
کسی اور جگہ سے لایا گیا ہی - نیچے کی کرسی شامل
کرکے یہ مجسمہ سات فیٹ ایک انچ بلند ہی اور سفیدی
مائل بھورے رنگ کے پتھر سے بنا ہوا ہی - اسکے بائیں
ہاتھ میں صراحی ' دائیں ہاتھ میں شاید نذول یا
کوئی اور چیز اور سر پر سات پھن ہیں - طرز ساخت سے
ظاہر ہوتا ہی کہ یہ تیسری یا چوتھی صدی عیسوی
کی صنعت کی یادگار ہی - اس مجسمے کا ایک طرف
تو ستوپۂ کلاں کے پھاٹکوں پر بنے ہوئے محافظ یکشاؤں سے
اور دوسری طرف عہد گپتا کی مابعد کی مورتوں سے
مقابلہ کرنا خاص دلچسپی رکھتا ہی - ناگا کے قریب

هي ایک ناگي کا چهوتا سا مجسمه هی جو صرف تین فیت تین انچ بلند هی - یه دونون مجسمے ایک هي زمانے کے بنے هوئے هین اور دونون کي طرز ساخت بهي یکسان هی -

مذکورہ بالا مجسمون کے علاوہ اس پہاڑي پر دلچسپي کي ایک اور چیز گهوڑے کا وہ نامکمل مجسمه هی جو اس نواح مین ڈنگ کي گهوڑي کے نام سے مشہور هی ' اور گاؤن سے جنوب مغرب کی طرف پہاڑي کے دامن اور بستي کے بیچ مین قائم هی - اسکي ساخت کے زمانے کا تعین ذرا دشوار هی مگر اغلب یه هی که عہد وسطي مین بنایا گیا هوگا -

وہ دونون مستحکم بند ' جو سانچي کي پہاڑي کو ناگوري کي پہاڑي سے اور آخرالذکر کو مغربی پہاڑیون سے ملاتے هین ' سنه عیسوي کے اجراء سے قبل کے بنے هوئے معلوم هوتے هین - ان کا مقصد غالباً یه تها که پہاڑي کي دوسري جانب (پانی روک کر) ایک بہت بڑي جهیل بنالی جائے -

آخري یادگار وہ چار سنگي ستون هین جو ڈاک بنگلے سے قریباً سو گز شمالمشرق کیطرف کهڑے هین - یه ستون

غالباً عہد وسطی مین نصب کئے گئے تھے اور اُن عورتون کی یادگار ھین جو ستی ھوگئی تھین - انپر کچھ منبت کاري بھی ھی جس مین ذیل کے چار منظر دکھائے گئے ھین :—

(۱) میان بیوي لنگ کی پوجا کر رھے ھین -

(۲) خاوند پلنگ پر لیٹا ھی اور بیوي اُسکے پاؤن دبا رھی ھی -

(۳) خاوند میدان جنگ مین اپنے دشمن سے لڑ رھا ھی -

(۴) چاند اور سورج - (ان سے غالباً یه ظاھر کرنا مقصود ھی که جب تک چاند اور سورج قائم ھین ' ستی ھونیوالی عورت کی محبت ' وفاداري اور خدمت گذاري کي شہرت بھی برقرار رھیگی)

ان مین جو ستون ڈاک بنگلے سے قریب تر واقع ھی اُس پر ناگري رسم خط مین سنه ۶۵ - ۱۲۶۴ء کا ایک کتبه کندہ ھی جسکے حروف ایسے فرسودہ ھوگئے ھین که پڑھے نہین جاتے -

---

ختم شد

بفضله تعالی

ضمیمہ

بدھ کی زندگی کے مختصر حالات (۱)

خصوصاً جہانتک اُنکا تعلق سانچی کی تصاویر سے ھی

گوتم بدھ غالباً سنہ ۵۶۲ قبل مسیح مین نیپال ترائی کے قدیم شہر کپل وستو کے قریب پیدا ھوا اور بودھ گیا مین پیپل کے درخت کے نیچے گیان یا معرفت حاصل کرنے کے بعد بُدھ یعنی "عارف کامل" کے رتبے کو پہنچا - اس سے پہلے وہ بودھی ستوا (یعنی بدھ بالقوہ)

(۱) کرن صاحب کی کتاب "مینول آف بدھزم" مین صفحات ۱۲ تا ۴۶ پر بدھ کی مختصر سوانح عمری نہادت پر لطف پیرایے مین بیان کی گئی ھی - اور ھر قصے یا واقعے کی تصدیق مین قدیم کتابون کے مفصل حوالے بھی دئے ھوئے ھین - مین کرن صاحب کی کتاب سے، اور نیز اے - اس - جیلن کے بیش قیمت مضمون سے جو زیر عنوان "بدھ" ھیسٹنگز صاحب کی "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" مین شائع ھوا ھی، دل کھول کر مدد لی ھی -

تها - علاوه بودهي ستوا کے گوتم بدهه حسب ذيل القابون سے مشهور تها :—

(۱) شاکیا منی یعني شاکیا قبیلے کا رشی

(۲) سدهارتهه - وه شخص جسنے اپنا مقصد حاصل کرلیا هو -

(۳) تتها گت - وه شخص جس نے حقیقت کو پالیا هو (۱)

لیکن بدهه همیشه اپنے آپ کو آخري لقب سے یاد کیا کرتا یعني تتها گت کهتا تها -

راجه شدهودن کے محل میں پیدا هونے سے پہلے بودهي ستوا ' تشیتا سرگ میں ظاهر هوا جهان دیوتاؤن نے اُس سے درخواست کی که وه بنی نوع انسان کا نجات دهنده بنکر دنیا میں ظاهر هو مگر اس درخواست کو منظور کرنے سے پہلے بودهي ستوا کو چند باتون کا تصفیه کرنا ضروري تها ' - وه یه که

(۱) یا وه شخص جو اُسي طرح آیا جیسے اُسکے پیشرو آئے تهے -

دنیا میں اُس کا ظہور کب اور کس جگه هو؟
کس نسل اور خاندان سے اُسکا تعلق هو؟ کونسي عورت
اُسکو حمل میں رکھے؟ اور کس وقت اُسکي والده کا
انتقال هو؟ - ان باتون کا خیال کرتے هوئے اُسنے دیکھا
که ظہور کا مناسب وقت اب آ پہنچا هی اور تمام گذشته
بدّهون کي طرح اُسکو بهی ملک جمبُو دُویپ
(= هندوستان) کے صوبۂ مَدهیا دیش (۱) مین کسي
برهمن یا چهتري کے گهر پیدا هونا چاهئے چنانچه اُسنے
فیصله کرلیا که کپل وست کے شاکیا قبیلے کا سردار راجه
شُدّهودَن ، اُسکا باپ اور (شُدّهودَن کي راني) مایا
یا مهامایا اُسکي ماں بنے جو اُسکي پیدائش کے
سات دن بعد انتقال کر جائے - پس یه فیصله کر کے
وه تُشیتا سُرگ سے اترا اور سپنے کي حالت مین
مایا راني کے بطن مین داخل هوا یعني مایا نے
خواب مین آینده بُدهه کو سفید هاتهي کی شکل
مین آسمان سے اترتے اور اپني دائیں کوکه مین داخل
هوتے هوئے دیکها (صفحه ۱۳۷) - صبح کو راني نے

(۱) مگدھ دیس - صوبه بہار

یہ عجیب و غریب خواب راجہ کے سامنے بیان کیا جس نے اُسی وقت برہمن نجومیوں کو بلوا کر خواب کی تعبیر دریافت کی - نجومیوں نے کہا کہ رانی حاملہ ہیں اور اُن کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ یا تو چکراورتی راجہ یعنی ہفت اقلیم کا بادشاہ بنیگا یا بُدھ کا رتبہ حاصل کریگا -

ایام حمل میں چار آسمانی محافظ بودھی ستوا اور مایا رانی کی حفاظت کرتے رہے - آخر کار کپل وست کے قریب باغ لُمبنی میں یہ بچہ پیدا ہوا (۱) - اُسوقت مایا ایک سال کے درخت کے نیچے کھڑی تھی جس کی ایک شاخ خود بخود نیچے جھک آئی تھی کہ مایا اسکو پکڑکر سہارا لے سکے (صفحہ ۹۰) - پیدایش کے وقت راجہ اندر اور تمام بڑے بڑے دیوتا حاضر تھے - بچہ ماں کے دائیں پہلو سے برآمد ہوا اور چار اطراف عالم کے

---

(۱) اس باغ کی جائے وقوع کا تعین سنہ ۱۸۹۵ء میں آشوک کی ایک لاٹھ کے دریافت ہونے سے ہوا - اس لاٹھ پر ایک کتبہ کندہ ہی جس میں لکھا ہی کہ راجہ آشوک نے یہ لاٹھ اُس مقام پر نصب کروائی تھی جہاں گوتم بُدھ پیدا ہوا تھا -

محافظ دیوتاؤن نے اسکو اپنے هاتھون میں لیا - بچے کے بدن پر چھوٹي نشانیون (انویَنجن अनुव्यञ्जन) کے علاوہ بتیس بڑي نشانیان (مہاویَنجن - महाव्यञ्जन) بھي تھین جنسے اُسکي آیندہ عظمت ظاهر هو رهی تھي - پیدا هوتے هی لڑکا سیدها کھڑا هوگیا ' سب طرف رخ کیا اور سات قدم چلکر بولا که " مین دنیا مین سب سے برتر هون " -

ٹھیک جس وقت شہزادہ پیدا هوا ' اُسی وقت اُسکی آیندہ بیوي یشودهرا ' یعني اُسکے بیٹے راهل کي ماں ' اُسکا سائیس چھندا ' اُسکا گھوڑا کنتھک ' اُسکا همجولی کالُد لین اور اُسکا عزیز ترین چیلا آنند بھي دنیا مین پیدا هوئے -

بودھی ستوا کی پیدائش پر تینتیس دیوتاؤن کي بہشت میں بڑا جشن منایا گیا - جب اَسیتا رشي کو اس اظہار شادماني کا اصلي باعث معلوم هوا تو اُس نے پیشین گوئی کي که " یه بچه ضرور بدھه بنیگا " - یہي پیشین گوئی ایک نوجوان برهمن کونڈنیا نے بھی کي تھی اگرچه دوسرے برهمن نجومیون کو شک تھا اور وہ کہتے تھے که یا تو یه لڑکا

تمام دنیا کا بادشاہ بنیگا یا بدّھہ - خود راجہ کی خواہش
تھی کہ بدھہ ہونے کی بجائے اُسکا بیٹا ساری دنیا کا
بادشاہ بنے ۔ چنانچہ اُسنے نجومیون سے دریافت کیا
کہ کیا چیز شہزادے کو ترک دنیا پر آمادہ کریگی -
نجومیون نے جواب دیا کہ کسی بوڑھے ' بیمار ' مردہ '
انسان اور تارک الدنیا فقیر کو دیکھنا-اُسوقت سے راجہ شُدّھودَن
نے اس بات کی بڑی احتیاط لی کہ ان چارون مین سے
کوئی بھی شہزادے کی آنکھون کے سامنے نہ آنے پائے
اور اُسکو دنیا اور دنیا کی لذتون کی طرف مائل و راغب
کرنے کی مقدور بھر کوشش کی -

اہل بودھہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ بدّھہ کی
صغرسنی مین ایکدن راجہ شُدّھودَن " قلبہ رانی " کے
تہوار مین شہر سے باہر گیا اور شہزادے کو بھی اپنے ساتھہ
لیتا گیا جسکو اُسنے ایک جامن کے درخت کے نیچے
پلنگ پر لٹادیا - جب شہزادے کی اناٹین رغیرہ
ادھر اُدھر ہوگئین تو وہ اٹھکر چار زانو ہو بیٹھا اور دھیان
مین محو ہو گیا - یہ گوتم کا پہلا دھیان تھا - لکھا ہی
کہ جبتک شہزادہ اس دھیان مین محو رہا درخت کا

سایہ (خلاف عادت) اُس جگہ سے نہین کھسکا اور اُسي طرح اُس کے اوپر قائم رہا (صفحہ ۱۳۱) ۔

اُن آئے دن کی خانہ جنگیون کا خاتمہ کرنیکي غرض سے ' جو کُولیا اور شاکیا قبائل مین زمانۂ دراز سے چلي آتي تھین ' سِدّھارتھ کي شادي ' سولہ سال کی عمر مین ' کولیا خاندان کے راجہ سُپرا بدّھا کي بیٹی یشودَھرا سے کي گئي - روایتون مین مذکور ھی کہ سدّھارتھ نہایت طاقتور نوجوان تھا ' تیر اندازي مین اپنا ثاني نہین رکھتا تھا اور ھر فن مین ماھر تھا -

راجہ شُدّھودَن کو وہ پیشین گوئی یاد تھي جو شہزادے کے مستقبل کے متعلق کي گئي تھی - اُسنے شہزادے کیلئے ھر طرح کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش کے سامان بہم پہنچانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور برابر کوشش کرتا رھا کہ وہ چار منظر کبھي اُسکے سامنے نہ آئین جنکو دیکھکر شہزادہ راھبانہ زندگی اختیار کرنیوالا تھا - لیکن (شُدني بات ھوکر رھتی ھی) ' بارھا ایسا اتفاق ھوا کہ جب

شہزادہ گاڑي مين سوار هوکر محل کے باغات کي سير کرنے جاتا تو ديوتا ايسا انتظام کرتے کہ کسی بوڑھے يا بيمار يا لاش کا (خيالي) منظر اُسکے سامنے آ موجود هوتا - ان مناظر سے نوجوان سِدّھارتھ بہت متاثر هوا - اُسنے انکا مطلب دريافت کيا اور جب اُسکو بڑھاپے ' بيماري اور موت کي حقيقت معلوم هوئي تو متفکر رهنے لگا - کچھ دنون کے بعد چوتھا نظارہ يعنی ايک تارک‌الدنيا فقير دکھائي ديا - اس فقير کی مقدس صورت نے اُسکے دلپر اور بھي گہرا اثر کيا اور اُسکو يقين هوگيا کہ دنياوي علائق کو ترک کرديني سے وہ بھي اُن آفتون اور مصيبتون پر غالب آسکتا هی جنکا مشاهدہ وہ پہلے کرچکا تھا - اُسنے گھر بار چھوڑ کر تنہائی اور گيان دھيان مين عمر بسر کرنے کا تہيّہ کرليا - اتفاقاً اُنہی ايام مين شہزادے نے محل کي خواصون اور خدمتگار عورتون کو جو خواب غفلت مين مدھوش پڑي سو رہي تھين ' ايسي نازيبا حالت مين ديکھا کہ اُسکي طبيعت (عورتون کی طرف سے) بالکل متنفر هوگئي - اس واقعہ نے اُسکے ارادے کو اور بھی مستقل کرديا اور آخر کار ايک شب وہ اپني بيوی

اور بیٹے (راهُول) کو سوتا چهوڑ کر چپ چاپ محل سے
نکل گیا - اسوقت سدّهارتهہ کي عمر ۲۹ سال کی تهی
اور یه واقعه مُها بهِنشکرمَن (" - ترک دنیا ") کے
نام سے مشہور هی (دیکهو صفحه ۱۲۹) -

محل سے نکل کر سدّهارتهہ اپنے گهوڑے کنتهک پر
سوار هوا اور راتون رات کپل وست سے نکل گیا -
اس سفر میں چند دیوتا بودهي ستوا کے ساتهہ تهے
جنهون نے گهوڑے کو هنهنانے سے باز رکها اور اُسکے
سُم زمین سے اوپر اپني هتهیلیون پر اُتهالے رکهے که شهر کے
باشندے اُن آوازون کو سنکر بیدار نه هو جائین -
علاوه برین اُسکے ساتهہ مارا یعني شیطان بهي تها
جو " تمام دنیا کي بادشاهت " کے وعدے کرکے
گوتم کو اُسکے ارادے سے باز رکهنے کي کوشش کر رها تها

دریاے انوما کے پار جاکر گوتم نے اپنے زیورات اپنے
وفادار سائیس کے حوالے کئے - اُسکے بعد تلوار کي ایک
هي ضرب سے سر کے بال کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر
آسمان کی طرف پهینک دئے اور کها که اگر بدهه هونا
میرے نصیب میں هی تو یه بال اوپر هی رهین ورنه

نیچے زمین پر گر جائیں - بال اوپر چڑھتے چلے گئے اور آخر دیوتا انہیں ایک سونے کے طشت میں رکھ کر ترئیش ترنسا بہشت میں لیگئے اور وہان انکی پرستش کرنے لگے (دیکھو صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰) -

اسکے بعد بودھی ستوا نے اپنا شاہانہ لباس گھٹی کار نام ایک فرشتے سے تبدیل کیا جو اسکے سامنے شکاری کے بھیس میں ظاہر ہوا تھا اور سائیس کو گھوڑا دیکر کپل وست کو واپس کیا (۱) اور اسکو حکم دیا کہ کپل وست پہنچکر اعلان کر دے کہ شہزادہ تارک الدنیا ہوگیا - اسکے بعد وہ تن تنہا ' پا پیادہ ' راجگیر کی طرف روانہ ہوا - یہان راجہ بمبی سارا والئے راجگیر نے شہر سے باہر نکلکر بودھی ستوا سے ملاقات کی اور اپنا تاج و تخت پیش کیا - بودھی ستوا نے تخت قبول کرنیسے انکار کیا اور بدھ ہونے کے بعد دوبارہ اسکے ملک میں آنے کا وعدہ کیا - یہان سے بودھی ستوا شہر گیا کے نزدیک موضع اُرولوا (پالی - اُرویلا) میں پہنچا اور وہان پہنچکر ایسی سخت ریاضتیں شروع کیں کہ چند ہی روز میں اسکا جسم لاغری کے انتہائی درجے کو پہنچ

(۱) بعض روایات کے مطابق گھوڑے نے گوتم سے رخصت ہوتے ہی دم دیدیا -

گیا - متواتر چھ سال تک بودھی ستوا یہ ریاضتیں کرتا رھا مگر انجام کار اُسکو یقین ھوگیا کہ نور معرفت صرف لاغري سے حاصل نہیں ھوسکتا ' - چنانچہ اُسنے دوبارہ اپنا وھی پرانا طریقہ اختیار کیا اور بھکشروُں (= دریوزہ گرون) کی زندگی بسر کرنے لگا - اس تبدیلي سے اُسکے پانچوں ھمراھي اُس سے منحرف ھوگئے اور اُسکو چھوڑ کر بنارس کے قریب مرغزار آھو میں چلے گئے -

ایکدن بودھی ستوا پھرتا پھراتا (صبح کے وقت) دریاے نیرنجنا کے کنارے جانکلا - یہاں ایک دیہاتی لڑکي سُجاتا نے اُسکو کھانا لاکر دیا (۱) (دیکھو صفحہ ۱۱۸) کھانا کھانے کے بعد گوتم نے اُس سونیکی تھالي کو جس میں سُجاتا کھانا لائی تھي دریا میں پھینک دیا اور کہا کہ اگر میں آج بدھہ ھونے والا ھوں تو یہ تھالی اُلٹی یعنی دھارے کے مخالف بہے ورنہ بہاؤ کے رخ چلي جائے - (خدا کي شان کہ) تھالي اوپر کو چڑھنے لگي اور ناگ راجہ کالہ کے محل کے قریب جاکر غرق ھوگئي -

(۱) در اصل سجاتا یہ کھانا اُس درخت پر چڑھانے کے لئے لائي تھي جسکے نیچے گوتم اسوقت بیٹھا تھا - سجاتا نے گوتم کو درخت کا دیوتا سمجھکر کھانا اُس کے سامنے رکھدیا (مترجم)

اُسی دن شام کو گوتم ' بودھ گیا کے اُس پیپل کے پاس پہنچا جسکي قسمت میں اُسدن کے بعد سے بودھي درخت (یعنی شجر معرفت) مشہور ہونا لکھا تھا (دیکھو صفحات ۹۲ ' ۱۱۸ وغیرہ) - رستے میں اُسکو سُوستک (سُوتھیا) نامی ایک گھسیارا ملا جس سے اُس نے آٹھ مٹھی گھاس لي اور پیپل کے نیچے کھڑے ہوکر چاروں طرف نظر دوڑائي اور پُورب طرف گھاس کو بچھا دیا - پھر اُس گھاس پر بیٹھکر گوتم نے کہا کہ خواہ میري جلد ' میري رگین اور پٹھے اور میري ھڈیان ایک ایک کرکے گل جالین ' خواہ میرے جسم کا خون بھي خشک ھوجاے مگر مین اس جگہ سے اُسوقت تک نہ اٹھونگا جب تلک کہ مجھے کامل معرفت حاصل نہو جاے -

اب شیطان کے حملے اور ترغیبات شروع ھوئین جسنے بودھي ستوا کو اپنے مقصود کي تکمیل سے باز رکھنے کے لئے ھر ممکن ترغیب و تشدد سے کام لیا (دیکھو صفحات ۱۱۸ ' ۱۴۷ وغیرہ) - مارا کی شیطاني فوج کے یہ حملے ایسے خوفناک تھے کہ وہ دیوتا بھي جو بودھي ستوا کي خدمت کے لئے آئے ھوے تھے دھشت زدہ ھوکر بھاگ گئے - صرف تتھاگت (یعنی گوتم) ثابت قدم اور اپنی جگہ پر

نہایت استقلال کے ساتھ جما ہوا بیٹھا رہا - اُسنے نہ تو اُن تیز و تند آندھیون کي پرواہ کی جو مارا کے حکم سے چلنے لگی تھین ' نہ اُن بڑے بڑے پتھرون اور ھتھیارون سے ڈرا اور نہ جلتي ہوئي بھوبل اور انگارون سے خوفزدہ ہوا جنکي بوچھاڑ اُسپر کی گئي - یہ پتھر اور انگارے وغیرہ اُس تک پہنچنے سے پہلے ھی پھول بنجاتے تھے اور چونکہ گوتم کو اپني فتح کا کامل یقین تھا (جو بہت جلد اُسکو حاصل ہونے والي تھي) اُسنے زمین سے کہا کہ اِسکي تصدیق کرو کہ مجھکو اس جگہ بیٹھنے کا حق حاصل ھی - اسپر زمین کی دیوي پرتھوي نے ایسی مہیب آواز مین تصدیق کي کہ شیطانی فوج کے دل دھل گئے اور وہ نہایت سراسیمگی کی حالت مین فرار ہوگئي (دیکھو صفحات ۱۴۷-۱۴۸) - اُنکے بھاگتے ھي دیوتا یہ شور مچاتے ہوے آ موجود ہوے کہ " شیطان مغلوب اور سدھارتھ غالب ہوا " - اور تھوڑي دیر کے بعد ناگ اور اور جانور بھی گوتم کي فتح کے ترانے گاتے ہوے آپہنچے - — ۲۰۱

بودھی ستوا نے اپنے دشمن (شیطان) پر عروج

آفتاب کے وقت (۱) فتح پائي اور اسی رات وہ بدھہ یعني " عارف کامل " هوگیا - رات کے پہلے حصے مین اسکو اپني گزشته پیدائشون کا علم هوا - دوسرے حصے مین هستي کے تمام موجودہ شعبون کے حالات منکشف هوے - تیسرے حصے مین سلسلہ علت و معلول کی حقیقت سے آگاهي هوئي اور پو پهتنے کے قریب وہ هر چیز (کی ماهیت) سے کامل طور پر واقف هوگیا -

معرفت حاصل کرنیکے بعد بدھہ نے انچاس دن تک روزہ رکھا - اس طویل زمانے مین اسنے مطلقاً کوئي غذا نہیں کھائی اور صرف اسی کھانے پر زندہ رها جو سجاتا نے اسکو حصول معرفت سے قبل کھلایا تھا - یہ سات هفتے بدھہ نے اسطرح صرف کئے کہ پہلے تو وہ شجر معرفت کے نیچے یا اس کے قریب بیٹھکر اپنی آزادي (۲) پر دل هي دل مین خوش هوتا رها اور کتاب ابھی دھرمن پتک شروع سے آخر تک ختم کی - اسکے بعد چند روز چرواهے کے برگد کے نیچے گذارے جہان مارا کی تین بیٹیون ، خواهش ، طمع اور شهوت نے اسکو بهکانے کی کوشش

(۱) بعض کتابون مین " طلوع آفتاب کے وقت " لکھا هی -

(۲) یعني تناسخ کے جنجال سے اسکو اب بدھہ هونیکے بعد آزادي هوئي (مترجم) -

کي (۱) - اسکے بعد بدهه کچهه دن تلک مچلندا درخت کے نیچے بیٹها رها جهان ناگ راجه مچلندا نے بدهه کے اوپر اپنا پهن پهیلاکر بارش سے اُسکي حفاظت کی (دیکهو صفحات ۱۳۲ - ۱۳۳) - اس طویل روزے کا آخري حصه راجایتن کے درخت کے نیچے (دیکهو صفحه ۱۵۱) بسر هوا جهان روزے کے آخري دن کپوسا اور بهلوکا نامي دو سوداگرون نے جو کي روٹي اور شهد بدهه کي خدمت مین پیش کیا -

اس ندر کو لینے کے لئے بدهه کے پاس اُسوقت کوئي برتن نتها - چنانچه چار اطراف عالم کے محافظ دیوتا اُسکے پاس پتهر کے چار پیالے لیکر حاضر هوے - تتهاگت کے حکم سے ان چارون پیالون کا ملکر ایک پیاله بنگیا اور اس نئے کراماتي پیالے مین بدهه نے کهانا لیکر کهایا - سوداگرون نے اپنی عقیدتمندي کا اظهار کرکے درخواست کی که بدهه اُنکو اپنے پیرورن مین داخل کرلے - اُنکي درخواست منظور کیگئي اور وه بدهه کے سب سے پہلے اُپا سک (- دنیادار) چیلے بنے -

---

(۱) تبتي روایت کے مطابق مارا کي بیٹیون نے بودهي درخت کے نیچے اُسی وقت بدهه کو بهکانے کي کوشش کي تهي جب مارا کي شیطاني فوج نے بدهه پر حمله کیا تها - معلوم هوتا هے که سانچي کے سنگتراش اسي تبتي روایت کو معتبر مانتے تهے (دیکهو صفحه ۱۱۸)

راجایتن درخت کے نیچے سے اٹھکر بدھه پھر چرواھے کے برگد ، کی طرف آیا اور اوسکے نیچے بیٹھکر غور کرنے لگا که جن دقیق اور غامض حقائق کی ته کو وہ اسقدر محنت اور غور و خوض کے بعد پہنچا ھی آنکی عام اشاعت اور تبلیغ کی کوشش کہین محض تضیع اوقات اور سعی لاحاصل تو نہوگي ؟ - بدھه کو اس حالت مین دیکھ کر برھما اور دوسرے دیوتا اور فرشتے آسکي خدمت مین حاضر ھوے اور اسکي محبت اور ھمدردي انساني کا واسطه دیکر آس سے عرض کیا که وہ لوگون کو نجات کا رسته ضرور دکھائے ورنه تمام نسل انساني گمراہ و تباہ هوجائیگي (دیکھو صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴) - بدھه نے دیوتاؤن کي اِس درخواست کو مان لیا اور سوچنے لگا که سب سے پہلے کس کو اپنے نئے مذھب کي تلقین کرے - بالاخر آس نے فیصله کیا که آسکو آن پانچ جوگیون کي تلاش کرنی چاھیئے جو حصول معرفت سے قبل آسکے رفیق تھے - چنانچه وہ بنارس کي مرغزار آھو (اِسی پتن) کي جانب روانه ھوا ، وہان پہنچکر آن جوگیون سے ملا ، اور آنکے سامنے اپنا پہلا وعظ بیان کیا یعني باصطلاح پیروان بدھه " مذھبي قانون کے پہیے کو چکر دیا " (دیکھو صفحات ۹۳ - وغیرہ)

اس وعظ مین بدھہ نے سامعین کو افراط و تفریط سے بچنے کی نصیحت کي اور کہا کہ نہ تو دنیاوي عیش و آرام اور لہو و لعب مین ھمہ تن منہمک ھو اور نہ سخت ریاضتون سے اپنے آپ کو ناحق مشقت مین ڈالو بلکہ میانہ روي اختیار کرو کہ اسي طریقہ سے معرفت اور نجات حاصل ھوسکتي ھی - اس طریق کي اُسنے آٹھ شاخین بتائین :— سچے خیالات ' سچی آرزو ' راستگوئي ' راست روي ' سچی زندگی ' سچی کوشش ' سچی آگاھي ' اور سچا دھیان - اسکے علاوہ اُسنے چار اور حقیقتون کي بھي تصریح کي یعنی یہ کہ غم کیا چیز ھی ؟ غم کا وجود کیونکر ھوتا ھی ؟ رفع غم کیا ھی ؟ اور وہ کونسا طریق عمل ھی جو غم سے (ھمیشہ کیلئے) بچا سکتا ھی ؟

ان باتون کے علاوہ بدھہ نے اپنے چند اور خیالات کی بھي تصریح کي اور آخرکار وہ اُن پانچون جوگیون کو اپنا ھم خیال اور پیرو بنانے مین کامیاب ھوا - یہ جوگي جنھون نے اس نئی تعلیم کا "اجازہ" پایا ' بودھ مذھب کی جماعت (سنگھا) کے اوّل اوّل راھب بنے -

اسوقت بدھہ کي عمر ۳۵ سال کي تھي اور اُسنے

اپني عمر کے بقيه ۴۵ سال مگدهه ديس مين جا بجا سفر کرنے اور اپنے پيرورن کي تعداد بڑھانے مين صرف کئے - برسات کے دن وہ عموماً اُن باغون يا خانقاهون مين بسر کرتا جو وقتاً فوقتاً اُسکو نذر دي گئي تهين ' برسات کے ختم هوتے هي وہ اور اُسکے چيلے ملک مين پهيل جاتے ' جا بجا دورہ کرتے ' اور لوگون کو اس پاکيزہ اور اعلي طريق زندگي کي تلقين کيا کرتے -

اُر ولوا کے تين جٹيلے آتش پرست سنياسي ' جو کاشپ برادران کے نام سے مشهور هين ' بدهه کے اولين پيرورن کي فهرست مين شامل هين - اُنکو اپنا همخيال بنانے کيلئے تتهاگت کو بهت سي کرامتين دکهاني پڑين ' مثلاً پاني پر چلنا ' آتشين مندر مين اژدهے کو مغلوب کرنا ' وغيرہ وغيرہ - ان کرامتون کے دلکش مناظر (سانچي کے) مشرقي پهاٹک کے بعض مرقعون مين دکهائے گئے هين (ديکهو صفحات ۱۳۹ تا ۱۴۴) -

تهوڑے دنون کے بعد راجگير کے دو مشهور شخص بدهه کے پيرورن مين داخل هوئے جو جلد هي بدهه کے بهترين چيلے شمار هونے لگے - يه ساري پُترا اور موگلانه تهے جنکے

" آثار " سانچي مين ستوپہ نمبر ۳ کے اندر سے برآمد ہوئے ھین (دیکھو صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱)

اب بدھہ نے شاھي درباروں مين آمد و رفت شروع کي - یہان آسکا نہایت گرمجوشي سے خیر مقدم ھوا اور سانچي مين چند مرقعے ایسے موجود ھین جنمین پراسنجیت والئے کوشلہ اور بمبي سارا اور اسکا جانشین اجاتسترو والیان مگدھ اپنے شاھي حشم و خدم کے ساتھ بدھہ کي ملاقات کو جاتے ہوئے دکھائے گئے ھین (صفحات ۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۴۰) -

بدھہ کی ذاتي سکونت کیلئے یا راھبون کي برادري (شنگھا) کے استعمال کیواسطے جسکا وہ باني اور سردار تھا ، بہت سے باغ ، چمن اور خانقاھین بھي بطور نذر وقف کردي گئي تھین - انمین سے بعض عطیے بہت مشہور ھین مثلاً شراوستي کا جیتاون باغ (اور خانقاہ) جسکو ایک شخص اناتھ پنڈک نامی نے اتني طلائي اشرفیون کے عوض خرید کر بدھہ کي نذر کیا تھا جتني باغ کي سطح کو ڈھانپ سکتي تھین (دیکھو صفحہ ۱۲۶) - ویشالي کا آمون کا باغ جو امر پالي نام

طوائف نے بدهه کي خدمت مين پدش کيا تها - اور راجگير کی بانسباڑي جو خود راجه بمبي سارا نے بدهه کو اسوقت دي تهي جب وه معرفت حاصل کرنے کے بعد پہلے پہل راجگير مين آيا (ديکهو صفحه ۱۲۸) - اس بانس باڑي کو بعد مين بدهه نے اپنا پسنديده مسکن بنايا اور جو زمانه بدهه نے اس مين يا اسکے قرب و جوار مين گذارا اس زمانے کے بہت سے واقعات اهل بوده کی کتابون مين مذکور هين مثلاً يه راجگير هي کا واقعه هی که بدهه کے بد باطن رشتهدار ديودت نے تين مرتبه بدهه کی جان لينے کي کوشش کي - پہلے تو اسنے چند اجرتی قاتلون کے ذريعے سے بدهه کو قتل کرانا چاها - پهر ايک بڑي بهاري چٹان اسکی طرف لڑهکا دي اور آخر کار ايک ديوانه هاتهی اسپر چهڑوا ديا - آخرالذکر واقعه سانچی کی ايک مورت مين دکهايا گيا هی جو عهد وسطي کي بنی هوئي هی (ديکهو صفحه ۱۶۳ - فٹ نوٹ نمبر ۱) يه بيان کرنے کي تو ضرورت هي نهين که ديودت کو هر کوشش مين ناکامي کا منه ديکهنا پڑا - قاتلون پر بدهه کا رعب غالب آ گيا اور وه خوفزده هوکر بهاگ گئے ، لڑهکتي هوئي چٹان رستے هي مين رک گئي اور هاتهی جب

بدھہ کے سامنے آیا تو نہایت عاجزي سے اُسکے قدمون پر گر پڑا - راجگیر ھي کے ایک پہاڑ پر غار اِندر شال مین اِندر دیوتا نے بدھہ کی زیارت کی جبکہ وہ دھیان مین مصروف تھا (دیکھو صفحہ ۱۲۷) - مگدھ دیش کا راجہ بمبي سارا جسکا پایہ تخت راجگیر تھا بدھہ کا معتقد اور زبردست حامي تھا - اُسکا بیٹا اجاتسترو، جو اپنے باپ کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا ' اوّل اوّل بدھہ کا مخالف اور دیودت کا طرفدار رھا ' مگر بعد مین وہ بھي بدھہ کا پیرو ھو گیا -

حصول معرفت کے دوسرے سال بدّھہ ' اپنے باپ راجہ شدّھودن کے اشتیاق و اصرار پر ' اپنے وطن کپل وست کو گیا اور اپني عادت کے مطابق شہر کے باھر ایک باغ مین فروکش ھوا - یہان راجہ سدھودن اور شاکیا خاندان کے شہزادے اُس سے ملاقات کرنے آئے - باپ بیٹے کے رُوبرو ھونے پر یہ سوال درپیش ھوا کہ بیٹا باپ کو پہلے سلام کرے یا باپ بیٹے کو - اس سوال کو بُدھہ نے اپني کرامت سے اسطرح حل کیا کہ وہ ھوا مین معلّق ھوگیا اور ٹہل ٹہل کر اپنے مذھب کا

وعظ کہنے لگا (دیکھو صفحات ۱۲۲ و ۱۳۹) - یہ دیکھکر راجہ نے بدھہ کے سامنے ڈنڈوت کی اور برگد کے درختون کا باغ اُسکی نذر کیا - اسکے بعد شاکیا قبیلے کے بہت سے آدمی بدھہ کے مذہب مین داخل ہوئے جن مین آنند (جو بعد مین اُسکا عزیز ترین چیلہ بنا) ، انوردھہ ، بھدیا ، بھگو ، کمبل اور بدھہ کا بد باطن رشتہ‌دار دیودت بہت مشہور ہین - آخرالذکر یعنی دیودت بعد مین بودھہ مذہب کا یہودا ثابت ہوا -

ذیل کے چھہ تیرتھک ، جو ملحدانہ فرقون کے سرگروہ تھے ، بدھہ کے سخت ترین مخالفون مین شمار کئے جاتے ہین :— پورن کسپ ، متھلی گوسال ، اجیت کیس کمبلی ، پکدہ کچھاین ، نگنتھ نات پتّ اور سنجے بلیٹھی پتّ - انمین آخرالذکر شاری پترا اور موگلانا کا اُستاد بھی رہ چکا تھا - یہ ملحد اسوقت راجہ پراسنجیت کے دربار مین رہتے تھے چنانچہ انکو نیچا دکھانے کیلئے بدھہ شراوستی پہنچا اور گذشتہ بدھون کی رسم کے مطابق اپنی سب سے بڑی کرامت

دکھائي (صفحه ۱۲۵) يعني آسمان پر مشرق سے مغرب تک
اسنے ايک وسيع سڑک بنائي اور آپ اس سڑک پر جا پہنچا -
اسکے اوپر کے دھڑ سے پاني کي ندياں بہنے لگين اور نيچے
کے دھڑ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے - اسکا تمام بدن
نور کا پتلا بن گيا اور سنہري روشني کي شعاعون سے
عالم بقعۂ نور ہو گيا - اس حالت مين اسنے خلقت کے
اس ہجوم کو جو نيچے جمع ہو گيا تھا مخاطب کيا
اور انہين حقيقت اور حصول معرفت کا رستہ بتايا -
اس کرامت کے بعد بدّھه اپنے پيرون کي نظرون سے
غايب ہوکر ۳۳ ديوتاؤن کے بہشت مين گيا که اپني مان
اور ديگر ديوتاؤن کو ابھي دھرم کي تلقين کرے
اور کامل تين ماہ اس بہشت مين رہنے کے بعد
ايک زمرد کي سيڑھي سے ' جو شکرا نے بنوائي تھي
زمين پر اترا - اسوقت برھما اور اندر اسکے جلو مين تھے ' -
برھما دائين جانب ايک طلائي زينے سے اتر رہا تھا اور
اندر بائين جانب بلورين زينے سے (ديکھو صفحه ۱۲۰) -
بدھه کا مقام نزول سنکھيه يا سنکسه کے نام سے
مشہور ہی -

بدّھه کي وفات اسّي (۸۰) سال کي عمر مين

واقع هوئي (۱) اُسکي موت کا قصه اسطرح بیان کیا جاتا هی که پاوا کے ایک ٹهٹهیرے چُندا نامي نے بُدهه کي دعوت کی - ضیافت کے سامان مین خنزیر کا خشک گوشت بهي تها جو بدهه کو ایسا پسند آیا که وہ اعتدال سے زیادہ کها گیا اور بیمار هوگیا - بُدهه اُسوقت کُوسی نگر (= کسیا) جارها تها - اُسنے محسوس کیا که اُسکا آخري وقت آ پهنچا - چنانچه اُسنے شهر کے نزدیک ایک باغیچے مین سال کے دو درختون کے بیچ مین اپنی چارپائي بچهوائي اور شمال کی طرف سر کرکے اُسپر دائین کروٹ ' شیر کي طرح ایک ٹانگ پر دوسري ٹانگ رکهه کر ' لیٹ گیا (دیکهو صفحات ۹۴ و ۱۴۶) - اُس کي زندگي کے آخري لمحے اپنے عزیز چیلے آنند اور دیگر راهبون کو نصیحت اور هدایت کرنے مین صرف هوئے اور اُسنے اُنهین تاکید کی که اُسکے بعد جماعت رهبان کے قواعد و ضوابط کی پابندي اور پیروي نهایت دیانتداري سے کرتے رهین -

اُسوقت سُبهَدر نامی ایک ملحد سیاح پهرتا پهرتا

(۱) ڈاکٹر فلیٹ کے حساب سے بُدّهه کي وفات کي تاریخ ۱۳ اکتوبر سنه ۴۸۳ قبل مسیح هی -

ادھر آنکلا - بُدّھہ نے سُبھدر کو فوراً اپنے پاس بلوایا اور اُسکو اپنے مذھب کے اصول سے آگاہ کیا - چنانچہ سبھدر اُسکا پیرو ہوگیا اور یہ آخري شخص تھا جو بدھہ کي زندگي میں اُسکے مذھب میں داخل ہوا - مرنے سے ذرا پہلے بدھہ نے تمام حاضرین کو مخاطب کرکے پوچھا کہ اُسکے بھائیوں (یعني راھبوں) میں کوئي ایسا شخص ھی جسکو اُسکے بُدھہ ہونے میں یا اُسکے دھرم اور جماعت رُھبان کے متعلق کچھ شک ہو؟ اور جب اُسنے دیکھا کہ کسي کو کوئي شک و شبہ نہیں ھی تو یہ کہتے ہوئے اُنسے رخصت ہوا کہ " ہر مرکّب چیز کے لئے زوال لازمي ھی - پس نجات حاصل کرنیکے لئے دل و جان سے کوشش کرو " -

بُدھہ کے مرتےھی زمین میں بھونچال آئے اور آسمان پر بادل کي خوفناک گرج سنائي دي - اس واقعہ کي خبر شہر کُوسي نگر میں بھیجي گئي - وھاں کے مَلّا اُسي وقت سال کے باغ میں آ پہنچے اور متواتر چھہ دن تک جلوس اور باجے کے ساتھ بدھہ کي لاش کی تعظیم و تکریم کا اظہار کرتے رہے (دیکھو صفحہ ۱۳۶) - ساتوین دن قبیلے کے آٹھ سردار لاش کو اُٹھا کر شہر کے

باهر مُکت بندهن مندر مین لیگئے وهان اُسپر پانسو تهان کپڑے کے لپیٹے گئے اور لوهے کے تابوت مین رکهکر لاش کو چتا پر رکهدیا گیا - لیکن کاشپ ' راهبون کي ایک جماعت کے ساتھ ' کوسي نگر کي طرف لپکا هوا آرها تها ' اور جب تک وہ موقع پر نہ پہنچا ' چتا نے آگ نہ پکڑي - آخر جب کاشپ موقع پر پہنچگیا اور لاش کي تعظیم وتکریم کي رسم ادا کرچکا تو خود بخود شعلے بهڑک اٹهے اور آگ جب اپنا کام کرچکي تو بارش کے ایک کراماتي چهینٹے سے خود هی بجھ گئي -

لاش کے جل چکنے کے بعد جو راکھ اور سوخته هڈیان رهین اُنپر کوسي نگر کے مَلّاؤن نے قبضه کرلیا - مگر چند روز کے بعد سات اور دعویدار پیدا هوگئے جنهون نے مطالبه کیا کہ اُنهین بهي اُن " آثار " یا " تبرکات " مین سے حصه ملنا چاهئے - ان مدعیون کے نام حسب ذیل تهے :— اجاتسترو شاه مگدھ ' ویشالي کے لچّهوي ' کپل وستو کے شاکیا ' اَلاکَپه کے بولی ' رامگرام کے کولیا ' ویتها دیپ کا ایک برهمن اور پاوا کے مَلّا لوگ - (صفحات ۱۰۷ و ۱۳۶) ان ساتون دعویدارون نے جب دیکها که

کوسي نگر کے ملا " آثار" تقسیم کرنے پر رضامند نہین ھین تو وہ اپني اپني فوجین لےکر کوسي نگر کا محاصرہ کرنے کے لئے آپہنچے - لیکن ڈرون نامي ایک برھمن نے بیچ مین پڑکر تصفیہ کروادیا اور اسطرح لڑائی ٹل گئي - ڈرون کي تجویز کے مطابق آثار کو آٹھ مساوي حصون مین تقسیم کرلیا گیا اور اس کے معاوضے مین ڈرون کو وہ برتن دیا گیا جس مین " آثار" مذکور پہلے رکھے ھوئے تھے - اس تقسیم کے بعد پپلي بن کے موریائي قبیلے کا قاصد " آثار" کا حصہ مانگنے آیا - مگر چونکہ تمام حصے تقسیم ھوچکے تھے اسلئے وہ چتا کے کوئلے ھي جمع کرکے لے گیا اور اھل موریا نے ان کوئلون پر ایک عالیشان ستوپہ تعمیر کر دیا - رھے وہ آٹھ حصے جو ڈرون نے تقسیم کئے تھے ' اُنپر بھي ستوپے تعمیر ھوئے تھے مگر اُنمین سے سات ستوپون کو شہنشاہ اشوک نے کھدوا کر اُنکے " آثار" دوبارہ تقسیم کئے اور اپني سلطنت مین بے شمار ستوپے بنوا کر اُن مین " یہ آثار" دفن کروائے - کہتے ھین کہ صرف رامگرام کا ستوپہ (دیکھو صفحہ ۱۰۲) ' جسکي حفاظت ناگا لوگ کیا کرتے ' اس تباھي سے بچکر اپني قدیم حالت مین محفوظ رھا •

فہرست اصطلاحات

Monuments.	آثار - عمارات
Relics.	آثار - " تبرکات "
Ordain.	اجارہ دینا
Heraldic.	آرمائی
In relief.	ابھروان - منبّت
Architectural members.	اجزائے عمارتی
Achæmenians.	احمینی یا ھخامنشی بادشاہان ایران
Elevation.	ارتفاع - ارتفاعی نقشہ
Meditation. / Contemplation.	استغراق - دھیان
Assyrian.	اشوری - مغربی ایشیا کا
In situ.	اصلی جگہ پر
Technique.	اصطلاحی خوبیاں وغیرہ
One in six (gradient).	$\frac{1}{6}$ کی نسبت (رفتار)
Rubble.	انگھڑ پتھر (چھوٹے)
Stereotyped.	ایک خاص نمونے کی نقل (جس میں جدت نہو)
Monolith.	ایک ڈال پتھر کا ستون - (ایک پارچہ ستون)
Bactria.	باختر

Door-jamb.	بازو (چوکھٹ کا)
Hermika railing.	بالائي يا هرميكي يا چوٹي کا کٹہرہ
Superstructure.	بالائي عمارت - بنائے فوقاني
Intercourse.	باهمي ربط ضبط - مراسم - تعلقات
" Leaf and dart."	" برگ و پيکان " .
Bracket.	بریکٹ - گھوڑي - مروڑني - ٹوڈي
Aisles.	بغلی رستے - پہلوؤں کے کمرے
Foundation.	بنیاد
Buddhist Creed.	بودھ مذهب کا کلمہ
Core. Filling.	بھراؤ - بھرتي - عمارت کي اندروني چنائي يا بھرائي
Monk.	بھکشو - راهب
Nun.	بھکشنی - راهبة
Natural.	بے تکلف - بلا تصنع - فطرتي
Naïveté.	بے ساختہ پن - دلفریب (فطرتي) سادگي
Conventionalism.	پابندي رسم
Stone envelope. Stone casing.	پتھر کي غلافي چنائي - سنگي روکار
Cross-bar.	پٹري
Band.	پٹي يا پٹري
Elaborate.	پر تکلف - وسیع
Procession path.	پردکھنا - پردکشنا - طواف گاہ - مطاف

Cult image.	پرستش کا بُت - مذہبی مجسمہ
Capital.	پرکالہ - سرستون - تاج ستون
Medallions.	بڑی چکر - تمغہ
Buttress.	پشتہ
Retaining wall.	پشتے کی دیوار - محافظ دیوار
Plate	پلیٹ - تصویر - نقشہ
Floral decoration. Floral design.	پھول پتی کا کام یا آرائش
Ante-chamber.	پیش دالان - پیش کمرہ
Size.	پیمائش - جسامت - قد و قامت
Map. Survey Map.	پیمائشی نقشہ
Wheel.	پہیّا - چکر
Crowning ornament (of a pillar).	تاج ستون - تاج پرکالہ
Relic Chamber.	"تبرکات" کا خانہ
Logical thought.	تخیل کی معقولیت
Redaction.	تدوین
Composition.	ترتیب - ترکیب
Dressed.	ترشے ہوئے (پتھر وغیرہ)
Anatomical accuracy.	تشریحی تطابق
Proportion.	تناسب

Symmetry.	توازن
Enlargement.	توسیع
Pilgrims.	جاتري - زائرين
Bell-shaped.	جرس نما - گهنڈه نما
Details.	جزئيات
Polish.	جلا
Persepolitan.	جمشيدي - پرسي پولسي
Ascetic.	جوگي - زاهد
Cross-legged.	چار زانو - آلتي پالتی مارے
Landing (of a staircase).	چاند
Royal umbrella.	چتر شاهی
Volute.	چکر
Spiral.	چکردار
Fly-whisk.	چوري
Court.	چوک
Squared.	چوکور بنے هوئے (پتهر وغيره)
Tenon.	چول
Minor antiquities.	چهوٹي چهوٹي قديم اشياء
Demi-gods.	چهوٹے ديوتا
Kerb.	حاشيه

Kerb-stone.	حاشیے کا پتھر
Subsidiary building.	حاشیے کی عمارت
Cells.	حجرے
Logical beauty, (sense of).	حسن کا صحیح امتیاز
Enlightenment.	حصول معرفت - سمبودھی
Excavation.	حفریات - کھدائی
Attendant, devotee, worshipper.	خادم - پرستار - بھگت - پاری
Individuality.	خاص وضع - انفرادی حیثیت
Mental abstraction.	خام توجہی (بعض جزئیات میں انہماک اور بعض سے بے توجہی جس سے کام میں خامی رہ جائے)
Characteristic.	خصوصیت
Features.	خط و خال - خصوصیات
Fluted. Ribbed.	خیارہ‌دار - ڈوریہ‌دار - دھاری‌دار - کمرکی
Corridor.	دالان (ستون‌دار)
"Bead and lozenge" ornament.	" دانہ‌ولوز " کی آرائش
Underpinning.	دیوار کے نیچے ٹیک کی چنائی
Prostration.	ڈنڈوت
Cable ornament.	ڈوری کے نمونے کی آرائش
Portico.	ڈیوڑھی
Genius.	ذہن و ذکاوت - دل و دماغ

Memory picture.	" ذهني تصوير " - " حافظے كي تصوير "
Course (of masonry).	ردہ
Script.	رسم خط - حروف
Conventional treatment.	رسمي طرز ساخت یا ترتیب
Form and colour.	رنگ اور هئیت - صورت ولون
Torus moulding all round.	رتاري گولا
., addle.	زین نما نشیب
Stair. Stairway.	زینه
Stairway railing.	زینے کا کٹہرہ
Moulding.	ساز - آرائشي ساز - حاشیه
Light and Shade.	سایه اور روشني
Pillar. Column.	ستون - لاٹھ
Base of a pillar.	ستون کا حصه زیرین یا حصه پائین
Door-lintel.	سردل
Plan.	سطحی نقشه
Seleukids.	سلجوقی
Architrave, stone.	سنگی شہتیر - دروازے کے اوپر کا منقش شہتیر وغیرہ
Steps.	سیڑھیاں

Griffin. / Leograph.	سیمرغ
Spirit.	شان - معنی - مطلب
"Tree of Life."	شجر زندگی
Spire (of a temple).	شکھر - مخروطی گنبد
Scallop ornament.	صدف نما آرائش
In the fore-ground.	صدر میں - سامنے - آگے
Cruciform.	صلیب کی شکل کا
Art.	صنعت - فن - (فن سنگتراشی)
Niche.	طاق - طاقچہ
Style.	طرز - طرز ساخت (تعمیر، تصویر وغیرہ)
Ivory carver.	عاج کار - ہاتھی دانت کا کام کرنے والا
Sanctum.	عبادت گاہ
Arabesque.	عربی وضع کی بیل یا گلکاری
Gift. / Donation.	عطیہ - نذر
In the back-ground.	عقب میں - پیچھے - اوپر - (مصوروں کی اصطلاح میں) آسمان یا زمین
Anatomy.	علم تشریح الاعضاء
Depth (in sculpture).	عُمق - گہرائی
Technique.	عملی دستکاری - مخصوص الفن مہارت

Shaft.	عمودِ ستون
Vertical.	عمودي
Mediœval age.	عہد وسطي - دور وسطی - قرون وسطی
Early mediœval.	عہد وسطي کے اوائل
Late mediœval.	عہد وسطي کے اواخر
Casing.	غلاف
Cyma-reversa.	غلطه گولا
Extraneous.	غیر ملکی - خارجی - بیروني
Perspective.	فاصلے کا اظہار
Wedge.	فانہ - چھبدي - پچّر
Formative arts.	فن صورت گري - فن پیکر سازي
Ground balustrade. ,, railing.	فرشي کٹہرہ
Index.	فہرست
Inspiration.	فیض - فیضان
Divine peace.	قدوسي سکون
Altar.	قربانگاہ
Apsidal.	قوسي - محرابی
Cornice.	کارنس
Chippings.	کتلین (پتھر کی)
Plinth.	کرسي (عمارت کي)

Base of plinth.	کرسي کا دامن
Pedestal.	کرسي يا چوکي (ستون کي)
Abacus.	کرسي (تاج ستون کي) - سرپرکاله - بيڈهکا
Begging bowl.	کشکول
Carving, sculpture.	کنده کاري - منبت‌کاري - سنگتراشي
Offsets. Footings.	کسکي - کگر - حاشيه - کسکا پنجاب مين مستعمل هي -
Lotus and dart.	کنول اور تير
Led horse.	کوتل گهوڑا
Remains, Ruins.	کهنڈرات - بقيات - آثار
Chemical analysis.	کيمياوي امتحان يا تجزيه
Necking.	گردن پرکاله - گردن تاج - گردنه
Flower vase.	گلدسته - گلدان
Apse.	گول کمره - قوسي حصه -
Torus moulding.	گولا
Cyma recta.	گولا غلطه
Panel.	لوح
Defaced inscription.	مٹي هوي سي تحرير - فرسوده کتبه
Image. Figure. Statue.	مجسمه مورتي - تصوير مورت
Group.	مجموعه - مجمع

Concave.	مجوف - مقعر
Convex.	محدب
Spire (of a temple).	مخروطي گنبد - اهرامي برج - شکهر
Satrap.	مرزبان
Relief.	مرقع - تصویر - نقش
Classical character.	مستند طرز - یونانی طرز - قدیم طرز
Colouristic treatment.	مصورانه رنگ - رنگین تصویر کا سا انداز
Fluted side (of a pillar).	مقعر پہلو (ستون کا)
Statue in the round	مکمل مجسمه - ایسا مجسمه جو هر طرف سے مکمل هو
Debris.	ملبه (افتاده)
Edicts.	منادات
Temple. Shrine. Chapel.	مندر - عبادتگاه
Coping.	مندیر
Coping stone.	مندیر کا پتھر - (داب کا پتھر)
Scene.	منظر - نظارہ - تصویر
General view.	منظر عمومي
" Frontality."	" مواجهت " -
Rubble.	ناتراشیده پتھر
Offering.	نذر - نذرانه
Donatory inscription.	" نذري " کتبه

Renaissance.	" نشاۃالثانیہ "
Pilaster.	نیم ستون (ایسا ستون جسکا کچھ حصہ چنائی میں پوشیدہ ہو)
Thunderbolt.	وَجر - عصا - گرز
Nave.	وسطی کمرہ
Attitude.	وضع - حالت
Halo.	ہالہ
Hellenistic influence.	یونانی اثر

MGIPC—S7—X-3-1—25-1-26—500.